اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویہدی الیہ من ینیب

الحمد للہ والمنۃ کہ دریں زمان مسعود آوان محمود مسیحائی امراض نفسانی وشفای اسقام روحانی یعنی کتاب مرغوب

تصفیۃ القلوب

ترجمہ اردو

ضیاء القلوب

۱۳۴۶

تصنیف جامع شریعت زیب طریقت خدا آگاہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب۔ باہتمام سید عبد المتین از ابنا مولوی عبد الاحد غفر لہم الصمد سنہ ۱۹۲۷ء

مطبع مجتبائی واقع دہلی مطبوع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمامی مراتب حمد مر ذات واحد را کہ اوست معبود کل و موجود مطلق تعالیٰ شانہ و جمیع مدارج نعت خاص رسول اکرم را کہ اوست مظہر عالم و نائب حق صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین اما بعد احقر ناچیز سراپا گناہ امداد اللہ فاروقی چشتی تھانوی کہ یکے از کمترین غلام و کہترین مریدان و خاکروب آستانہ حضرت الیشان اعنی جناب اقدس حقیقت آگاہ کمالات دستگاہ صاحب الشریعت والطریقت بحر الحقیقت والمعرفت ہادی دین متین امام السالکین پیشوائے عارفین مکرم و معظم حضرت نور الاسلام مولانا و مرشدنا و ہادینا میاں جیو نور محمد جھنجھانوی چشتی قدس سرہ است عرض می نماید کہ بعضے از یاران طریقت خصوصاً عزیزم سعید کونین پسندیدہ اخلاق حافظ محمد یوسف فرزند رشید امام العاشقین عارف باللہ کامل اکمل حضرت حافظ محمد ضامن[له] شہید فاروقی چشتی رحمۃ اللہ علیہ ملتمس شدند و باعث بریں گردیدند کہ آنچہ از اذکار و اشغال و مراقبات خاندان عالیہ چشتیہ صابریہ قدوسیہ معمول اند برائے مایان بقلم آرد تا در مفارقت بعیدہ کہ تو خدمت حرمین شریفین اختیار کردہ و مایان دور دراز در خاک ہندوستان افتادہ ایم بہاں عمل کردہ آید و آیندہ راہم بکار آید چوں این ہیچکارہ نالائق لیاقت و منزلت این امر ندارد کہ این مرتبہ شیخ کامل مکمل است این کار را دشوار پنداشت لیکن از فور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب مراتب حمد اُس ذات واحد ہی کے لئے ہیں جو سب کا معبود اور موجود مطلق ہے اور بڑی شان رکھتا ہے اور نعت کے کل مدارج اُس نبی مکرم ہی کے واسطے ہیں کہ جو باعث مظہر عالم اور نائب خدا ہی حق تعالیٰ اُس پر اور اُس کے سب آل و اصحاب پر درود و سلام نازل فرمائے حمد و صلوٰۃ کے بعد احقر ناچیز سراپا گناہ امداد اللہ فاروقی چشتی تھانوی کہ ایک کمترین خادم اور ادنیٰ مرید و خاکروب آستانہ جناب تقدس مآب حقیقت آگاہ کمالات دستگاہ صاحب شریعت و طریقت دریائے حقیقت و معرفت ہادی دین متین امام السالکین پیشوائے عارفین مکرم معظم حضرت نور الاسلام مولانا و مرشدنا و ہادینا میانجیو نور محمد صاحب جھنجھانوی چشتی قدس سرہ کا ہی عرض کرتا ہے کہ میرے بعض یاران طریقت اور علی الخصوص عزیزم سعید کونین پسندیدہ اخلاق حافظ محمد یوسف نے جو امام العاشقین عارف باللہ کامل اکمل حضرت حافظ محمد ضامن شہید فاروقی چشتی کے خلف رشید ہیں مجھسے کہا اور اس امر کے محرک ہوئے کہ جو اذکار و اشغال اور مراقبات خاندان عالیہ چشتیہ صابریہ قدوسیہ کے معمول بہا ہیں وہ سب لکھے جائیں تاکہ اس بعد مفارقت میں کہ ہم سب دور دراز خاک ہندوستان میں پڑے ہوئے ہیں اور تم حرمین شریفین کی خدمت میں ہو ہمارے کام آئیں اور ہم انپر عمل کریں۔ اگرچہ اس ہیچکارہ نالائق کو اسقدر لیاقت اور منزلت کہاں (کہ یہ رتبہ شیخ کامل مکمل کا ہے) انجام کو پہونچائے لیکن اصرار

له خلیفہ خاص حضرت مرشد ۱۲

التماس عزیزان چاره ندیده وملتجی بجناب قدس حق
تعالی گردیدم پس بدلم القا شد که بنویس زیرا که عادت الله
جاریست که هرانچه از زبان وقلم شخصیکه باو عقیدت وارادت
دارند می برآید موثر ومفید تر میشود اگرچه همون در
کتب موجود باشد لهذا انچه از حضرت مرشد خود و
از بزرگان خاندان رسید از اذکار واشغال طریقه
چشتیه وقادریه ونقشبندیه می نگارم شاید که دعاء
وهمت سالکان باعث ان تحریر این رساله این مدبر
را هم بکار آید وشاید مقصود رخ نماید بعید نیست
وَاللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اکنون باید
دانست که اکثر اذکار واشغال حضرات چشتیه وقادریه
بسبب اتحاد واتفاق نسبت بزرگان هردو خاندان
عالیشان مخلوط گردیده اند وآن شغل که خاص چشتیه
راست قادریه میکنند وآنکه مختص بقادریه است چشتیه
هم بعمل می آرند ومآل هردو واحد ست لهذا این ناچیز نیز
چندان تفریق نکرده از اشغال هردو طریق چیزے می نگارد
وخود درایں از سهو وخطا ناچار ودبر سالک تفریق نقش واضح خواهد
شد ونام این رساله ضیاء القلوب نهاده شد والله
ولی التوفیق مقدمه بدان ایدک الله تعالی الی طریق
سلوک الحق که سالک را چون خواهند که توفیق سلوک راه
حق تعالی دهند اول نورے از انوار هدایت یَهْدِی
اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ در دل او فرود آید و
زنگ ضلالت وگمراهی از سینه او بزداید پس هر آئینه حطام
دنیا بر دل او سرد شود وطلب آخرت در سینه او گرم گردد
وکف بعنان توبه زند وقدم در رکاب همت آورده برسپ

التماس عزیزان ہے کہ ناچار ہو کر جناب باری میں ملتجی ہوا اور
بحکم الٰہی اسکے لکھنے پر مامور ہوا کہ عادت الٰہی یونہی جاری ہے
کہ جس سے جو لوگ ارادہ اور عقیدت رکھتے ہیں ضرور اسکی
زبان اور قلم سے انکو فیضان پہنچتا ہے اگرچہ وہ بیان اور کتابوں
میں بھی پایا جاتا ہو اسلیئے مجھے اپنے پیر ومرشد اور بزرگان
خاندان سے جو کچھ اذکار واشغال سلسلۂ چشتیہ قادریہ نقشبندیہ
کے پہنچے ہیں تحریر کرتا ہوں کیا عجب ہے کہ سالکوں کی ہمت و
دعا اس مطالعے سے میرے حق میں کام دے اور وہ اپنے مقصود
کو پہنچیں اور یہ اللہ ہی کے اختیار میں ہے اللہ جسکو چاہتا
ہے صراط مستقیم کی ہدایت کرتا ہے جاننا چاہیئے کہ اکثر اذکار
واشغال حضرات چشتیہ وقادریہ کے بسبب اتحاد واتفاق
نسبت بزرگان ہر دو خاندان عالیشان کے مخلوط ہو گئے
ہیں یہاں تک کہ جو شغل خاص حضرات چشتیہ کا ہے اسکو قادریہ
کرتے ہیں اور جو خاص شغل قادریہ کا ہے اسکو چشتیہ کرتے
ہیں چونکہ دونوں کی مراد ایک ہی ہے باس لحاظ اس ناچیز نے بھی
کچھ تفریق نہیں کی دونوں طریقوں کے اشغال تھوڑے
تھوڑے لکھدیئے ہیں سالک پر اسکی تفریق خود معلوم ہو
جائیگی اور میں اپنے کو بھول چوک سے پاک نہیں سمجھتا اور اسکا
نام ضیاء القلوب رکھا گیا ہے اللہ ہی صاحب توفیق ہے مقدمہ
معلوم کر اے سالک خدا تیری طریق سلوک حق میں مدد کرے
کہ جب سالک کو راہ حقتعالی کی توفیق عطا ہوتی ہے تو پہلے
اسکے دلمیں انوار ہدایت سے روشنی ڈالی جاتی ہے کیونکہ اللہ تعالی
فرماتا ہے یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وہ روشنی اسکے دل سے تمام کدورتوں اور گمراہی
کو دور کردیتی ہے تو اس حطام دنیا سے اسکا دل سرد ہو جاتا ہے اور آخرت
کی طلب میں سرگرمی پیدا کرتا ہے اور توبہ کی لگام ہاتھمیں لیکے ہمت کی رکاب میں قدم دہر کر

استغفار سوار بوده عزم بالجزم کند وجملہ معاصی پس لشپت
انداختہ رو بسوے قبلہ طاعات وعبادات حقتعالی آرد ودر انوقت
اورا از مرشد کامل راہ دیدہ جامع شریعت وطریقت کہ مقتدائے
وقت باشد چارہ نبود کہ خود را در پائے سعادت خدمت
او باندازد و دست در دامن دولت او بیاویزد تا از مکائد
شیطانی ومکروہاتِ نفسانی کہ راہ زن سالک اند بیمن
توجہ او محفوظ ماند و در معالجہ امراض باطن خود بر حسب ارشاد
او مشغول شود کہ تا وقتیکہ ہمہ امراض معنوی کہ صفات ذمیمہ
اند مثل حسد وبخل وکبر وکینہ وعجب وریا وبغض وغیرہ
دفع نشوند و بجائے آنہا ہمہ اوصاف حمیدہ چون علم و
حلم وسخاوت وتواضع وذلت نفس ورضا وتسلیم وغیرہ کم خوردن
وکم خفتن وکم گفتن وکم با خلق بودن حاصل نشوند استعداد
وصول الی اللہ میسر نیاید لہذا صحبت مرشد واتباع او
ضرور افتاد چنانکہ در قرآن شریف نیز می فرمایند قولہ تعالی
یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ
قولہ تعالی وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ہر دو جا امر است
وامر مقتضی وجوب ست ولپوشیدہ نیست کہ تائبان صادق
وصادقان منیب ہمیں قوم اند وبیعت وصحبت سنت
فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحابہ رضوان
اللہ علیہم اجمعین قولہ تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا
یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ایضاً اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ
الشَّجَرَةِ لہذا فرمودہ اند اَلشَّیْخُ فِیْ قَوْمِهٖ کَالنَّبِیِّ فِیْ اُمَّتِهٖ
ونیز مقتدایان دین فرمودہ اند مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّجْلِسَ
مَعَ اللّٰهِ فَلْیَجْلِسْ مَعَ اَهْلِ التَّصَوُّفِ
چنانکہ آنجا صحبت نبی ضرور ست اینجا صحبت شیخ

استغفار کے گھوڑے پر سوار ہوتا ہے یعنی سب باتوں
سے تائب ہوتا ہے اور سب گناہوں کو چھوڑ کر قبلہ طاعات
وعبادات یعنی حق تعالی کی طرف منہ کرتا ہے اُسوقت اُسکیلئے
سوائے اسکے کچھ چارہ نہیں کہ اپنے آپکو ایسے مرشد کامل
کے قدموں پر ڈالے جو مقتدائے وقت اور جامع
شریعت وطریقت ہو اور اسکی خدمت سے سعادتمندی حاصل
کرے اور اُسکے دامن دولت کو ہاتھ سے نہ چھوڑے تاکہ
شیطانی مکائد اور نفسانی مکروہات سے (کہ یہ دونوں سالک
کے راہزن ہیں) اُسکی توجہ کی برکت سے محفوظ رہے اور اپنی
باطنی امراض کے معالجے کیلئے اُسکے ارشاد کا پابند ہو کیونکہ
جبتک اندرونی بیماریاں (یعنی حسد بخل کبر کینہ عجب ریا
بغض وغیرہ) دور نہونگے اور بجائے ان کے اوصاف حمیدہ
جیسے علم حلم سخاوت تواضع ذلت نفس رضا تسلیم وغیرہ
کم کھانا کم سونا کم بولنا کم ملنا پیدا نہونگے ہرگز وصول الی اللہ
کی استعداد میسر نہ ہوگی اسواسطے مرشد کی صحبت اور اُسکی
اتباع کی ضرورت لازم پڑی ہوئی ہے چنانچہ کلام مجید میں
حقتعالی فرماتا ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ
اور دوسری جگہ فرماتا ہے وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ دونوں
آیتوں میں امر کا صیغہ واقع ہے اور امر مقتضی وجوب ہے اور یہ بات کچھ چھپی
ہوئی نہیں کہ سچے تائب اور سچے منیب ایسی قوم کے لوگ ہیں اور بیعت کرنی
اور مرشد کی صحبت کا اختیار کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپکے صحابہ
کا فعل ہے جسکے لیے یہ شاہد ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ
اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اسواسطے پیغمبر صاحب نے فرمایا ہے کہ شیخ اپنی قوم
میں ایسا ہوتا ہے جیسا اپنی امت میں نبی اور بزرگان دین نے فرمایا ہے
کہ جو شخص اللہ کا طالب ہو اُسے چاہیے کہ اہل تصوف کی مجلس میں بیٹھا

ازان شیخ بود ضرور بود لاریب بلاشبہ پس اگر در نظر شیخ
کامل بودہ کار بفرمان او کند و جملگی اختیار و ارادہ خود بدست
اختیار مرشد دہد امید قوی ست کہ زود بمنزل مقصود برسد
ان شاء اللہ تعالیٰ تنبیہ حالا طریق سلوک مجمل تحریر می آید
مفصل در وقت سلوک واضح خواہد شد بدانکہ طرق سلوک
بے نہایت اند زیرا کہ طبائع طالبان راہ حق مختلف
می باشد و شیخ کہ طبیب دل ست موافق مرض مرید
علاج میفرماید لہذا فرمودہ اند اَلطُّرُقُ اِلَی اللّٰہِ بِعَدَدِ
اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ اما سہ طریق ازان طرق قریب تر اند
اول طریق اخیار ست و آن بکثرت صوم و صلوٰۃ
و تلاوت قرآن شریف و حج و جہاد وغیرہ ہست روندگان
این راہ در زمان طویل بمقصود رسند دوم اصحاب
مجاہدات و ریاضات اند کہ جہد در تبدیل اخلاق
ذمیمہ بحمیدہ میکنند این طریق ابرار ست پس واصل می
شوند ازین راہ اکثر از انہا سوم اصحاب شطاریہ
اند کہ از ریاضت بگریزند و از صحبت خلق پرہیزند
کار ایشان جز درد و اشتیاق و شوق و ذکر و فکر و
شکر نباشد پس واصل اند ازین طریق اکثر از انہا اکثر بہ تزکیہ
نفس و تصفیہ قلب و تجلیہ روح مشغول باشند و کشف و
کرامات را بجوے نخرند و غیر استقامت موتوا قبل
ان تموتوا نقد وقت ایشان نباشد و این طریق از ان
دو طریق اقرب الطرق الی اللہ ہست وصول این طریقہ
شطاریہ بدہ چیز فرمودہ اند اول توبہ آن بیرون آمدن
از ہر مطلوبات ماسوا اللہ چنانکہ وقت موت باشد دوم
زہد و آن ترک کردن ست دنیا و ما فیہا را

ایسی ہی بسبب نیابت شیخ کی خدمت بھی فرض ہے پس اگر شیخ کامل
کے حضور میں رہ کر اپنے سب کاروبار اور ارادہ کو شیخ کے
اختیار میں دیگا اور اُس کے حکم کے موافق عمل کریگا خدا
کی ذات سے اُمید قوی ہے کہ وہ بہت جلد کامیاب ہوگا تنبیہ فی الحال
طریق سلوک مجملاً لکھا جاتا ہے مفصل کیفیت راہ سلوک طے کرتے
وقت معلوم ہوگی واضح ہو کہ سلوک کے طریقے بہت سے ہیں
کیونکہ طالبان حق کی طبیعتیں مختلف ہیں اور شیخ کہ دل کا طبیب ہے
مرید کے مرض کے موافق علاج کرتا ہے اسی سبب سے فرمایا ہے کہ اللہ کے
طریق کے رستے خلائق کے انفاس کے برابر ہیں لیکن اُن سب طریقوں
سے تین طریقے بہت قریب کے ہیں پہلا طریق اخیار کا ہے کہ
اُسمیں بہت سے روزے رکھنے اور نمازیں پڑھنے اور تلاوت قرآن
شریف میں مشغول ہونا اور حج کرنا اور جہاد میں شامل ہونا ہے
اس راہ کے چلنے والے ایک مدت دراز میں منزل مقصود کو
پہنچتے ہیں دوسرا طریق اصحاب مجاہدات اور ریاضات کا ہے کہ
عادات ذمیمہ کو اخلاق حمیدہ سے بدلتے ہیں ان کو ابرار کہتے ہیں اس
راہ سے بھی اکثر لوگ مقصود کو پہنچتے ہیں تیسرا طریق شطاریہ
ہے کہ ریاضت سے بھاگتے ہیں اور خلائق کی صحبت سے بچتے ہیں انکا کام
سوائے درد اور اشتیاق اور شوق ذکر فکر شکر کے اور کچھ نہیں ہے اس طریق
سے اکثر مقصود کو پہنچتے ہیں اور بہت سے تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب اور تجلیہ روح
میں مشغول رہتے ہیں اور کشف و کرامات پسند نہیں کرتے اور اپنے نقد وقت کو
موتوا قبل ان تموتوا کی استقامت میں صرف کرتے ہیں یہ طریق دونوں
طریقوں سے وصول الی اللہ میں زیادہ قریب رکھتا ہے اور وصول اس طریقہ شطاریہ
میں دس چیزوں سے ہے اول توبہ ہے اور اس کے یہ معنی ہیں کہ ماسوا اللہ کے مطلوبات
چیزوں کو چھوڑ دے جیسے مرنے کے وقت انقطاع ہوتا ہے دوسرا زہد
ہے یعنی دنیا اور مافیہا سے کچھ غرض نہ رکھے اور سب کو چھوڑ دے

چنانکہ وقت موت باشد سوم توکل آن ترک کردن
اسباب ظاہری را چنانکہ وقت موت باشد چہارم قناعت
وآن ترک کردن است شہوات وخواہشات نفسانیہ را چنانکہ
وقت موت باشد پنجم عزلت وآن انقطاع وگریختن است
از خلق چنانکہ وقت موت بود ششم توجہ الی اللہ واعراض
از ماسوا اللہ است چنانکہ وقت موت بود پس باقی نماند
کرا مطلوب ومحبوب ومقصود جز اللہ جل شانہ ہفتم صبر وآن
ترک کردن است حظوظ نفسانیہ را از مجاہدہ چنانکہ وقت موت
بغیر مجاہدہ ترک می کند ہشتم رضا وآن ترک کردن است
رضاء نفس خود بدخول رضاء حقتعالی وتسلیم کردن خود
را بحکم ازلی حق تعالی چنانکہ وقت موت بود نہم ذکر و
آن ترک کردن است ذکر غیر اللہ چنانکہ بوقت موت
دہم مراقبہ وآن ترک کردن است حول وقوت خود
چنانکہ وقت موت پس طالب باید کہ اول بارشاد مرشد
از صفات ذمیمہ بشریہ کہ از لوازمہ حیوانی وعنصری است
برآید وپرہیز دواوصاف حمیدہ پیدا سازد ودل را از
کدورت غیر اللہ پاک وصاف نماید تا لیاقت وصول
الی اللہ حاصل آید **فصل در بیان طریق بیعت**
پیر شخصے را کہ ارادت بیعت دارد پیش خود دوزانو با
ادب بنشاند اول خطبہ خواند یعنے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ
وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ
اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ
لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ

جیسے مرنے کے وقت سبکو چھوڑنا پڑتا ہی تیسرے (توکل)
اس سے یہ مراد ہے کہ اسباب ظاہری کو ترک کرے جیسا کہ
موت کے وقت ترک کرتا ہی چوتھے (قناعت) یعنی اپنی
نفسانی اور شہوانی خواہشوں کو ایسا ترک کرے جیسے
موت کے وقت ترک ہو جاتی ہیں پانچوین (عزلت) یعنی خلائق
سے کنارہ کشی اور انقطاع کرنا جیسے موت کے وقت ہوتا
ہے چھٹے (توجہ) یعنی اللہ کے سوا سب طرف سے اپنے اغراض کو
اٹھا کر منہ پھیرے جیسے موت کے وقت ہوتا ہے ساتوین
(صبر) یعنی مجاہدہ کرے اور نفسانی لذائذ کو ترک کردے
جیسے موت کے وقت بلا مجاہدہ چھوڑا جاتی ہیں آٹھوین
(رضا) یعنی اپنے نفس کی رضا کو چھوڑ کر اللہ کی رضا پر راضی
رہے اور اسکے حکم ازلی پر سر جھکائے جیسا موت کے وقت
ہوتا ہے نوین (ذکر) یعنی اللہ کے ذکر کے سوا سب کو
چھوڑ دے جیسے موت کے وقت چھوٹتا ہی دسوین
(مراقبہ) یعنی اپنے سب حول اور قوت کو ترک کردے جیسا کہ
موت کے وقت ترک کردیتا ہی پس طالب کو چاہیے کہ پہلے حسب ارشاد
مرشد ان بری خصلتوں سے جو لوازمہ حیوانی وعنصری سے
ہیں اپنے آپکو بچاوے اور اوصاف حمیدہ پیدا کرے اور
اپنے دل کو غیر اللہ کی کدورتوں سے پاک وصاف رکھے
تا کہ لیاقت وصول الی اللہ کی حاصل ہو **فصل بیعت کے
طریقہ کے بیان مین**۔ پیر کو چاہیے کہ جسکو بیعت کرے
اسکو اپنے روبرو مؤدب دوزانو بٹھائے اور یہ خطبہ
پڑھنا شروع کرے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ
وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا
وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ

وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ
اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ خوانده دست خود بر دست
مرید نهد و بخواند يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ
نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا
عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا نَفَعَنَا
اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ و اگر مرید عورت باشد گوشہ
چادر یا عمامه یا رومال بدست او دہد و بگوید مرید را
که بگو بیزار گشتم از همه ادیان شرکیه و کفریه و آنچه
در آنهاست و ایمان آوردم به الله و رسول
او و قبول کردم دین اسلام را و آنچه درست و توبه
کردم و بیرون آمدم از جمله معاصی و داخل شدم
در زمره مطیعان حقتعالی و ترک کردم دنیا و
مافیها را برائے رضائے مولے و بگوید ÷
رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ
نَّبِيًّا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و بگوید اَشْهَدُ اَنْ
لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
بعده بگوید که بیعت کردم بر دست فلان و نام
پیر خود گیرد و اختیار کردم سلسله فلان
و دعا کند که خداوندا فیض و برکت بزرگان
این سلسله نصیب ما کن و در زمره ایشان
برانگیز بعد ازان مرشد طریق ذکر
به مناسبت استعداد و قابلیت او تلقین
فرماید و از آداب سلوک اطلاع

يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يَا اَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ
وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ
اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ اس کے بعد اپنا ہاتھ مرید کے ہاتھ پر
رکھے اور یہ آیۃ پڑھے يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ
نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ
فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا نَفَعَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ بَارَكَ اللّٰهُ
لَنَا وَلَكُمْ اور جو عورت مرید ہو تو بجائے ہاتھ کے
چادر یا عمامہ یا رومال کا گوشہ اُسکے ہاتھ میں دے اور مرید سے
فرمائے کہ کہو میں سب کفر و شرک کے دینوں سے اور جو
کچھ اُنمیں ہے بیزار ہوا اور اللہ اور اُسکے رسول پر ایمان لایا
اور دین اسلام اور مافیہا اسکو قبول کیا اور توبہ کی اور تمام
گناہوں سے پاک ہوا اور اللہ کے مطیعوں کے گروہ میں داخل
ہوا اور دنیا و مافیہا کو رضائے مولی پر ترک کیا پھر یہ کہے
رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اسکے بعد
یہ کہے کہ میں نے فلان شخص کے ہاتھ پر بیعت کی اور اپنے پیر کا
نام زبان پر لائے اور کہے کہ میں نے فلان سلسلہ کو
اختیار کیا اور دعا کرے کہ خداوندا اس سلسلہ کے بزرگوں کا
فیض اور برکت مجکو عطا کر اور انہیں کے زمرے میں مجھکو اٹھا
اسکے بعد مرشد مرید کے استعداد اور قابلیت کے موافق
طریق ذکر کا تلقین فرمائے اور سلوک کے آداب سے

نماید و توجہ بر حال او مرعی دارد و بہ تحصیل مسائل
فقہ ضروریہ و بہ تصحیح عقائد اہل سنت و جماعت
تاکید کند و ترغیب و تحریص بر اتباع شرع شریف
نماید کہ بے این وصول مطلوب مشکل ست و ارشاد
فرماید کہ مکاشفات و وارادات خلاف شرع را اعتبار
نہ سازد و بر اوامر شریعت مستقیم باشد و از ممنوعات
او بہ پرہیزد و از لقمہ حرام و مشتبہ احتیاط کند و احکام
شریعت را بر ہمہ امور مقدم دارد ۔

باب اول در بیان اذکار و اشغال و مراقبات حضرات چشتیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

فصل اول ۔ در بیان ارشاد تلقین ذکر ۔

بدانکہ پیر بعد از ادائے ختم و فاتحہ بارواح مشائخ
طریقہ مرید را حکم کند کہ سہ روز متواتر روزہ دارد
و درین روزہا کثرت کلمہ تہلیل و استغفار و درود
کند اگر کم از ہزارگان بار نگوید روز سوم مرید در
آخر شب یا بعد نماز صبح و یا بعد نماز عصر لیکن اول
اولی ست پیش مرشد بیاید تا مرشد او را در خلوت
کہ درانجا بجز پیر و مرید دیگر نباشد زیراکہ تلقین مرشد
اسرار حق ست و ہر طالب مخصوص باسرارے باشد
پیش خود باادب دو زانو بنشاند اول مرید را توجہ
دہد تا تخم ذکر و جذب باطن در وے نشیند و ذکر
بحظ تمام قبول نماید ۔

وطریقہ توجہ اینست

کہ مرشد خود را از ہمہ خیال خالی کردہ دل خود را

مطلع فرمائے اور اُسکے حال پر کمال توجہ رکھے اور تحصیل
مسائل فقہ ضروریہ اور درستی عقائد اہل سنت الجماعتہ
کے لئے تاکید کرتا رہے اور شرع شریف کی تابعداری
کی رغبت اور حرص دلائے کہ بے اسکے مطلوب تک
پہنچنا مشکل ہے اور ارشاد فرمائے کہ جو مکاشفہ و
ارادات خلاف شرع ظہور میں آئے اسکا اصلا اعتبار
نہ کرے اور احکام شرعی پر مستقیم رہے اور ممنوعات
سے بچے اور حرام اور مشتبہ لقمہ سے احتیاط کرے اور
سب کاموں پر شرع کے احکام کو مقدم رکھے ۔

پہلا باب حضرات چشتیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ذکر شغل اور مراقبہ کے بیان میں

پہلی فصل ذکر کے تلقین کے بیان میں ۔

واضح رہے کہ پیر بعد ادائے ختم و فاتحہ بارواح مشائخ
طریقہ مرید سے فرمائے کہ تین روز متواتر روزہ رکھے
اور ان ایام میں کلمہ شریف اور استغفار اور درود
شریف کی زیادہ کثرت کرے یہانتک کہ ہزار بار
سے کم نہ ہو تیسرے روز وقت آخر شب یا بعد نماز
صبح یا بعد نماز عصر لیکن اولے آخر شب ہے اسوقت
مرشد کے روبرو حاضر ہو اور مرشد اسکو خلوت میں لیجائے
وہاں سوائے پیر اور مرید کے اور کوئی نہ ہو کیونکہ ہر طالب
کیلئے ایک خاص اسرار ہے اور تلقین مرشد اسرار حق ہے
اور مؤدب دوزانو بٹھائے پہلے مرید کو توجہ دے تاکہ
ذکر کا تخم اور جذب باطن اُسکے دل میں قائم ہو جائے
اور ذکر کو بہت مزے کے ساتھ قبول کرے اور توجہ کا
طریق یہ ہے کہ مرشد اپنے آپ کو سب خیالات سے خالی کرکے اپنے

بادل مرید مقابل کند و ضرب اسم ذات بخیال بدل او
زند و تصور نماید که کیفیت ذکر این اسم و جذب شوق از
دل من بدل مرید میرود و سرایت میکند باندازه صدر
ویکدم او را توجه دہد تا حرارت ذکر و جذب در باطن
او سرایت کند و دلش متحرک بذکر گردد بعد ازان
ہر ذکرے که ملائم حال مرید و استعداد او باشد
ارشاد فرماید۔ مرید بارشاد مرشد باذکر مشغول
شود و از اظہار اسرار پرہیز د تا ثمر انوار و اسرار شود

طریق دیگر این ست

که یکبار مرشد بگوید و مرید بشنود و باز مرید گوید و مرشد
بشنود و ہمچنین سه بار تکرار کند بعد ازان مرشد بگوید
که آنچه مارا از پیران رسیده ترا دادیم و مرید گوید
قبول کردم بعد ازان حکم کند که در خلوت تنگ و تاریک
که دران فقط قیام و قعود و غلطیدن تواند و از متاع
خالی باشد و از شور و شغب دور شود و باطہارت
کامل بچار زانو یعنے مربع بنشیند و پشت راست
دارد و چشم بند نماید و ہر دو دست بر زانو نہد
و انگشتان کشاده دارد تا نقش لفظ اللّٰہ پدید
آید و نر انگشت پائے راست را بر رگ کیماس نہد
و رگ کیماس رگے ہست که در باطن زانوئے چپ
ست و مر بباطن قلب ست چون قوت دران رسد
در باطن حرارت پیدا آید و خطرات دور شود زیرا که حرارت
باطن موجب تصفیه قلب ست بعد ازان این دعا را سه
بار بخواند یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

مرید کے دل کے مقابل کرے اور اسم ذات کی ضرب خیال کے
ساتھ اُسکے دل پر لگائے اور یہ تصور کرے کہ اس ذکر
کی کیفیت اور جذب شوق میری طرف سے مرید کی
طرف پہنچتا ہے اور اُس کے دل میں سرایت کرتا ہے بعد
ایک سو ایک ضرب کے توجہ دے تاکہ حرارت ذکر اور جذب
شوق اُسکے باطن میں سرایت کر جائے اور اُسکا قلب ذکر کرنے
حرکت کرنے لگے پھر جو ذکر مرید کی استعداد اور اُسکی
حالت کے مناسب ہو اُسکو بتائے اور مرید اُسکے بتانے
کے بموجب ذکر میں مشغول ہو اور اسرار باطن کو چھپائے
تاکہ باعث حصول انوار و اسرار کا ہو۔

دوسرا طریق یہ ہے

کہ ایکبار مرشد کہے اور مرید سُنے اور دوسری بار مرید
کہے پیر سُنے اسیطرح تین دفعہ کہے پھر مرشد کہے کہ جو
کچھ مجھکو اپنے پیروں کی سے پہنچا ہے میں نے تجھکو دیا اور مرید کہے
کہ مینے قبول کیا اسکے بعد ارشاد فرمائے کہ کسی تنگ و
تاریک حجرہ میں خلوت اختیار کرے اور وہ ایسی تنگ جگہ ہو کہ
سوا قیام و قعود اور لیٹنے کے اور کچھ اسباب وغیرہ نہ رکھا جا سکے
اور آواز شور و غل کی کسیطرف سے وہاں نہ آسکے بطہارت کامل
چار زانو بیٹھے اور کمر کو سیدھی رکھے اور آنکھیں بند کرے
اور اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے اور انگلیاں
کھلی رہنے دے تاکہ نقش لفظ اللّٰہ پیدا ہو اور اپنے
داہنے پانوں کے انگوٹھے سے رگ کیماس کو دبائے اور رگ
کیماس وہ ہے جو بائیں گھٹنے کے اندر ہے اور قلب باطن سے بہت
رابطہ رکھتی ہے جب اسمیں قوت پہنچیگی باطن میں حرارت ظاہر ہوگی
اور خطرات دور ہونگے کیونکہ باطنی حرارت تصفیہ دل کا سبب ہے
بعدہ یہ دعا [illegible] یا حی یا قیوم لا الہ الا انت

اَسْئَلُكَ اَنْ تُحْيِيَ قَلْبِيْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ اَبَدًا

یااللہ یااللہ یااللہ بحضور قلب تصور معنی بعد ازاں بطریق محاسبہ مجاہدہ بذکر یا فکر وملاحظہ و واسطہ یا توجہ اتم وقوت وشدت جہریہ یا خفیہ بدانچہ ذوق و انبساط دست دہد ولذت ذکر او را بر باید مشغول شود واگر خطرہ غیر در آید بمشاہدہ جمال مرشد آن خطرہ را دفع ما زد و باز بذکر مشغول شود تا تزکیہ نفس و تصفیہ قلب وتجلیہ روح حاصل آید خطرات و وساوس ما سوا اللہ محو گردد واثر خشوع وخضوع ذکر در قلب ذاکر ظاہر شود واثر ذکر در تمام اعضا ورگہا و گوشت و پوست وخون واستخوان ومغز در آید و ذکر بیخ گیر شود و مظہر مکاشفات وانوار واردات غیبی گردد وحقیقت اشیاء بر و منکشف گردد وبعالم ارواح ملاقات شود و ذکر حقیقی وشہود حق در آن مقام فتح گردد فائدہ بدانکہ چون دل بذکر اللہ متحرک گردد وذکر از زبان دل مسموع شود آن حرکت از دل در جسم پراگندہ گردد وصورت انتشار او آن بود کہ اول حرکت در عضوے چنانکہ حرکت در قلب او بود و از ان عضو مفہوم گردد پس باید کہ بان متوجہ نشود و توجہ بقلب دارد گاہ دست گاہ پائے گاہ سر بے آنکہ قصد کند متحرک گردد بلکہ تمام عالم را در حرکت یابد وچون نور ذکر منتشر گردد و در اندک زمانہ تمام اطراف بدن را محیط شود واز سر تا ناخن پا بذکر معمور گردد

اَسْئَلُكَ اَنْ تُحْيِيَ قَلْبِيْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ اَبَدًا

یااللہ یااللہ یااللہ اسکے بعد بطریق محاسبہ اور مجاہدہ کے ذکر میں فکر وملاحظہ اور واسطے کے ساتھ بہت توجہ اور قوت وشدت جہریہ یا خفیہ سے جس ہی اُسکو ذوق اور انبساط پیدا ہوا اور لذت ذکر کی بیخودی ہو مشغول ہونا چاہیئے اگر غیر کا خطرہ دلمیں گذرے تو مرشد کے جمال کے مشاہدہ سے اسکو دفع کرے اور پھر ذکر میں مشغول ہو جائے تاکہ تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب اور تجلیہ روح میسر ہو اور خطرات اور وساوس ماسوا اللہ دل سے محو ہو جائیں اور خشوع وخضوع ذکر کا اثر اُسکے قلب میں ظاہر ہو اور ذکر کا اثر اُسکے تمام اعضا اور تمام رگوں اور گوشت اور پوست اور خون اور ہڈیوں اور مغز میں بیٹھ جائے اور مکاشفات وانوار واردات غیبی کا مظہر بنے اور ہر شئی کی حقیقت کا پردہ اُسپر کھل جائے اور عالم ارواح سے ملاقی ہو اور ذکر حقیقی اور شہود حق اس مقام پر مفتوح ہو فائدہ جاننا چاہیئے کہ جب ذاکر کا دل اللہ کے ذکر سے متحرک یعنی جاری ہو جائے اور وہ حرکت دل کی زبان سے سنائی دے تو وہ حرکت دل کی سارے جسم میں پھیلجاتی ہے اور اسکے پھیلنے کی صورت اسطور پر ہی کہ پہلے ایک عضو سے ایسی حرکت ظہور میں آئی جیسے قلب میں معلوم ہوتی تھی تو چاہیئے کہ اسکی طرف التفات نکرے بلکہ قلب کیطرف زیادہ توجہ رکھے اسحالت میں کبھی ہاتھ کبھی پاؤں کبھی سر بے قصد حرکت کریگا یہانتک کہ ایک عالم کو متحرک پائیگا جب ذکر کا نور متحرک ہوتا ہے تو تھوڑی مدت میں تمام اطراف

احوال ہائے مختلف رُوئے نماید گاہ گریان گاہ خندان وگاہ افسردہ گاہ حیران گاہ پریشان امابہیچ ملتفت نہ شود مشغول بذکر یا فکر کہ مقصود واصل ست باشد بامداد الہی چنان شود کہ بہ یک مرتبہ از تمام بدن ذکر اللہ بشنود وہمہ اعضا بادل موافقت نماید وبہ یک صورت و آواز ودرین حال غلبۂ ذکر در بعضے اعضا زیادہ ودر بعضے کم بود وگاہ غلبہ در جمیع اجزا متساوی باشد درین وقت لذت بیشتر یابد واین کیفیت را در اصطلاح قوم سلطان الاذکار میگویند و ذاکر آواز ذکر بگوش خود استماع نماید وآنچہ مشہور ست کہ چون ذکر غلبہ کند آواز ذکر آن غیرہم می شنود خلط عامست پس ذکر دل ذاکر ہم سالک تواند شنید ولیس گروہے کہ براند کہ آواز ذکر غیر آواز دور ونزدیک حسب مراتب ذاکرین سامعین تواند شنید اصلی ندارد

در بیان ذکر

بدانکہ ذکر آنرا گویند کہ بیاد الہی جمیع غیر اللہ را فراموش سازد وبحضوریت قلب معیت حق تعالی چنانکہ فرمود اَنَا مَعَ عَبْدِیْ اِذَا ذَکَرَنِیْ وَتَحَرَّکَتْ بِیْ شَفَتَاہُ وَاَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ وشب وروز بحکم سَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا با توجہ وفکر تمام خندان مشغول ومستغرق بذکر گردد کہ از خود بے ہوش بود ودر زمرہ اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا

بدن کو گھیر لیتا ہے اور سر سے ناخن پا تک ذکر میں محو ہو جاتا ہے اور مختلف حالات سے آگاہی پاتا ہے کبھی روتا ہے کبھی ہنستا ہے کبھی حیران اور پریشان اور افسردہ خاطر ہوتا ہے چاہیے کہ کسی کی طرف التفات نکرے بلکہ ذکر و فکر (جو مقصود اصلی ہے) اسمیں مشغول رہے اللہ کی مدد سے ایسا ہوگا کہ یکایک تمام بدن سے کلمہ اللہ ذکر سنیگا اور تمام اعضا دل سے موافق ہو جاوینگے اور اسی حال میں غلبہ ذکر تمام اعضا میں کم و بیشی کے ساتھ سرایت کر جائیگا اور کبھی کبھی علی التساوی موثر ہوگا اسوقت میں کما حقہ لذت حاصل ہوگی اصطلاح میں اسکا نام سلطان الاذکار ہے اور ذاکر اپنے ذکر کی آواز خود سنتا ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ جب ذکر کا غلبہ ہوتا ہے تو غیر آدمی بھی ذکر کی آواز سنتے ہیں غلط العام ہے کیونکہ دل کا ذکر ذاکر بھی وہ سن سکتا ہے جو سالک ہو اور کو قوت نہیں پس جس فرقہ کا یہ قول ہے کہ ذکر قلب کی آواز سامعین دور و نزدیک سے علی حسب مراتب سنتے ہیں محض بے اصل ہے۔

ذکر کا بیان

ذکر اس کا نام ہے کہ یاد الہی میں جمیع غیر اللہ کو فراموش کرے اور حضوریت قلب سے قرب و معیت حاصل کرے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اَنَا مَعَ عَبْدِیْ اِذَا ذَکَرَنِیْ وَتَحَرَّکَتْ بِیْ شَفَتَاہُ وَاَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ اور رات دن بحکم سَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا پوری توجہ سے اپنے آپکو ذکر الہی میں ایسا مشغول کرے کہ اپنے آپسے بھی بیخبر ہو جائے اور زمرہ اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا

وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ داخل شود و ذکر حیات گردد
و بدانکه ذکر بر اقسام ست و مقصود از ذکر حصول مذکور
ست بحضور قلب پس هر عملی و فعلی که از ان حصول مطلب
ست هم ذکر ست کلمه باشد یا نماز یا تلاوت قرآن یا
درود یا ادعیه که مطابق قرآن و حدیث باشد و یا دیگر
عبادات و یا بعبارات دیگر که بملاحظه معنی آن یافت
مذکور و مطلوب ست آن هم جمله ذکر ست و آن حصول
مذکور بے فناء ذاکر حاصل نمی شود پس طالب را
باید که در ذکر الله سبحانه چنان مستغرق شود که
غیر حق و خود را که فراموش سازد که وصول الی الله
بدون نفی ماسوا الله ممکن نیست چون باین مرتبه
رسد زهد و تقوی و توکل و عزلت و قناعت و صبر
و تسلیم و رضا و غیره بے قصد حاصل آید و از نتیجه
این ذکر بر قلب ذاکر انوار تجلیات ظاهر شود که در
ظهور آن حواس خمسه سالک مستور گردد نه ذاکر ماند نه
ذکر و ذاکر مذکور گردد و ذکر ذکر حق شود شَهِدَ اللّٰهُ
اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فائده پس باید دانست که اکثر
مشائخ اول مرید را بحکم افضل الذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ذکر
نفی و اثبات تلقین فرمایند و این ذکر را مراتب اند
که بقلم مے آیند

در بیان مراتب ذکر

بدانکه ذکر چهار نوع ست ذکر ناسوتی چون لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
و ذکر ملکوتی چون اِلَّا اللّٰهُ و ذکر جبروتی چون
لفظ اسم ذات یعنی اللّٰهُ و ذکر لاهوتی هُوْ هُوْ و
نیز ذکر زبان را ناسوتی و دل را

وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ میں داخل ہو اور ذکر زندگی ہو
جائے جاننا چاہیے کہ ذکر کی کئی قسمیں ہیں اور مقصود
ذکر سے وہی ہے جس کا ذکر حضوریت قلب سے کرتے ہیں
پس جس عمل یا فعل سے مطلب حاصل ہوگا وہی ذکر ہے
عام ہے کہ نماز ہو یا تلاوت قرآن یا کلمہ یا درود یا
دعائیں جو قرآن و حدیث کے موافق ہیں یا اور عبادتیں
کہ جن کے معنی سے مطلوب حاصل ہو اور یہ حصول اللہ کو
بغیر فناء ذاکر حاصل نہیں ہوتا۔ پس طالب حق کو چاہیے
کہ اللہ سبحانہ کے ذکر میں ایسا مشغول ہووے کہ غیر اللہ اور
خود کو مطلقاً بھول جائے کیونکہ وصول الی اللہ بغیر نفی غیر
اللہ کے حاصل نہیں ہوتا۔ طالب جب اس درجہ کو
پہنچیگا۔ زہد۔ تقوی۔ توکل۔ عزلت۔ قناعت۔ صبر
تسلیم۔ رضا وغیرہ سب بے قصد حاصل ہو جائیں گے
اور اس ذکر کے نتیجے سے قلب پر انوار تجلیات باری تعالی
اس درجہ ظاہر ہونگے کہ سالک کے حواس خمسہ تک چھپ
جائینگے اور ذکر ذاکر دونوں فنا ہو کر مذکور رہ جائیگا
اور ذکر ذکر حق ہو جائیگا شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
فائدہ جاننا چاہیے کہ اکثر مشائخ رحمہم اللہ مرید کو بحکم
افضل الذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پہلے ذکر نفی و اثبات تلقین کرتے
ہیں اب اس ذکر کے چند مراتب بھی لکھے جاتے ہیں

ذکر کے مراتب کا بیان

جاننا چاہیے کہ ذکر کی چار قسمیں ہیں اول ناسوتی جیسے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دوسرے ملکوتی جیسے اِلَّا اللّٰهُ تیسرے جبروتی
جیسے اللّٰهُ چوتھے لاہوتی جیسے ہُو ہُو اور یہ بھی کہتے
ہیں کہ ذکر زبان ناسوتی ہے اور ذکر دل

یعنی ذکر میں ایسا مستغرق ہو ... حدیث شریف میں آیا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لا حجاب بینہ و بین اللہ یعنی لا الہ الا اللہ کے بندہ اور خدا کے درمیان میں حجاب نہیں رہتا کیونکہ حجاب دنیا کی طرف توجہ ... جب لا ... ماسوا کی نفی ... حجاب

ملکوتی و ذکر روح را جبروتی و ذکر سر را لاہوتی ہم گویند
ونیز ذکر زبان را ذکر جسمے و تفکر را ذکر نفسے و مراقبہ
را ذکر دلی و مشاہدہ را ذکر روحی و معاینہ را ذکر سری
میگویند فائدہ یعنے ذاکر را باید کہ درین ذکر از نفی لا
الٰہ ہمہ موجودات را از نظر بردارد و وقت اثبات الا اللہ
تمام اجزاء بدن خود را معمور سازد و بعد کمال این ذکر
اثبات را ہم محو کند کہ اثبات نیز نفی شود و نفی در
نفی اثبات ذات ست۔

فصل در بیان ذکر جہر نفی و اثبات و اسم ذات مع
دوازدہ تسبیح کہ معمول حضرات چشتیہ است طریق ذکر دوازدہ
تسبیح اینست بدانکہ بعد نماز تہجد کہ دوازدہ رکعت بشش
سلام اند و در ہر رکعت بعد فاتحہ سہ سہ بار سورہ اخلاص
میخوانند بعجز و زاری دست برداشتہ این دعا را اَللّٰھُمَّ
طَھِّرْ قَلْبِیْ عَنْ غَیْرِكَ وَنَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ
اَبَدًا یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یا اللہ بحضور قلب بار یا پنج بار یا
ہفت بار تکرار نماید و توبہ و استغفار و کلمہ پنجم بطور
غمزدہ بخوانند و بست و یک بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ بگوید بعد این
سہ درود را بر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بفرستد
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ سہ بار بطریق
عروج و نزول بخوانند و جلسہ مربع نشستہ و از
نر انگشت پائے راست و دوم انگشت کہ متصل
انست رگ کیماس را کہ در باطن زانوئے چپ است

ملکوتی اور ذکر روح جبروتی اور ذکر سر لاہوتی اور ذکر
زبان کو ذکر جسمی اور فکر کو ذکر نفسی اور مراقبہ کو ذکر
دلی اور مشاہدہ کو روحی اور معاینہ کو ذکر سری بھی
کہتے ہیں فائدہ ذاکر کو چاہیے کہ اس ذکر میں نفی لا الٰہ
سے تمام موجودات کو نظر سے اُٹھاوے اور اثبات
الا اللہ میں تمام اجزائے بدن کو قائم کرے پھر تو اس
ذکر کا کمال اثبات کو بھی محو کردے گا اور اثبات نفی
ہوجائیگا اور نفی در نفی اثبات ذات ہوتا ہے۔

فصل ذکر جہر و نفی اور اُن بارہ تسبیحون کے اثبات کے
بیان مین جو حضرات چشتیہ رحمہم اللہ کا معمول ہے
جاننا چاہیے کہ بارہ تسبیحون کے ذکر کا طریقہ یہ ہے کہ
بارہ رکعت تہجد سے جو چھ سلامون سے پڑھی جاتی ہین
اور ہر رکعت میں تین تین بار سورہ اخلاص پڑھی
ہین فارغ ہوکر نہایت انکساری سے ہاتھ اٹھاکر
یہ دعا پڑھو اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ عَنْ غَیْرِكَ وَنَوِّرْ قَلْبِیْ
بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ اَبَدًا یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اور توبہ
اور استغفار کرکے پانچوان کلمہ غمزدہ لہجے میں پڑھے
پھر اکیس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ
الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھکر یہ تین درود حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مقدس پر بھیجے اَلصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَا نَبِیَّ اللّٰہِ تین مرتبہ عروج و نزول سے پڑھو اور چار
زانو ہو بیٹھے اور داہنے پاؤن اور اُسکے پاس کی
انگلی سے بائیں پاؤن کی رگ کیماس کو جو گھٹنے کی اندر کی طرف ہے

محکم بگیرد و پشت راست دارد و رو بقبلہ آرد و ہر دو دست بر رانہا نہد و انگشتان را در حالت نفی بردارد کہ اشارت بر فنائے غیر ست و در اثبات فرو آرد کہ اشارت بہ ثبوت ہستی مطلوب حقیقی است و خاطر را ہم کند و حاضر دارد و ذکر را با حرمت و ہیبت و تعظیم شروع کند با حسن صورت و الحان خوش بعد از اعوذ و بسم اللہ با اخلاص تمام سہ بار کلمہ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ و یکبار کلمہ شہادت بخواند بعد ازان سر را بر زانوئے چپ بردہ سجدے نگون سازد کہ پیشانی قریب زانوی چپ برسد و از انجا لفظ لَاۤ اِلٰہَ را آغاز کند و سر را بر زانوے راست آوردہ و دورہ تمام بر کتف راست برساند و دم آنقدر دراز کند کہ ضربات ثلاثہ در یکدم در آیند و سر و پشت و کمر برابر شود و اندک سر را انجانب پشت کج کردہ تصور کند کہ ہمہ خطرات ما سوا اللہ را پس پشت انداختم و بگذارد دم را و لفظ اِلَّا اللّٰہُ بزور و قوت بر فضائے دل کہ زیر پستان چپ بفاصلہ دو انگشت واقع ست مانند گل صنوبر ضرب کند و تصور کند کہ عشق و نور الٰہی را بدل آوردم و در حالت نفی چشم را کشادہ دارد و در حالت اثبات بند نماید این نفی و اثبات را با فکر و ملاحظہ و واسطہ باین طریق مذکور دو صد بار بگوید و این ذکر را چہار ضربی نامند و درین ذکر نہ بار لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دہم بار مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہم بگوید بعد ازان بطریق سابق سہ بار کلمہ طیبہ و یکبار کلمہ شہادت بگوید اما مبتدی در کلمہ اِلٰہ لَا مَعْبُوْدَ و متوسط لَا مَقْصُوْدَ یا لَا مَطْلُوْبَ و منتہی لَا مَوْجُوْدَ و ہمہ اوست ملاحظہ کند بعد لمحہ دو لمحہ مراقب شود

دبائے اور کمر سیدھی رکھے اور رو بقبلہ بیٹھے اور دونوں ہاتھ دونوں زانوں پر رکھے اور حالت نفی میں انگلیاں اُٹھائے تاکہ اس سے فنائے غیر کی طرف اشارہ ہو اور موضع اثبات میں پھر رکھلے کہ اس سے مطلوب حقیقی کے موجودیت کا اشارہ ہے۔ اور دل کو مطمئن اور حاضر رکھے اور ذکر عزت اور حرمت اور ہیبت کے ساتھ شروع کرے اچھی طرح پر اچھی صورت سے خلوص نیت کے ساتھ اعوذ بسم اللہ پڑھکر شروع کرے اول تین مرتبہ کلمہ طیب اور ایک مرتبہ کلمہ شہادت پڑھے اسکے بعد بائیں گھٹنے کی طرف اتنا سر جھکائے کہ گھٹنے کے قریب پہونچ جائے اور وہاں سے لفظ لَاۤ اِلٰہَ کو شروع کرکے داہنے مونڈھے تک سر کو لائے اور سانس اتنا بڑہائے کہ تینوں ضربیں ایک ہی دم میں لگائے اور سر اور کمر دونوں برابر رہیں اور سر کو پشت کی طرف تھوڑا سا جھکا کر خیال کرے کہ میں نے ما سوا اللہ کو پس پشت ڈالدیا اور سانس توڑ کر لفظ اِلَّا اللّٰہُ کی پستان سے دو انگل نیچے بہت زور سے دلپر ضرب لگائے اور تصور کرے کہ میں عشق اور ورد الٰہی کو اپنے دلمیں لے آیا اور حالت نفی میں آنکھیں کھلی ہوئی اور اثبات میں بند رکھے اور نفی اور اثبات کو فکر اور ملاحظہ اور واسطے کیساتھ اسی طریق پر دو سو مرتبہ کہے اسکو چار ضربی کہتے ہیں (اور ہر دہائی پر محمد رسول اللہ ضرور کہے اس کے بعد تین مرتبہ پورا کلمہ پڑھے) مگر مبتدی کلمہ الہ میں لفظ لَا مَعْبُوْدَ اور متوسط لَا مَقْصُوْدَ یا لَا مَطْلُوْبَ اور منتہی لَا مَوْجُوْدَ کہے اور ہمہ اوست کا ملاحظہ کرے بعدہ لمحہ دو لمحہ مراقب

وتصور کند کہ فیضان از عرش بسینۂ مومن مے آید
لیکن باید دانست کہ زانوئے چپ مقام خطرۂ شیطانی
است و زانوئے راست مقام خطرۂ نفسانی و کتف
راست مقام خطرۂ ملکی ست و قلب مقام خطرۂ رحمانی ست
بزانوئے چپ لا الٰہ نفی خطرۂ شیطانی تصور کند و تا
رسانیدنش بزانوئے راست نفی خطرۂ نفسانی و
تا رسیدنش بر کتف راست نفی خطرۂ ملکی تصور کند و بلفظ
الا اللہ و اثبات خطرۂ رحمانی نماید و این مراتب را
اگر مرید عجمی باشد بہر زبان کہ او دانستہ باشد
تلقین فرماید۔

طریق دیگر نفی و اثبات

بدانکہ در نفی خطرات جداگانہ گونہ تفرقہ باطن ست
و مقصود کلی حضوری و جمعیت ست پس مرشد را باید
کہ نفی کلی تلقین فرماید تا نفی خطرات یکبارگی حاصل
آید چنانکہ متاخرین ہمین اختیار کردہ اند یعنے کلمہ لا
را از اندرون دل با شدت و قوت تمام برکشیدہ
و الٰہ را بر کتف راست رسانیدہ و سر را مائل بہ پشت
کردہ تصور کند کہ غیر اللہ را از دل بیرون آوردہ
پس پشت انداختم و دم را گذاشتہ بلفظ الا اللہ
بزور بر دل ضرب کند و ملاحظات این جاہمان ست
کہ بیان کردہ شد و ذکر نفی و اثبات بہر طور کہ
باشد خواہ بدون حبس دم یا بحبس و خواہ در ذکر
جاروب خواہ در ذکر ارہ وغیرہ بجز ذکر حدادی
مربعے نشیند ٭

ہو کر تصور کرے کہ فیضان الٰہی عرش سے مومن کے
سینہ میں آتے ہیں لیکن جاننا چاہیے کہ بائیں گھٹنے
میں خطرۂ شیطانی اور داہنے میں خطرۂ نفسانی اور
داہنے شانے میں خطرۂ ملکی اور دل میں خطرۂ رحمانی
کی جگہ ہے پس بائیں گھٹنے پر کلمہ لا الٰہ سے خطرۂ
نفسانی کی نفی کرے یعنی جس وقت لا الٰہ کہے مطلوب
کے سوا سب سے اپنے تصور کو پاک کرے اور جبتک
داہنے گھٹنے تک پہونچے خطرۂ نفسانی کی نفی کا
اور جب تک مونڈھے تک پہنچے خطرۂ ملکی کے نفی کا
تصور کرے اور الا اللہ سے خطرۂ رحمانی کا اثبات کرے
اور جو مرید عجمی ہو تو یہ مراتب اسکی زبان میں سکھائے جو وہ جانتا ہو

نفی و اثبات کا دوسرا طریق

جاننا چاہیے کہ ہر خطرہ کے جداگانہ نفی کرنے سے ایک
تفرقہ باطنی پیدا ہوتا ہے اور مقصود کلی طالب کا حضوری
اور جمعیت ہے تو مرشد کو چاہیے کہ نفی کلی تلقین فرمائے
تاکہ تمام خطرے ایک ہی دفعہ دور ہو جائیں چنانچہ
متاخرین نے یہی طریقہ اختیار کیا ہے یعنی کلمہ لا کو
بہت شدت اور قوت کے ساتھ دل سے کھینچکر
الٰہ کو داہنے مونڈھے تک پہونچا کر سر کو پشت کی
طرف تھوڑا جھکا کر تصور کرے کہ میں نے ماسوا المطلوب
کو دل سے نکالکر پس پشت ڈالدیا پھر الا اللہ کی
نہایت زور سے دل پر ضرب لگائے اور جو ملاحظات
ذکر نفی و اثبات میں ہم پہلے بیان کر چکے ہیں وہی یہاں بھی
ملحوظ خاطر رکھے اور بجز ذکر حدادی کے اور ذکروں میں جیسے
حبس یا بغیر حبس ذکر جاروب ذکر ارہ سب میں چار زانو بیٹھے

و در باقی اذکار دوزانو نشستن اولی ست

طریق ذکر اثبات مجرد

بدانکه پشت را راست کرده و هر دو دست بر زانو نهاده جلسه دوزانو نشیند و سر را جانب کتف راست برده لفظ الا اللہ را بشدت و قوت بر دل ضرب کند و در کلمہ لا الٰہ ملاحظہ مفہوم و معنی لا موجود و لیس معنا غیری میکند که مقصود نفی غیر در ملاحظہ هست این را چہار صد بار دما دم بگوید و این ذکر را یک ضربی میگویند بعد ازان بطور سابق سہ بار کلمہ طیبہ و یک بار کلمہ شہادت بگوید و لمحہ دو لمحہ بطور سابق مراقب باشد

طریق ذکر اسم ذات

بعد ازاں بحکم قل اللہ ثم ذرھم ذکر اسم ذات دو الفی یعنے اللّٰہ اللّٰہ باین روش که اول حرف ہائے لفظ اللّٰہ را ضمہ و ثانی ہائے لفظ اللہ را ساکن کند یعنی جزم دہد پس ہر دو چشم بستہ و سر را جانب کتف راست آورده با ملاحظہ اسماء و صفات امہات لفظ اللّٰہ جہرا اول ضرب بر لطیفہ روح که زیر پستان راست واقع ست زند و دیگر ضرب لفظ اللّٰہ بر فضائے دل بزند طریق دیگر آنکہ ہر دو ضرب بر دل زند این ذکر اسم ذات دو ضربی را شش صد مرتبہ بگوید لیکن نہ بار اللّٰہ اللّٰہ و دہم مرتبہ یک اسم ازین اسما یعنی اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی بخواند باینطور که در عشرہ اول اللہ حاضری و در دوم عشرہ اللہ ناظری در سوم عشرہ اللہ معی بگوید باز اللہ معی اللہ ناظری اللہ حاضری باز اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی بطریق

۷ اسماء صفات امہات اللہ سمیع البصیر علیم ہے ۱۲

اور ان کے علاوہ اور ذکروں میں دو زانو بیٹھے۔

ذکر اثبات مجرد کا طریق

ذاکر کو چاہئے کہ کمر سیدھی کرکے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھکر دوزانو بیٹھے اور سر داہنے شانے کیطرف لیجاکر لفظ الا اللہ کی زور سے دلپر ضرب لگائے اور کلمہ لا الٰہ میں لا موجود اور لیس معنا غیری کے معنے مفہوم کا ملاحظہ کرے کیونکہ ملاحظہ میں غیر کی نفی ہی مقصود ہے اسکے چار سو مرتبہ دما دم ضرب لگائے اسکو یکضربی کہتے ہیں پھر بطور سابق تین بار کلمہ طیبہ اور ایک بار کلمہ شہادت پڑھکر لمحہ دو لمحہ مراقب ہوجائے۔

ذکر اسم ذات کا طریق

اس کے بعد بحکم قل اللہ ثم ذرھم ذکر اسم ذات دو الفی یعنی اللّٰہ اسطریق سے کرے کہ اول حرف ہائے لفظ اللہ کو ضمہ اور دوسرے ہائے لفظ اللّٰہ کو ساکن کرے یعنے جزم دے پھر دونوں آنکھیں بند کرکے سر داہنے مونڈھے کی جانب لاکر اسمائے صفات امہات کا ملاحظہ کرے اور اول لفظ اللّٰہ کی زور سے لطیفہ روح پر کہ داہنے پستان کے نیچے ہے ضرب لگائے اور دوسری ضرب فضائے دلپر مارے اور دوسرا طریق یہ ہے کہ دونوں ضربیں دلپر لگائے اور اس ذکر اسم ذات دو ضربی کو چھ سو مرتبہ کہے مگر نو دفعہ اللّٰہ اللّٰہ اور دسویں دفعہ اسمائے اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی میں سے ایک اسم کہے مگر اسطور پر کہ عشرہ اول میں اللہ حاضری اور دوسرے میں اللہ ناظری اور تیسرے میں اللہ معی اور پھر ہر عشرہ چار پر بطریق

عروج ونزول بہ ہر عشرہ خواندہ باشد مع ملاحظہ معنی تا کیفیت ولذت ذکر ودفع غفلت وخواب دست دہد بعد ازان بطور سابق کلمہ طیب ۳ بار وکلمہ شہادت یکبار بگوید بعد ازان یکضربی ہمان طور سر را بجانب کتف راست کجکردہ لفظ اللہ را بر دل ضرب کند این را یکصد بار دمادم بگوید بعد ۳ بار کلمہ طیب یکبار کلمہ شہادت گفتہ درود واستغفار یازدہ یازدہ بار بخواند فاتحہ بارواح مشائخ سلسلہ بفرسید بعد ازان مراقب شود ہر قدر کہ تواند اگر دل بجسپد وذوق دست دہد فبہا والا ہر ذکر یکہ ذوق آید خواہ جاروب خواہ ارہ خواہ حدادی وغیرہ مشغول ماند تا نماز صبح وبعد نماز اگر میسر آید در خدمت شیخ حاضر بودہ اخذ توجہ نماید والا در خلوۃ رفتہ بذکر وشغل مراقبہ ومحاسبہ مشغول شود ویا برادران طریقت حلقہ نمودہ در ذکر جہر یا در مراقبہ شاغل گردد اما باید کہ کلمہ اللہ را از کلمہ الا اللہ بسیار وکلمہ الا اللہ را از کلمہ لا الہ الا اللہ بسیار گوید بعد فراغ از ذکر دست برداشتہ دعا کند وفاتحہ بارواح پیران وحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحابہ اجمعین بخواند ونذر نماید۔

ایضاً طریق دیگر ذکر نفی واثبات

بمناسبت ہفت لطائف دل کہ ان فی جسد آدم مضغۃ وفی المضغۃ قلب وفی القلب فؤاد وفی الفؤاد روح وفی الروح سر وفی السر نور وفی النور انا بیان یافتہ اند قلم می آید بدانکہ در ذکر نفی اثبات نیز ہفت مرتبہ مقرر گردہ اند کہ در ہر دور نفی واثبات پس ذکر زبانی متعلق

عروج ونزول اللہ معی اللہ ناظری اللہ حاضری اللہ حاضرے اللہ ناظرے اللہ معی کہے اور اُس کے ساتھ ہی اس کے معنے کا خیال کرے تا کہ ذکر کی لذت حاصل ہو اور سستی اور غفلت دور ہو۔ پھر پہلی طرح تین مرتبہ کلمہ طیب اور ایک دفعہ کلمہ شہادت پڑھے۔ اسکے بعد سر کو دا ہنی شانہ کی طرف جھکا کر ایک ضرب لگائے یعنے لفظ اللہ کی دل پر دمادم ضربیں لگائے اور تین دفع کلمہ طیب اور ایک مرتبہ کلمہ شہادت پڑھکر درود اور استغفار گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے اور مشائخ سلسلہ ہذا کی ارواح مقدسہ پر فاتحہ پڑھے اسکے بعد جسقدر چاہے مراقب ہو اگر دل لگے اور مزا آئے خواہ جاروب میں خواہ ارہ میں خواہ حدادی میں اسمیں صبح تک مشغول رہے اور بعد نماز صبح اگر ہو سکے تو شیخ کی خدمت میں حاضر ہو کر توجہ لے ورنہ خلوت میں جا کر ذکر وشغل اور مراقبہ ومحاسبہ میں مشغول ہو یا برادران طریقت کے ساتھ حلقہ کرکے ذکر جہر یا مراقبہ میں مشغول ہو مگر چاہیے کہ اللہ کو کلمہ الا اللہ سے اور الا اللہ کو لا الہ الا اللہ سے زیادہ رکھے اور ذکر سے فارغ ہو کر ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگے اور پیروں اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ارواح مقدسہ پر فاتحہ پڑھے اور نذر

اس سے علاوہ ذکر نفی واثبات کا دوسرا طریق

وہ کہ سات لطیفوں کی مناسبت سے جن کا بیان ان فی جسد آدم مضغۃ وفی المضغۃ قلب وفی القلب فؤاد وفی الفؤاد روح وفی الروح سر وفی السر نور وفی النور انا ہے ذکر نفی واثبات کے بھی سات مرتبہ مقرر کیے ہیں کہ ہر درجہ میں نفی واثبات ہی ہے پس ذکر زبانی اجسام سے متعلق ہے

باجسام ست مرید را باید کہ باین ذکر چنان مشغول شود کہ غیر ذکر نماند و از ہر حواس جز ذکر نیاید چون سالک باین مقام رسد از عالم اجسام ترقی کردہ بمرتبۂ لطیفۂ قلب کہ نفس ست برسد و ذکر با فکر تعلق بلطیفۂ قلب دارد درین مرتبہ بذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ با فکر چنان مشغول شود کہ لَا اِلٰہ کہ نافیہ ست نفی شود و جز اثبات اِلَّا اللّٰہ ہیچ نماند اگر سالک باین مرتبہ رسد از مقام نفس ترقی کردہ بمرتبۂ دل رسیدہ باشد و ذکر دل اِلَّا اللّٰہ است و اِلَّا اللّٰہ را بحضور دل تصور کند و بدلائل خود را و صفات خود را بذات و صفات حق ربط دادہ بذکر اِلَّا اللّٰہ چنان مشغول گردد کہ استثنا کہ در اِلَّا اللّٰہ ہست نیز نفی شود و بجز اللّٰہ ہیچ نماند چون سالک باین مقام رسد از خطرہ ملکوتی گزشتہ د مرتبہ دل را طے کردہ بمرتبۂ روح برسد و ذکر روح اسم ذات ست و اللّٰہ ذات جامع جمیع صفات ست و الف و لام اشارہ با فعال و اسماء صفات است و حرف ہا کہ در لفظ اللّٰہ ہست اشارت بذات است پس سالک را باید کہ چندان بذکر اسم ذات مشغول شود کہ الف و لام کہ در اللّٰہ است نیز نفی شود و جز ہو ہیچ نماند اگر سالک باین مرتبہ رسد خود ذکر گردد و از مرتبہ روح ترقی نمودہ بمرتبۂ سر رسیدہ باشد باز بذکر ہو چندان مشغول شود کہ خود مذکور گردد و فنا در فنا

مرید کو چاہئے کہ اس ذکر میں ایسا مشغول ہو کہ سوائے ذکر اور کچھ نہ رہے اور جو سانس نکلے بغیر ذکر کے نہ نکلے جب سالک اس مقام پر پہنچتا ہی عالم اجسام سے ترقی کر کے مرتبہ لطیفہ قلب پر کہ نفس ہی پہنچتا ہی اور فکر کے ساتھ ذکر کرنا لطیفہ قلب سے تعلق رکھتا ہے اس مرتبہ میں ذکر لا الہ الا اللہ میں فکر کے ساتھ ایسا مشغول ہو کہ لا الہ کہ نافیہ ہے نفی ہو جائے اور بجز اثبات الا اللہ کے کچھ باقی نہ رہے اگر سالک اس مرتبہ پر پہنچ جائے تو مقام نفس سے ترقی کر کے مرتبہ دل پر پہونچیگا اور دل کا ذکر الا اللہ ہے تو الا اللہ کو حضور دل سے تصور کرے اور اپنے آپ اور اپنے صفات کو دلائل حکمیہ کے ساتھ ذات و صفات سبحانہ تعالی سے ربط دیکر ذکر الا اللہ میں ایسا مشغول ہو کہ الا اللہ میں سے استثنا بھی نفی ہو جائے اور سوائے اللہ کے کچھ باقی نہ رہے جب سالک اس مقام پر پہنچے خطرہ ملکوتی سے گزر کر مرتبہ دل کو طے کر کے مرتبہ روح پر پہنچے اور ذکر روح کا اسم ذات ہے اور اللہ ذات جامع جمیع صفات ہے اور الف و لام سے اسما و افعال صفات کی طرف اشارہ ہے اور لفظ ہا سے اشارہ ذات کی طرف ہی تو سالک کو چاہیئے کہ اسم ذات کے ذکر میں ایسا مشغول ہو کہ الف و لام جو لفظ اللہ میں داخل ہے یہ بھی نفی ہو جائیں اور سوائے ہو کے کچھ نہ رہے۔ اگر سالک اس مرتبہ پر پہنچے تو سراپا ذکر ہو جائیگا اور مرتبہ روح سے ترقی کر کے مرتبہ سر پر پہونچے گا پھر تو ہو ہو میں اسقدر مشغول ہو کہ خود سراپا مذکور ہو جائے اور فنا در فنا کے

عبارت ازین ست واگر باین مرتبہ برسد بمقام بی
یسمع وبی یبصر رسد وخود نور گردد باز دریابد
کہ لوازمہ نور ظہور ست یا ز ظہور کند بمقام عبدیت
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہ مرتبہ عبدیت
مقام انتہائے سالک ست ودرآں مقام حقیقت
عبدیت ومعبودیت مکشوف شود باز در عبادت
چنانکہ حق عبادت ست مشغول شود وحفظ مراتب
را بوجہ احسن بجائے آرد وکمال اتباع شریعت
نماید بر مسند ارشاد جلوہ گر بودہ طالبان حق را
راہ نما باشد وولایت ومشیخت ہر دو اورا مسلم
باشد فائدہ آگاہ باد اے عزیز ہر چند در وصال
محبوب دیر اشتیاق غالب تر ولذت بیشتر وہر کہ
طلب مردانہ وہمت شیرانہ دارد ودر طلب استوار
قدم باشد وناامید نشود ان شاء اللہ
تعالی آخر کار اگر طالب صادق است شاہد مقصود
رخ خواہد نمود بمنہ وکرمہ

طریق ذکر پاس انفاس

باید کہ بیدار وہوشیار باشد بر انفاس خود دل
ہرگز صاف نشود از کدورت نفسانی وشیطانی
تا مدد پاس انفاس نکند وپاس انفاس این ست
کہ مکان وزمان را دریابد یعنے در بر آمدن نفس
وفرو رفتن نفس طالب ذاکر باشد خواہ بذکر جلی
خواہ بذکر خفی پس وقت بر آمدن دم لا الہ بگوید ووقت
فرو رفتن الا اللہ اما در ذکر خفی بدم ذاکر گردد

یہی معنی ہیں اور اگر اس مرتبہ میں پہنچے تو مقام بی یسمع
وبی یبصر میں داخل ہوگا اور خود نور ہو جائیگا
اسوقت سمجھے کہ لازمہ نور کا ظہور ہے۔ پھر مقام
عبدیت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے
اور انتہائے سالک کا مقام ہے ظہور کرے اس مقام
میں عبدیت اور معبودیت کی حقیقت بخوبی ظاہر
ہو جائیگی پھر عبادت میں کماحقہ مشغول ہو اور عمدہ
طور سے حفظ مراتب بجالائے اور پوری طرح پر
شریعت کا اتباع کرے اور مسند ارشاد وہدایت
پر جلوہ گر ہو کر طالبان حق کو راستہ بتائے پس ولایت و
مشیخت دونوں اسکے لیے مسلم ہونگی فائدہ اے عزیز
خبردار ہو کہ وصال محبوب میں تاخیر کا ہونا باعث زیادتی
شوق اور لذت کا ہے اور جو شخص طلب مردانہ اور ہمت
شیرانہ رکھتا ہے اور راہ طلب میں ثابت قدم ہے اور
ناامیدی کو پاس نہیں پھٹکنے دیتا اور طالب صادق ہے تو
انشاء اللہ تعالے اسکے فضل وکرم سے ضرور اپنے مقصود تک پہنچیگا

ذکر پاس انفاس کا طریق

چاہیے کہ اپنے ہر سانس پر بیدار وہوشیار رہے
جبتک پاس انفاس کی مدد نہیں ہوتی دل کدورتوں
سے ہرگز پاک نہیں ہوتا اور پاس انفاس یہی کہ مکان
وزمان کا لحاظ رکھے یعنے سانس باہر آنے اور اندر جانے
کے وقت ذکر کرے خواہ جہراً خواہ سراً جب سانس باہر
آئے تو لا الہ کہے اور جب سانس اندر جائے
الا اللہ کہے مگر ذکر خفی میں سانس سے ذکر کرے اور اسکو

ودر بالا کشیدن و فروگذاشتن نظر بر ناف دارد
از انجا ذاکر گردد و دہن بستہ بیحرکت زبان بدم
ذاکر بود و چندان مشغول باشد کہ دم ذاکر گردد

طریق دیگر

آنکہ لفظ اللہ بالا کشد و ہموار فروگذارد و ملاحظہ کند
کہ ہمون اندرون و ہمون بیرون ست یعنے
ھُوَ الظَّاھِرُ وَھُوَ الْبَاطِنُ ملحوظ دارد و این ذکر را
چندان ورزش نماید کہ دم ذاکر شود و مستغرق
بذکر گردد و ذکر حیات شود و در بیداری و در خواب
ذاکر باشد و پاس انفاس حاصل آید و دل از
ماسوا اللہ پاک و صاف و نورانی گردد لہذا این
ذکر را جاروب قلب گویند زیرا کہ دل را از ہمہ
کدورات و کثافات صاف گرداند و مثمر تجلیات و
واردات سازد فائدہ اگر مرید سادہ دل باشد
و از کیفیت و لذت ذکر لذت گیر نگشتہ باشد باید کہ
مرشد او را پیش خود زانو بزانو بنشاند و بگوید چشم را
بند و سر را نگون سازد و کمر را کج کردہ و سینہ را
پیش آوردہ مقابل شود و مرشد انفاس او را احساس
نماید وقت فرو بردن نفس مرید مرشد نفس خود را
بردم او بگذارد و وقت بر آوردن او دم را دم خود را او
کشد چون باین طور مشغول شود یکبارگی لرزہ در بدن مرید یا
نعرہ از وے بر آید و ہر ذکر کہ ارادہ مرشد باشد جاری گردد

علاج دیگر مرید غبی

اگر مرید بسیار غبی باشد و ہیچ ذکر در وے تاثیر نہ کند
باید کہ مرشد او را ذکر اسم مربی او تعلیم نماید

باہر لائے اور اندر لیجانے میں ناف پر نظر کرے اور
وہیں سے ذاکر ہو اور منہ بند رکھے زبان مطلق نہ
ہلائے اور یہانتک مواظبت کرے کہ سانس خود ذاکر ہو جائے

دوسرا طریق

یہ ہے کہ لفظ اللہ کو باہر کے سانس میں لائے اور پھر
کو اندر لیجائے اور ملاحظہ کرے کہ اندر باہر وہی ہے
یعنے ہو الظاہر و ہو الباطن کا خیال رکھے اور اس
ذکر کی اتنی کثرت کرے کہ سانس ذاکر ہو جائے
اور ذکر میں مستغرق ہو اور ذکر حیات حاصل ہو
سوتے جاگتے ذاکر رہے اور پاس انفاس سے بہرہ مند ہو
اور ماسوا اللہ سے دل پاک صاف ہو جائے اور چونکہ
یہ دل کو تمام کدورتوں سے پاک صاف کرتا ہے اور
تجلیات الٰہی کا مورث بناتا ہے اسکو جاروب قلب کہتے
ہیں فائدہ اگر مرید سادہ دل ہو اور ذکر کی کیفیت
اور لذت سے بالکل واقف نہو تو مرشد کو چاہیے
کہ اسکو اپنے سامنے زانو بزانو بٹھاکر کہے کہ آنکھیں
بند کر اور سر جھکاکر کمر ٹیڑھی کرکے سینہ مقابل کرکے
بیٹھ اسکے بعد مرشد مرید کے انفاس کو دیکھے اور
دونوں سانس کے ساتھ اپنا سانس چھوڑے جب اسیطور پر
تھوڑی سی دیر مشغول رہیگا تو مرید کا بدن یکایک
کانپ اٹھیگا یا بیساختہ منہ سے نعرہ نکلجائیگا اور جو ذکر
مرشد کے ذہن میں ہوگا جاری ہوگا۔

مرید غبی کا علاج

اگر مرید غبی ہو اور کوئی ذکر اسکے دل پر اثر نکرتا ہو تو
مرشد کو چاہیے کہ اسکا مربی اسم ذکر کے لیے تعلیم فرمائے

وصورت دریافت اسم مربی او اینست که مرشد او را
در خلوت پیش خود بنشاند و اسمی از اسماء حسنی گرفته
بہمت تمام بتوجہ قلب تصور آن اسم مذکور از قلب خود
بر قلب مرید ضرب کند چند ضرب ہمین طور بزند اگر ضرب
این اسم تاثیر کند فبہا والا اسم دیگر از اسماء حسنی گرفتہ ہمین
طور آن اسم از قلب خود بر قلب مرید بزند الغرض ہمین
طور یک یک اسم را گرفتہ بعمل آرد ضرب اسمیکہ برو تاثیر کند بدانند
که اسم مربی او ہمین است و نیز اسم اعظم ہمون است در
حق آن پس آن اسم را بذکر سہ ضربی یا چہار
ضربی حکم کنند تا ورزش نماید انشاء اللہ در چند روز
ذکر او را بیابد و انوار ذکر برو تابد۔

بیان ذکر اسم ذات زبانی

طالب باید که باوجود ذکر پاس انفاس اسم ذات را
زبانی نیز ہر روز یک لکھہ بست و پنج ہزار بار که مرتبہ
نہایت است تکرار کند اگر نتواند بست و چہار ہزار بار که مرتبہ
اوسط است بگوید و حکمت درین آن ست که آدم در
شب و روز بست و چہار ہزار دم میگیرد پس گویا که
ہر دم ذاکر گردید و در زمرہ قولہ تعالیٰ
وَالذَّاکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذَّاکِرَاتِ داخل شد والا
کم از دوازدہ ہزار بار که ادنیٰ رتبہ ذاکرین ست
نگوید و فائدہ درین ذکر آن ست که ذکر لسانی میرساند
ذاکر را بذکر قلب پس در حالت جمع زبان و
دل بے شک ترتیب امر ذکر بکمال است
و این ترتیب در اکثر سلاسل است لیکن در سلسلہ

اور اسم مربی کے دریافت کرنے کی صورت یہ ہے کہ
اُسکو خلوت میں اپنے سامنے بٹھائے اور اسمائے حسنی
میں سے ایک اسم کو اپنے دل میں لے اور توجہ قلبی سے
نہایت ہمت کیساتھ اس اسم کی اپنے قلب سے مرید کے
قلب پر چند ضربیں لگائے اگر اس اسم کی ضرب تاثیر
کرے فبہا ورنہ دوسرا اسم اسمائے حسنی میں سے لیکر
اسیطرح اُس اسم کی ضرب بھی اپنے قلب سے مرید کے قلب پر
لگائے الغرض اسیطرح تمام اسموں کی ضربیں لگائے
جس اسم کی ضرب اُس میں اثر کر جائے اُسی کو اُس کا
مربی سمجھے اور اُس کا اسم اعظم بھی وہی ہے پس اُس
اسم کا ذکر بطور سہ ضربی یا چہار ضربی کے تلقین فرمائے
تاکہ وہ اُسپر مداومت کرے انشاء اللہ تعالیٰ چند روز
میں وہ ذکر اُسے ملنے لگیگا اور نور الٰہی اُسپر چمکنے لگیگا۔

اسم ذات کی زبانی ذکر کرنے کا بیان

طالب کو چاہیے کہ باوجود پاس انفاس کے اسم ذات
کو زبانی بھی ایک لاکھ پچیس ہزار مرتبہ پڑھ لیا کرے اگر
اتنا نہو سکے ۲۴ ہزار مرتبہ کہ زبانی ذکر کا اوسط مرتبہ ہی
ہے اور اسمیں حکمت یہ ہی کہ آدمی رات دن میں چوبیس
ہزار سانس لیتا ہے تو ہر سانس کے مقابل ایک ذکر
ہو جائیگا اور زمرہ وَالذَّاکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذَّاکِرَاتِ
میں داخل ہو گا اور اگر یہ بھی نہو سکے کم سے کم بارہ ہزار مرتبہ
توضرور پڑھ لیا کرے اور اس ذکر میں فائدہ یہ ہی کہ ذکر
زبانی ذاکر کو ذکر قلبی کیطرف پہنچا دیتا ہے پس جسوقت زبان
اور دل دونوں ذاکر ہونگے ذکر کی ترتیب کامل اور مکمل
ہوگی اور یہ ترتیب اکثر سلسلوں میں ہے مگر سلسلہ

نقشبندیہ اختصار بر ذکر قلبی بجذب باطن میکنند و مبتدیان را ہمین ذکر شروع مے کنانند۔

طریق ذکر اسم ذات مع ضربات

بدانکہ ذکر اسم ذات بر اقسام است یکضربی و دو ضربی و سہ ضربی و چہار ضربی و آنکہ در یکضربی میکنند این است کہ ہر دو چشم را بستہ و سر را بجانب کتف راست بردہ لفظ اللہ را جہراً بقوت بر دل ضرب زنند و در دو ضربی اول بر روح و دوم بر دل ضرب زنند و در سہ ضربی اول بر زانوے راست و دوم بر زانوے چپ سوم بر دل و در چہار ضربی اول بر زانوے راست دوم بر چپ سوم بر روح چہارم بر دل ضرب کنند

طریق دیگر

از یک ضرب تا ہفت ضربی میکنند خواہ نشستہ خواہ ایستادہ رو بقبلہ باوب تمام بعمل مے آرند و در یک ضربی بطور مذکور سر را بجانب کتف راست آوردہ لفظ اللہ بر دل ضرب کنند و در دو ضربی اول بر روح و دوم بر دل و در سہ ضربی اول بجانب چپ دوم جانب راست سوم بر دل و در چہار ضربی راست و چپ پیش چہارم بر دل و در پنج ضربی راست و چپ پیش و پس پنجم بر دل و در شش ضربی راست و چپ و پیش و پس و بالا سوے آسمان ششم بر دل و در ہفت ضربی راست و چپ پیش و پس تحت و فوق ہفتم بر دل ضرب زنند و درین ضربات ملاحظہ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ دارد و مستغرق شود کیفیت و لذت این فکر ذاکر داند حاجت بیان نیست داگر این ذکر را با ملاحظہ

نقشبندیہ میں جذب باطنی سے قلبی ذکر پر اختصار کرتے ہیں اور مبتدیوں کو اسی ذکر سے شروع کراتے ہیں

اسم ذات مع الضرب کے ذکر کا طریق

جاننا چاہیے کہ اسم ذات کا ذکر چار قسم پر ہوتا ہے یک ضربی دو ضربی سہ ضربی چہار ضربی یک ضربی اسطرح پر ہے کہ آنکھیں بند کر کے سر کو داہنے شانے کی طرف لیجا کر آواز سے قوت کیساتھ لفظ اللہ کی دل پر ضرب لگائے اور دو ضربی یہ ہے کہ اول ضرب روح پر لگائے دوسری دل پر سہ ضربی یہ ہے کہ اول ضرب داہنے گھٹنے پر لگائے دوسرے بائیں گھٹنے پر تیسرے دل پر چہار ضربی یہ ہے کہ اول ضرب داہنے گھٹنے پر لگائے اور دوسرے بائیں گھٹنے پر تیسرے روح پر چوتھے دل پر

دوسرا طریق

یہ ہے کہ ایک ضرب سے سات ضرب تک خواہ بیٹھکر خواہ کھڑے ہو کر رو بقبلہ ہو کر ادب سے ضربیں لگائے یک ضربی اور دو ضربی طریق سابق کے موافق اور سہ ضربی اسطرح کہ اول ضرب بائیں طرف دوسرے داہنی طرف تیسرے دل پر چہار ضربی میں اول ضرب داہنے طرف دوسرے بائیں طرف تیسرے آگے چوتھے دل پر پنج ضربی میں داہنے بائیں آگے پیچھے اور چھٹے دل پر ہفت ضربی میں داہنے بائیں آگے پیچھے اور نیچے اوپر ساتویں دل پر اور ہر ضرب میں فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ کا ملاحظہ کرے اور مستغرق ہو اور لذت اس ذکر کی ذاکر ہی خوب جانتا ہے بیان کرنے کی حاجت نہیں اگر کوئی اس ذکر کو با ملاحظہ

بکمال رساند استغراق و محویت رو نماید واز درو
دیوار و شجر و حجر آواز ذکر مسموع شود و مضمون
وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ مکشوف گردد
و بمذکور برسد

طریق دیگر چہار ضربی

مستقبل قبلہ بنشیند و مصحف پیش دارد یا قبر بزرگ
پیش بود ضرب اول بر چپ دوم بر راست سوم
بر مصحف یا بر قبر چہارم بر دل زند و مستغرق گردد
در ین ذکر کشف معانی قرآن و کشف قبور فرمودہ اند

طریق دیگر اسم ذات قلندری

اگر سالک خواہد کہ بمقام ہویت رسد باید کہ باین
ذکر مواظبت نماید پیوستہ در خلوت مشغول باشد
باید کہ جلسہ مربع نگاہدارد و سر را در میان ہر دو
زانو بردہ بر ناف اللہ گفتہ سر را بردارد و ہر دو
دست بر زانو سخت کردہ ہو را در خود ضرب کند
ہمیں طور ذکر گوید و مشغول باشد تا موصوف
بصفات اللہ گردد و اکثر مشائخ رضوان اللہ
علیہم در عمل آوردہ اند۔

طریق ذکر جاروب

بدانکہ لا الٰہ از زانوئے چپ آغاز دیدہ و سر را بزانوئے
راست آوردہ دورہ تمام بکتف راست رسانیدہ
واندک سر را بجانب پشت کج کردہ ضرب
الا اللہ بشدت بر دل زند دما دم ورزش
نماید درین ذکر دو زانو بنشیند۔

طریق ذکر حدادی

آیت مذکورہ کمال کو پہنچاوے تو استغراق اور محویت
حاصل ہو اور در و دیوار و شجر و حجر سے ذکر کی
آواز آنے لگے اور مضمون آیہ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ
بِحَمْدِہٖ کا مکشوف اور معلوم ہو جائے اور مذکور
کو پہنچے۔

دوسرا طریق چہار ضربی کا

رو بقبلہ ہو کر بیٹھے اور قرآن آگے رکھے یا کسی بزرگ
کی قبر سامنے ہو اور ضرب اول داہنی طرف دوسری
بائیں طرف تیسری قرآن یا قبر پر چوتھی دل پر لگائے
اور ذکر میں مستغرق ہو اس ذکر میں کشف معانی
قرآن اور کشف القبور حاصل ہوتا ہے وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ

اسم ذات قلندری کا طریق

اگر سالک مقام ہویت میں پہونچنا چاہے اس ذکر کی
مداومت کرے اور ہمیشہ گوشہ نشینی اختیار کرے اور
مربع بیٹھکر سر درمیان دونوں گھٹنوں کے لاکر
ناف پر اللہ کہکر سر اوپر اٹھاوے اور گھٹنے مضبوط
پکڑے اور دل پر ہو کی ضرب لگائے اسی طرح
ذکر میں مشغول رہے موصوف بصفات اللہ ہو
جائے گا اکثر مشائخ نے اسپر عمل کیا ہے۔

ذکر جاروب کا طریق

کلمہ لا الٰہ کو بائیں گھٹنے سے شروع کرے اور سر کو
داہنے گھٹنے پر لاکر پورا دورہ داہنے شانے تک پہونچاکر تھوڑا سا
کمر کی طرف جھکاکر بہت زور سے الا اللہ کی ضرب دل پر
لگائے اور دو زانوں بیٹھک سے خوب ورزش کرے

ذکر حدادی کا طریق

بدانکہ ہمان طور دم را بزور کشیدہ و دور کلمہ لا الہ را بکتف راست رسانیدہ بہر دو زانو ایستادہ شود و ہر دو دست بردارد و کلمہ الا اللہ را بقوت تمام بر دل ضرب زند و ہر دو دست نیز بر زانو ہا بزند و بنشیند چنانکہ حداد تپک بدو دست بر آہن بقوت میزند ہمبرین طریق ہر بار کشد تا ذوق دست دہد این ذکر از امام ابو الحفص منقول است حضرت شیخ جلال تھانیسری قدس سرہ فرمودہ کہ بسند این ذکر حضرت شیخ دامت برکاتہ این فقیر را بحضور خود مشرف فرمودہ اند چنان مشاہدہ و معاینہ گشت کہ بطاقت مرد نتواند الا بفضل اللہ وعونہ

طریق ذکر ارہ

بدانکہ دم را آواز گون کردہ بشدت تمام کشیدہ و دورہ لا الہ بکتف راست رسانیدہ و سر را بجانب پشت مائل کردہ ضرب الا اللہ بر دل زند۔

طریق دیگر ذکر ارہ

چشم را بستہ و زبان را بکام چسپانیدہ و دم را آواز گون کردہ لفظ اللہ را از ناف بشدت کشیدہ و تا بکتف رسانیدہ ضرب لفظ ہو بقوت بر دل بزند چنانکہ درودگر ارہ بچوب میکشد دمادم نفس را بزور و آواز سخت جاری دارد و ملاحظہ صفات و امہات نگاہدارد و تصور کند کہ بر قلب ارہ مے کشم و بجائے برادہ کہ از چوب درودگر وقت ارہ کشی می بر آید ذرات نور صاف ہمراہ ہو از دل می بر آیند و در تمام اعضاء بدن منتشر

جاننا چاہیے کہ اُسی طرح دم کو زور سے کھینچکر کلمہ لا الہ کا دور داہنے شانے تک پہونچا کر دونوں گھٹنوں سے کھڑا ہو جاوے اور دونوں ہاتھ اُٹھا کر کلمہ الا اللہ کی قوت سے دل پر ضرب لگائے اور دونوں ہاتھ بھی گھٹنوں پر مارے اور بیٹھے جیسے کہ لوہا ہتھوڑا دونوں ہاتھ سے اُٹھا کر زور سے لوہے پر مارتا ہے اسیطرح ہر دفعہ کرے تا کہ لذت حاصل ہو حضرت امام ابو الحفص سے منقول ہے کہ حضرت شیخ جلال رح تھانیسری نے فرمایا ہے کہ ہمارے شیخ دامت برکاتہ نے سند کے کیساتھ اپنے سامنے یہ ذکر فقیر کو تلقین فرمایا جیسے کہ دیکھا گیا آدمی کی طاقت سے باہر ہے مگر خدا کے فضل اور مدد سے ممکن ہے

ذکر ارہ کا طریق

سانس کو اُٹھا کر کے بہت شدت سے دورہ لا الہ کو داہنے مونڈھے تک پہنچائے اور سر کو تھوڑا سا پشت کی طرف مائل کر کے الا اللہ کی ضرب دل پر لگائے

ذکر ارہ کا دوسرا طریق

اول آنکھیں بند کرے اور زبان کو تالو سے ملا کر اُٹھے سانس سے لفظ اللہ کو شدت کیساتھ ناف سے کھینچکر داہنے مونڈھے تک پہنچائے اور قوت سے ہو کی ضرب دل پر لگائے جیسے بڑھئی لکڑی پر ارہ کھینچتا ہے دمادم نفس کو زور اور سخت آواز سے جاری رکھے اور صفات امہات کا ملاحظہ کرے اور تصور کرے کہ دل پر ارہ کھینچ رہا ہوں اور برادہ کی جگہ جو بڑھئی لکڑی کاٹتے ہوئے نکالتے ہیں خیال کرے کہ نور کے ذرہ دل سے نکلتے ہیں اور بدن میں منتشر

می شوند واز جسم برآمده تمام عالم را محیط بوده همراه وجود ذاکر وجود عالم را مستور ومحو گردانیده اند درین ذکر چندان مستغرق شود که محویت کلی حاصل آید ومشاهده رو نماید وکیفیت این ذکر بقلم نمی گنجد هر که کند داند

فائده بدانکه در اذکار جهریه تقلیل غذا چندان نکند که ضعف لاحق آید بلکه ربع معده خالی گذاشتن کافی است واستعمال روغن ومغزیات در خوراک از ضروریات ست تا یبوست وخشکی وپریشانی در دماغ عارض نشود وربط قلب با شیخ باعتقاد ومحبت و تعظیم تمام درین راه سلوک شرط مقدم ورکن اعظم است ومقصود از چندین اذکار همان ذکر دوام و حضور تمام است باید که خود را دائم ذاکر دارد واز کار بر بد واز گفتار واظهار بگریزد تا غذای دل وروح همان ذکر گردد وهمواره مونس وی شود

بیت

کار کن کار بگذر از گفتار
کاندرین راه کار دارد کار

فصل دوم دربیان اشتغال ذکر

باید دانست که دل دو سوراخ دارد یکے زیرین دوم بالا دروازه بالا آنکه متصل بجسم ست ودروازه زیرین علاقه بروح دارد چون ذاکر بذکر جهر بامد شد وتحت وفوق مشغول شود دربالا کشاده گردد اما دروازه فرودین بذکر خفی که مراد بحبس دم است مفتوح میگردد وحبس دم در ذکر اصل الاصول است وشرط کرده اند این حضرات چشتیه وقادریه لیکن حضرات نقشبندیه شرط نکرده اند

ہوتے ہین اور جسم سے نکلکر تمام عالم کا احاطہ کرکے وجود ذاکر کے ساتھ وجود عالم کو مستور اور محو کرتے ہین اس ذکر میں اتنا مشغول ہو کہ محویت کلی اور مشاہدہ حاصل ہو اور کیفیت اس ذکر کی کرنیوالا خوب جانتا ہے لکھنے کی گنجائش نہیں **فائدہ** جاننا چاہیے کہ اذکار جہریہ مین غذا کم کرنا اتنا نہ چاہیے کہ ضعف ہو جائے بلکہ چوتھائی معدہ خالی رکھنا کافی ہے اور خوراک مین روغن اور مغزیات کا استعمال کرے تاکہ دماغ خشکی سے پریشان نہ ہو اور راہ سلوک میں اعتقاد و محبت کیساتھ شیخ سے ربط قلبی ہونا شرط مقدم اور رکن اعظم ہے اور ان سب ذکروں سے وہی ذکر دوامی مراد ہے چاہیے کہ اپنے آپکو ہمیشہ ذاکر رکھے اور کار و بار دنیاوی سے برطرف ہو اور گفتار و اظہار سے بھاگے تاکہ دل اور روح کی غذا وہی ذکر ہو جائے اور ہمیشہ اس کا مونس رہے **بیت**

کار کن کار بگذر از گفتار
کاندرین راہ کار دارد کار

دوسری فصل اشتغال ذکر کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ دل کے دو سوراخ ہیں ایک نیچے کی جانب جو روح سے علاقہ رکھتا ہے دوسرا اوپر کی طرف جو جسم سے متصل ہے جب ذاکر ذکر جہر مین مد شد تحت و فوق کیساتھ مشغول ہوتا ہے اوپر کا دروازہ کھلجاتا ہے مگر نیچے کا دروازہ ذکر خفی یعنی حبس دم ہی سے کھلتا ہے اور حبس دم ذکر مین اصل الاصول ہے اور حضرات چشتیہ اور قادریہ نے شرط کیا ہے اور حضرات نقشبندیہ شرط نہیں کرتے

مگر منکر اولویت نیز نیستند و فائده ها درین بسیار اند زیاده تر آنکه حرارت در باطن پیدا آید و دسومات اندرونی گداخته شوند و عروق که متصل بدل اند چربی بسیار دارند و بواسطه چربی خناس بندهٔ وسواس که هر دروازهٔ دل گرفته مثل عنکبوت نشسته و پرده‌ها فروهشته قرارگاه خود ساخته است بدان عروق تعلق میکند و خطرات و وساوس باطله در دل می اندازد چون دم بسته شود و حرارت دم بآن چربی برسد گداز شود و صفائی دل حاصل آید خناس مقهور گردد

طریق ذکر برائے دفع خطرات فاسده که در دل نشینند و دور نشوند

بدانکه صورت خناس مثل اژدها است و خرطوم دارد و هر خرطوم خارهائے پرزهر دارد هرگاه که از مرید قصورے واقع شود و یا طعام از نا وجه میخورد خناس قوت گیرد و خرطوم پرزهر را بر گرد دل میگرداند و آن زهر در دل اثر میکند و سیاهی پیدا می آید پس چون مرید توبه استغفار بپاس انفاس بذکر جلی و خفی مشغول مے شود خناس ضعیف میگردد و دل صفائی پذیرد۔

فائده پس هرگاه که خطره سخت فاسد و بد عقیده در دل قرار گیرد و بهیچ وجه دور نشود علاجش آنکه دم را از ناف کشیده در دل حبس کند و قرار دهد و کلمه لا اله را از دل برآرد و تصور

مگر اولویت کے منکر نہیں علاوہ اور بہت سے فائدے ہیں ایک بڑا فائدہ اسمیں یہ ہے کہ حرارت باطنی پیدا ہوتی ہے اور اندرونی چربی پگھل جاتی ہے اور وہ رگین جو دل کے متصل ہیں چربی بہت رکھتی ہین اور بواسطہ چربی کے خناس جو دل مین وسوسہ ڈالتا ہے اور ہر دروازۂ دل پر مکڑی کیطرح پردہ ڈالے ہوئے بیٹھا ہے اور وسوسہ ڈالتا ہے اُن رگوں سے تعلق رکھتا ہے جب دم رُک جاتا ہے اور اُسکی حرارت چربی پر پہنچتی ہے اور وہ پگھلتی ہے تو دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے اور خناس مقہور ہو جاتا ہے

خطرات فاسدہ جو دل مین بیٹھ جاتے ہیں اور دور نہیں ہوتے اُن کے دفع کرنے والے ذکر کا طریق

جاننا چاہیے کہ خناس کی صورت اژدہا جیسی ہے اور پھن اُسکا بہت زہریلا اور خاردار ہوتا ہے جب مرید سے کوئی قصور واقع ہوتا ہے یا حرام کھانا کھاتا ہے خناس کو قوت ہو جاتی ہے اور اپنا پھن دل کے آس پاس پھراتا ہے اور وہ زہر دل مین اثر کرتا ہے اور سیاہی پیدا ہوتی ہے پھر جب مرید توبہ استغفار کرکے پاس انفاس مین مشغول ہوتا ہے خناس ضعیف ہو جاتا ہے اور دل میں صفائی ہونے لگتی ہے فائدہ جسوقت خطرہ سخت فاسد اور بد عقیدہ دلمین ٹھہر جاوے اور کسی طرح دور نہو اُس کے دفع کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ دم کو ناف سے کھینچکر دلمین حبس کرے اور ٹھہراوے اور کلمہ لا الہ کو دل سے نکالے اور تصور

کند کہ خناس کہ برگرد دل حلقہ کردہ مثل مار نشستہ دمش از مقراض لا الٰہ گرفتہ میکشد و تا بکتف راست رسانید ضرب کلمۂ الا اللہ بر دل بشدت و قوت زند و خیال کند کہ صدمہ ضرب الا اللہ از دل بر سر خناس افتاد و پاش پاش شد و از اندرون بیرون افتاد ہمین طور کشاکش دمادم مشغول شود بعونہ تعالیٰ در اندک عرصہ خطرہ فاسد دفع شود و خناس خطرہ دہندہ ہلاک گردد و دل صاف مثل آئینہ منورہ بنور ذکر شود درین ذکر ملاحظہ و حبس دم شرط است والا بے حبس نیز فائدہ خواہد بخشید مگر کردن شرط است

طریق حبس نفی و اثبات

گر آنرا شغل نفی و اثبات گویند طریقش اینست کہ ہر دو چشم بستہ و زبان بکام چسپانیدہ اول دم را از ناف کشیدہ در دل قرار دہد باز ہمان طور کلمہ لا الٰہ را از زانوئے چپ آغاز دہ بر زانوئے راست آوردہ دورہ تمام بکتف راست رسانیدہ ضرب الا اللہ بر دل زند ہمین طور اول روز یک دم سہ بار بہر دم مشغول شود بعد ازان ہر روز درجہ یک یک زیادہ کند و عدد وتر را کہ اللہ وتر یحب الوتر نگاہدارد تا در باطن حرارت پیدا آید دو سوز اندرونی گداز دو خطرات دفع گردند و خناس گریزد و حالات ظہور گیرند و چون کشش دم فوق المعتاد باشد خطرہ بندی و محویت بر دل زود پدید آید

کرے کہ خناس جو سانپ کی طرح دل کے گرد حلقہ مارے بیٹھا ہے میں نے لا الٰہ کی مقراض سے اسکی دم پکڑ لی اور داہنے مونڈھے تک لائے پھر لا الٰہ کی ضرب بہت زور سے دل پر لگائے اور تصور کرے کہ الا اللہ کی ضرب کا صدمہ دل سے خناس کے سر پر پڑا اور اُس کا سر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور دل سے باہر آپڑا اسی طرح دمادم ضربیں لگائے انشاء اللہ تعالیٰ تھوڑی سی دیر میں خطرۂ فاسد دور ہو جائے گا اور خناس ہلاک ہو گا اور دل ذکر کے نور سے آئینہ کی طرح چمکنے لگے گا۔ اس ذکر میں ملاحظہ اور حبس دم شرط ہے ورنہ بے حبس دم بھی فائدہ بخشیگا مگر کرنا شرط ہے

حبس نفی و اثبات کا طریق

اس کو شغل نفی و اثبات بھی کہتے ہیں اسکا طریق یہ ہے کہ دونوں آنکھیں بند کرکے زبان تالو سے لگا کر دم کو ناف سے کھینچے اور دل میں قرار دے کر کلمہ لا الٰہ کو بائیں گھٹنے سے شروع کرکے داہنے گھٹنے پر لا کر داہنے مونڈھے تک دورہ تمام کرکے الا اللہ کی ضرب قوت سے دل پر لگائے اول دن بس دم کھینچے اور ہر دم میں تین مرتبہ کرے اس کے بعد ہر روز ایک ایک زیادہ کرتا جائے اور بحکم اللہ وتر و یحب الوتر کے وتر کا لحاظ رکھے تاکہ باطن میں حرارت پیدا ہو اور اندرونی چربی پگھلے اور خطرات شیطانی دفع ہوں اور خناس بھاگے اور حالات کا ظہور ہو اور جب دم کی کشش عادت معہودہ سے بڑھ جائیگی دل پر خطرہ بندی و محویت بہت جلد ظاہر ہوگی

وحرارت در تمام اندام سرایت کند و ذکر در ہمہ اعضاء جاری شود و آتش عشق شعلہ زند بعونہ تعالی اما کشش دم را و خطرہ بندی را خلو معدہ از طعام و شراب شرط است خصوصاً در ابتداء حال

فائدہ دیگر در حبس دم عدم استعمال مبردات مثل آب ہوا سرد ضرور است تا سرد نکند حرارت قلب را و نیز از طعام حار پرہیز و برابر است کہ حرارت طبعی باشد یا عارضی زیرا کہ موجب ایجاد مرض یا ازدیاد مرض میگردد و اعظم شرط آنست کہ درجہ اوسط را نگاہدارد نہ چندان پری شکم کہ کاہل شود نہ غایت گرسنگی کہ ضعف آرد۔

طریق دیگر حبس نفی و اثبات

باید کہ در خلوت جلسہ مربع نشیند و چشم بند کند و از نر انگشت پائے راست انگشت کہ متصل با آنست رگ کیماس را محکم بگیرد و ہر دو دست بر زانو نہد بعدہ دم را از زیر ناف قبض کردہ و بجانب دل آورده بام الدماغ قرار دہد و حرف لا را از ناف با فکر و ملاحظہ بے حرکت لب و زبان از خیال کشیدہ و بجانب روح بردہ و حرف الٰہ را بدماغ رسانیدہ از دماغ بیرون دہد و لفظ الا اللہ را بر فضاء دل ضرب کند ہمین طور در یکدم پنج یا ہفت بار بگوید بعد از ان باہستہ نفس براہ روزن بینی بگذارد و وقت گذاشتن دم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گوید و چشم را بکشاید ملاحظہ لا محبوب الا اللہ

اور تمام بدن مین حرارت سرایت کر جائیگی اور تمام اعضاء مین ذکر جاری ہو جائیگا اور امداد الٰہی سے عشق کی آگ سینہ میں بھڑکنے لگے گی مگر کشش دم اور خطرہ بندی کے لئے معدہ کا کہانے پینے سے خالی ہونا شرط ہے اور خصوصاً ابتداء حال مین تو بہت ہی ضروری فائدہ حبس دم میں ٹھنڈی چیزوں کا استعمال جیسے ٹھنڈی ہوا ٹھنڈا پانی وغیرہ نہ کرنا چاہیے کیونکہ ایسا نہو کہ یہ سردی حرارت قلب کو ٹھنڈا کردے اور گرم چیزوں کا بھی استعمال نکرے اس لئے کہ مرض ہو جانے یا بیماری کے بڑھ جانیکا خوف ہے اور بڑی شرط یہ ہے کہ متوسط درجہ اختیار کرے نہ اتنا پیٹ بھر کر کھائے کہ سست ہو جائے نہ اتنا بھوکا رہے کہ ضعیف ہو

حبس نفی و اثبات کا دوسرا طریق

چاہیے کہ خلوت مین مربع بیٹھکر دونوں آنکھیں بند کرے اور داہنے پانون اور اس کے پاس کی اونگلی سے رگ کیماس کو پکڑے اور دونون ہاتھ دونون زانو پر رکھے پھر دم کو ناف سے کھینچکر دل کی طرف لاکر ام الدماغ میں ٹھیرائے اور حرف لا کو ناف سے فکر اور ملاحظہ کے ساتھ بغیر زبان ہلائے خیالی طور پر کھینچکر روح کی طرف لاکر حرف الٰہ کو دماغ مین پہنچا کر باہر نکالے اور الا اللہ کی دل پر ضرب لگائے اسی طرح ایک دم مین پانچ یا سات مرتبہ کہے پھر آہستہ سے سانس کو ناک کے راستہ سے چھوڑے اور سانس چھوڑتے وقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے اور آنکھیں کھولکر لا محبود الا اللہ کا

کند و وقت گرفتن دم چشم بپوشد و تصور لا موجود الا
اللہ کند و دم باہستگی قبض کند و باہستگی گذارد بدین
طور دہ نفس ہر روز بعمل آرد و بہر دم یوما فیوما
یک یک بار زیادہ کند حتی کہ در یک دم تا یک صد و
بست و یک بار رساند آن زمان روزن دل
بکشاید و از نور مشاہدہ منور گردد بفضلہ تعالی

طریق شغل سہ پایہ دورہ چشتیہ

شغل سہ پایہ این ست کہ بالفاظ اللہ سمیع اللہ
بصیر اللہ علیم ذکر کند این شغل را حضرات چشتیہ سہ
پایہ می گویند و اکثر اہل اللہ درین عمل مشغول
گشتہ اند طریقش آنکہ جلسہ مربع بنشیند و فکر و
تصور سلطانا محمودا سلطانا نصیرا نگاہدارد
و دم را حبس کردہ از زیر ناف بام الدماغ بیارد
چون دم بام الدماغ برسد اللہ سمیع گوید و انی یسمع
تصور دارد و باز بر دل اللہ بصیر گوید انی یبصر تصور
کند و باز بر ناف اللہ علیم گوید انی ینطق تصور دارد
و باز از سر گیرد بام الدماغ اللہ علیم و بر دل اللہ
بصیر و بر ناف اللہ سمیع گوید ہمیں طریق عروج و نزول
کند و مشغول شود چندانکہ در یکدم یکصد و یکبار شغل
سہ پایہ مذکور گوید مشاہدہ لایزال رو نماید شغل مذکور
را در سلسلہ شطاریہ ہشت رنگی نیز گویند زانکہ
تصور ہشت چیز درین شغل لابد باید ۔ بیت ۔
برزخ و ذات و صفات و شد و مد و تحت و فوق
می نماید طالبان را کل نفس ذوق و شوق

ملاحظہ کرے اور سانس لیتے وقت آنکھیں بند کرے
اور لا موجود الا اللہ کا تصور کرے اور آہستگی سے دم
روکے اور آہستگی سے چھوڑے اسی طرح ہر روز
دس سانس لے اور ہر سانس میں یوما فیوما ایک ایک
بار زیادہ کرتا جائے یہانتک کہ ایک سانس میں ایک
سو اکیس ۱۲۱ مرتبہ تک پہنچ جائے اس وقت دل کا دروازہ
کھل جائے گا اور نور مشاہدہ سے منور ہو گا ۔

شغل سہ پایہ دورہ چشتیہ کا طریق

شغل سہ پایہ یہ ہے کہ اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم
کا ذکر کرے اس ذکر کو حضرات چشتیہ سہ پایہ کہتے ہیں
اور اکثر مشائخ نے اس کا عمل کیا ہے اس کا طریق یہ ہے
کہ مربع بیٹھے اور سلطانا محمودا سلطانا نصیرا کا تصور
ملحوظ خاطر رکھے اور دم کو روک کر ناف کے نیچے
سے ام الدماغ تک پہونچائے جب دم ام الدماغ
میں پہونچے اللہ سمیع کہے اور انی یسمع کا تصور کرے پھر
دل پر اللہ بصیر کہے اور انی یبصر کا تصور کرے پھر ناف
پر اللہ علیم کہے اور انی ینطق کا تصور کرے پھر سرے
شروع کرے اور ام الدماغ میں اللہ علیم اور دل پر
اللہ بصیر اور ناف پر اللہ سمیع کہے اسی طریق پر عروج
و نزول کرے جب ایک دم میں ایک سو ایک دفعہ سہ
پایہ کا شغل کرنے لگے گا مشاہدہ جمال الہی سے بہرہ مند
ہو گا اور سلسلہ شطاریہ میں سہ پایہ مذکور کو ہشت
رنگی بھی کہتے ہیں کیونکہ اس شغل میں آٹھ چیزوں
کا تصور ضرور ہے بیت ۔ برزخ و ذات و صفات و مد و
شد و تحت و فوق ۔ می نماید طالبان را کل نفس ذوق و شوق

تفصیل احوالیکه درین شغل رو می نماید در قلم آوردن ادب نیست مگر سه حال درین شغل سه پایه ذاتی است یکے قرب نوافل نه قرب فرائض بلکه عین سالک معاینه کند که تعین عین ذات ذات اوست

فائده باید دانست که قرب دو قسم ست قرب نوافل و قرب فرائض اما قرب نوافل این ست که صفات بشریه سالک از وے زائل شود و صفات حق تعالی بروے ظاهر آیند چنانچه زنده گرداند مرده را و بمیراند زنده را باذن الله تعالی و بشنود و ببیند از جمیع بدن خود و بشنود مسموعات را و ببیند مبصرات را از بعید و علی هذا القیاس باقی صفات سوا این و همین فناء صفات بنده است بصفات حق تعالی و این ثمره نوافل ست و اما قرب فرائض پس آن عبارتست از فناء عبد بالکلیه از شعور جمیع موجودات حتی که از نفس خود نیز فانی شود بحیثیتی که باقی نمانده باشد در نظر سالک مگر وجود حق تعالی و این معنی فناء بنده است در ذات او تعالی و این ثمره قرب فرائض است

طریق شغل سلطانا نصیرا

از حضرت خواجه معین الدین چشتی قدس سره منقول ست که این شغل ثمرات بسیار دارد خصوصاً برائے خطره بندی تاثیر عجیب غریب دارد و طریقش آنکه وقت صبح یا شام روبقبله دو زانو بنشیند و دل را بهمت تمام جمع نموده نظر هر دو چشم خود یا یک چشم بند نموده چشم دیگر بر پره بینی خود دارد

جو حالات اس شغل میں ظاہر ہوتے ہیں انکی تفصیل کرنا خلاف ادب ہے مگر اس میں تین حال ذاتی ہیں اول قرب نوافل۔ دوسرا قرب فرائض تیسرا نہ قرب نوافل نہ قرب فرائض بلکہ عین سالک معائنہ کرتا ہے کہ عین ذات کا تعین اُسی کا تعین ہے۔

فائدہ جاننا چاہئے کہ قرب کی دو قسمیں ہیں قرب نوافل اور قرب فرائض قرب نوافل یہ ہے کہ سالک سے صفات بشریہ زائل ہو جائیں اور صفات حق ظاہر ہوں جیسے قم باذن اللہ کہکر مردہ کا جلانا اور مارنا اور اپنے بدن سے سُننا اور دیکھنا اور دور کی بات کا سُننا اور دیکھنا علی ہذا القیاس اور صفتیں ظہور میں آئیں اور صفات بندہ کا صفات میں فنا ہو جانا اسی کو کہتے ہیں اور یہ ثمرہ مراتب نوافل کا ہے اور قرب فرائض یہ ہے کہ بندہ تمام موجودات کے شعور سے بالکلیہ فنا ہو جاوے اسی طرح سالک کی نظر میں وجود خالق کے سوا کوئی شے باقی نہ رہے اور ذات الٰہی میں بندہ کے فنا ہونے کے یہی معنے ہیں اور یہ ثمرہ قرب فرائض کا ہے

شغل سلطانا نصیرا کا طریق

خواجہ معین الدین چشتی سے منقول ہے کہ اس کے ثمرے بہت ہیں خصوصاً خطرہ بندی میں عجیب غریب ہے طریق اس کا یہ ہے کہ صبح یا شام کے وقت روبقبلہ دو زانو بیٹھے اور پورے طور سے خاطر جمع کرکے دونوں آنکھوں کی نظر یا ایک آنکھ کی نظر بند کرکے دوسری آنکھ کی نظر ناک کے نتھنے پر ڈالے اور بغیر

بے آنکہ پلک زند و ملاحظہ نور غیر معین مثل نور چراغ یا نور ستارہ درخشان بکند دران چندان مشغول شود کہ مستغرق و محو گردد در ابتداء حال ہر دو چشم درد میکند و آب ازو جاری شود مگر در چند عرصہ مزاولت از چشم دفع شود و نظر برقرار آید و تمام چہرۂ شاغل پیش نظر در آید چنانکہ در آئینہ می بیند و روے شاغل منور گردد و نور بے کیف و لطیف مشہود شود و مذاق و کیفیت حسب استعداد او حاصل آید۔

طریق شغل سلطانا محمودا

باید دانست کہ چنانکہ در شغل سلطانا نصیرا نظر بر پرہ بینی دارند درین شغل نظر خود را درمیان فرق ہر دو ابروے خود میدارند درین شغل سر شاغل در نظرش آید چون سر متوار شود بکیفیت عالم بالا اطلاع یابد۔

طریق شغل سلطان الاذکار

بدانکہ سالک در حجرہ تنگ و تاریک کہ از شور و شغب دور باشد داخل شود و درود و استغفار و اعوذ و بسم اللہ خواندہ این دعا را سہ بار بحضور قلب و تصور معنی تکرار کند اللّٰہم اعطنی نورًا واجعل لی نورًا واعظم لی نورًا واجعلنی نورًا بعد ازان نشستہ یا ایستادہ یا غلطان بہر صورت کہ باشد بدن خود را بے اختیار و سبک گزارد و مثل مردہ انگارد و از سر تا قدم بہر بن موے وجود خود بجمیع ہمت متوجہ شود وقتیکہ دم بالا کشد اسم ذات یعنی اللہ و چون بیرون دہد ہو تصور کند یعنی بداند کہ در آمد و رفت نفس

پلک جھپکائے چراغ کے نور یا ستارہ کے نور کی طرح غیر معین نور کا ملاحظہ کرے اور ایسا مستغرق ہو دے کہ محو ہو جائے ابتداء دونون میں درد ہوگا اور پانی بہیگا چند روز کے عرصہ مین جب مزاولت بڑھ جائیگی درد جاتا رہیگا اور نظر ٹھہر جائیگی اور شاغل کو تمام چہرہ اپنا سامنے نظر آئیگا جیسا کہ آئینہ مین نظر آتا ہے اور نور سے منور ہوگا اور نور بے کیف و لطیف ظاہر ہوگا اور مذاق اور کیفیت اسکی استعداد کے موافق حاصل ہوگی

شغل سلطانا محمودا کا طریق

جاننا چاہیے کہ جیسے سلطانا نصیرا کے شغل مین ناک کے نتھنے پر نظر رکھتے ہین ایسے ہی اس میں دونون بھوؤں کے درمیان مین نظر رکھتے ہین اس شغل مین شاغل کو اپنا سر نظر آنے لگتا ہے جب سر نظر آتا ہی تو عالم بالا کی کیفیت سے مطلع ہوتا ہے۔

شغل سلطان الاذکار کا طریق

جاننا چاہیے کہ سالک تنگ اور اندھیرے حجرہ مین جہان غل غپاڑے کی آواز نہ آتی ہو داخل ہوکر درود استغفار و اعوذ و بسم اللہ پڑھکے تین مرتبہ حضور قلب سے اس دعا کو پڑھے اللّٰہم اعطنی نورًا واجعل لی نورًا واعظم لی نورًا واجعلنی نورًا اس کے بعد بیٹھکر یا لیٹ کر یا کھڑے ہوکر جس صورت مین ہو اپنے بدن کو گرا دے اور مردہ سمجھے اور سر سے پاؤں تک ہمت کے ساتھ بال بال سے متوجہ ہو جائے جب دم اوپر کو کھینچے لفظ اللہ کا اور اندر چھوڑے لفظ ہو کا خیال کرے اور جانے کہ سانس آنے جانے کے وقت

از ہر بن موی اللہ ہو جاری ست دوران شغل مستغرق شود کہ شعور از خود نماند و ملاحظہ معنے ہُوَالحَیُّ القَیُّوْمُ کند بعونہ تعالی در چند عرصہ ذکر اللہ از ہر بن موے جاری شود و مسموع گردد و منتج انوار و تجلیات شود لیکن مشغول بودن شرط است

بال بال کی جڑ سے اللہ ہو نکل رہا ہے اور اس ذکر میں ایسا مشغول ہو کہ اپنے آپ سے شعور جاتا رہے اور ھُوَالحَیُّ القَیُّوْمُ کے معنے کا لحاظ کرے چند روز میں ہر بن موے بدن ذاکر ہو جائے گا اور انوار تجلی ظاہر ہونگی شاغل ہونا شرط ہے۔

طریق دیگر سلطان الاذکار

باید کہ حواس خمسہ را از پنبہ یا از انگشتان بند کرده دم را از زیر ناف کشیده بام الدماغ حبس کند در آنجا بدل مدور برده یا ذکر قلبی اسم ذات از قلب صنوبری در ضمن استماع آواز احدیت در تصور نقطہ درخشنده اندرون دل مدور کہ محلش در ام الدماغ ہست کہ آن را لطیفہ اخفی ہم میگویند اشتغال دارد تا آنکہ این نقطہ پہنا ور گردد و بحدیکہ تمام جسدش منور گردد بعده ہمہ آفاق بلکہ فرش تا عرش نور محض شود و دران نور صور پاکیزه از عالم ملائکہ و حق پدید آید چون این شغل بکمال خود رسد حقیقت سالک کہ متصرف در تمام افراد عالم است مشہود گردد و درین مقام سالک را باید کہ صفات خود را صفات حق داند واللہ یرزق من یشاء

ذکر سلطان الاذکار کا طریق

چاہیے کہ حواس خمسہ کو روئی سے یا انگلی سے بند کرکے دم کو ناف کے نیچے سے کھینچکر ام الدماغ میں بند کرے اور دل مدور میں لیجا کر ذکر قلبی اسم ذات کیساتھ قلب صنوبری سے استماع آواز احدیت کے ضمن میں اُس نقطہ درخشندہ کے تصور میں جو دل مدور میں ام الدماغ میں واقع ہے اور اُسکو لطیفہ اخفی بھی کہتے ہیں شغل رکھے یہانتک کہ یہ نقطہ اسقدر چکلا ہو جائے کہ سارا بدن روشن ہو جائے اور اُس کے بعد تمام فرش سے عرش تک نور محض ہو اور اُس نور میں پاکیزہ صورتیں حق اور ملائکہ کی نظر آئیں جب یہ ذکر کمال کو پہنچ جاتا ہے سالک اپنی حقیقت کا جو افراد عالم میں متصرف ہی مشاہدہ کر لیتا ہے اسمقام میں سالک کو چاہیے اپنی صفات کو صفات حق سمجھے کہ اللہ یرزق من یشاء

طریق شغل سرمدی کہ آن را نجد و سلطان الاذکار میگویند

بطریق معہود چشم و گوش را از انامل بند نماید و حواس را جمع نموده تصور نماید کہ در دماغ آوازے مثل آواز افتادن آب بالا ہم مسموع میگردد و بہمت تمام توجہ بآن نماید

طریق شغل سرمدی کا جس کو نجد اور سلطان الاذکار بھی کہتے ہیں۔

طریقہ معینہ کے موافق آنکھ کان انگلیوں سے بند کرکے حواس خمسہ کو جمع کرکے تصور کرے کہ دماغ میں اوپر سے پانی گرنیکی آواز آرہی ہے اور ہمت سے اُسکے سننے میں

آن آواز باشد چنانکہ گفت **بیت**

در راہ عشق وسوسۂ اہرمن بسی ست ✦ ہشدار گوش دل بپیام سروش دار

و یک لحظہ از و غافل نشود رفتہ رفتہ آن آواز قوت گیرد تا آنکہ بے بند کردن گوش ہم غائب نشود و شور عالم او مزاحمت نرساند بلکہ آواز سرمدی بر ہمہ آواز غالب باشد و درین مشغولی ذوق و شوق فرو میگیرد کہ بہ تحریر نمے آید و چون ذکر در تمام بدن سرایت تمام اندام مملو باوازے باشد کہ صدایش مانند آواز در گنبد پدید می آید و این آواز را صوت حسن و ہمس می نامند چنانکہ فرمودہ اند وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا و گویند کہ ہمین آواز بود کہ موسی علیہ السلام از شجر بتمامی بدن خود شنیدہ بودند و دلیل ظہور وحی بران علیہ السلام بود و اولیائے نیز باین آواز بالہام مشرف می شوند و عارفان ازین آواز حق تعالی را یافتہ اند و بمدام ذکر روز بروز صدائے ذکر غالب می شود گاہ گاہ مثل سلسلہ جرس می یابند چنانچہ حافظ شیرازی بسویش اشارت فرمودہ اند۔

بیت

کس ندانست کہ منزل گہ آن یار کجاست
این قدر ہست کہ بانگ جرسے می آید

و گاہ گاہ بانواع دیگرے آید و چون غلبۂ وے بکمال رسد سلطان ذکر گردد و آواز رعد و صاعقہ ظاہر شود و در تمام اندام لرزہ پیدا شود و محویت ...

متوجہ ہو جیسا کہ کسی نے کہا ہے **بیت**

در راہ عشق وسوسۂ اہرمن بسی ست ✦ ہشدار گوش دل بپیام سروش دار

اور ایک لحظہ اُس سے غافل نہ رہے رفتہ رفتہ وہ آواز یہانتک قوت پکڑے گی کہ بغیر آنکھ ناک بند کئے بھی آ جائے گی اور لوگون کا غل غپاڑہ اُس کو مزاحم نہ ہوگا اور اس مشغولی مین جس قدر ذوق و شوق بڑھتا ہے احاطۂ تحریر سے باہر ہے اور جب ذکر تمام بدن مین سرایت کر جاتا ہے تمام بدن سے ایسی آواز آنے لگتی ہے جیسی گنبد میں سے آتی ہے اس آواز کو صوت حسن و ہمس کہتے ہیں چنانچہ فرمایا ہے وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا اور کہتے ہین کہ یہی آواز تھی کہ حضرت موسی علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام نے درخت سے اپنے تمام بدن سے سُنی تھی اور اُنپر نزول وحی کی دلیل اور اولیا بھی اسی آواز کے ساتھ الہام سے مشرف ہوتے ہین اور عارفون نے بھی اسی آواز سے خدا کو پایا ہے اور ہمیشہ روز بروز ذکر کی آواز غالب ہوتی چلی جاتی ہے اور کبھی گھنٹہ جیسی بھی آواز آنے لگتی ہے چنانچہ حضرت حافظ شیرازی اسی طرف اشارہ کرتے ہین **بیت**

کس ندانست کہ منزل گہ آن یار کجاست
این قدر ہست کہ بانگ جرسے می آید

اور کبھی کبھی دوسری طرح کی آواز آتی ہے جب اسکا غلبہ کمال کو پہونچ جاتا ہے سلطان الاذکار ہو جاتا ہے اور رعد او صاعقہ کی آواز ظاہر ہوتی ہے اور تمام بدن مین لرزہ پیدا ہو جاتا ہے اور محویت

و بیخودی ظهور گیرد گاه گاه انوار منودار شوند مثل برق و ستاره و ماه و آفتاب وغیره اما سالک را باید که ملتفت باین آوازه نشود زیرا که مقصود اعلی نور ذات است که بے جهت و بے کیف است

طریق شغل بساط

باید دانست که در ام الدماغ نقطه ایست درخشان مثل آفتاب آنرا دل مدور گویند و صوفیه اخفی نیز می نامند و گویند که این شغل بلا واسطه از سرور عالم صلی الله علیه وسلم بحضرت خواجه معین الدین قدس سره رسیده بود و حضرت ایشان را به برکت این شغل معراج معنوی حاصل شده بود راز همین جاست العلم نقطه طریقش آنکه چشم را بسته و زبان را بکام چسپانیده دوم را بام الدماغ حبس کرده و در انجا گروه هو هو بصورت آفتاب درخشان برنگ سرمئی سیاهی و سرخی مائل مثل نقطه چشم تصور نماید و هم تصور کند که گروه مذکور مبسط بوده همه اعضا را محیط شده است و گویا بدن سالک را محو ساخته وجود آن گروه هو که عین ذات بجهت و بے کیف است بجایش قائم گشته مصرع

رفت او زمیان همین خدا ماند خدا

همین مرتبه فنا را مسمے برویت و تجلی ذاتی و لاهوت محمدی گفته اند درین شغل اگر نور زرد نیز در نظر آید نور نفس و ناسوت ست و اگر نور سرخ رخ نماید نور ملکوت و اگر نور سبز نماید نور جبروت است و اگر نور سیاه صرف است نور لاهوت است ذلک

اور بیخودی ظاہر ہوتی ہے اور کبھی کبھی بجلی اور ستارہ اور چاند اور سورج کی طرح انوار ظاہر ہوتے ہیں مگر سالک کو چاہیے کہ ان انوار کی طرف التفات نہ کرے اس لئے کہ بڑا مقصد نور ذات بیجہت اور بے کیف ہے

شغل بساط کا طریق

جاننا چاہیے کہ ام الدماغ میں ایک نقطہ آفتاب کیطرح چمکتا ہوا ہے اُس کو دل مدور کہتے ہیں اور صوفیہ اخفی بھی کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شغل بلا واسطہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت خواجہ معین الدین قدس سرہ کو پہونچا تھا اور اُن کو اس کی برکت سے معراج باطنی حاصل ہوئی اسی سبب سے کہتے ہیں کہ العلم نقطہ اسکا طریقہ یہ ہے کہ آنکھ بند کرے اور زبان کو تالو سے ملاکر دم کو ام الدماغ میں حبس کر کے گروہ ہو ہو کو آفتاب کی صورت سرمئی رنگ سرخی مائل آنکھ کی پتلی کی طرح تصور کرے کہ نقطہ مذکورہ پھیل کر تمام بدن پر محیط ہو گیا ہے گویا سالک کے بدن کو محو کر کے اُس گروہ ہو کا وجود بے جہت و بے کیف کے عین ذات ہے اسکی جگہ قائم ہو گیا ہے مصرع

رفت او زمیان ہمین خدا ماند خدا

اور رویت تجلی ذات اور لاہوت محمدی اسی فنا کے مرتبہ کا نام ہے اس شغل میں اگر زرد نور نظر آئے تو وہ نور نفس اور ناسوت کا ہے اور اگر سرخ نظر آئے ملکوت کا اور اگر سبز نظر آئے تو جبروت کا اور محض سیاہ لاہوت کا ہے ذلک

فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

فصل سوم در بیان مراقبات و انوار کہ درحالت ذکر و مراقبہ پیدا می شوند

طریق مراقبہ بدانکہ چون طالب را انوار ذکر جہریہ و خفیہ منور گردد و ذکر در رگ و پوست سرایت کند و جمعیت و محویت رو دہد مراقبات تلقین فرمایند و مراقبات بر اقسام اند ہر انچہ طالب را فائدہ بخشد و بمنزل مقصود رساند بعمل آرد درین جا چند مراقبہ بیان کردہ می آیند

طریق مراقبہ

باید کہ بجلسہ صلوۃ سر را بر زانو نہادہ و قلب را از جمیع ماسوا اللہ نگاہداشتہ بحضوریت حق سبحانہ تعالےٰ حاضر دارد اول اعوذ و بسم اللہ خواندہ سہ بار اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ مَعِیْ برزبان تکرار نمودہ بعدہ سر بجیب مراقبہ بردہ بدل معنی آن ملاحظہ کند وتصور نماید یعنے بداند کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ حاضر و ناظر و با من ہست و درین دانست چنان خوض نماید و مستغرق گردد کہ شعور از غیر حق بکلی بر رود تا از خود ہم خبر نماند اگر بطرفۃ العین این علم بر رود مراقبہ نباشد در ابتدائے حال بتکلف مراقبہ شود رفتہ رفتہ بجائے رسد کہ باز داشتن از ان ممکن نباشد اما برین مرتبہ بتدریج میرسند باید کہ تنگ شدہ ترک نہ دہد

فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

تیسری فصل اُن مراقبات و انوار کے بیان مین جو مراقبہ اور ذکر کی حالت مین ظاہر ہوتے ہین

مراقبہ کا طریق جاننا چاہیئے کہ جب طالب انوار ذکر جہریہ وخفیہ سے منور ہوتا ہے اور ذکر اُس کے رگ و ریشے مین سما جاتا ہے اور محویت اور جمعیت حاصل ہو جاتی ہے مراقبات تلقین کرتے ہیں اور مراقبے چند قسم پر ہوتے ہین جس سے فائدہ ہو اور منزل مقصود پر پہنچے عمل مین لائے اس جگہ چند مراقبہ بیان کیے جاتے ہین۔

مراقبہ کا طریق

چاہیے کہ جسطرح نماز کے جلسہ مین بیٹھتے ہیں بیٹھکر سر گھٹنے پر رکھکر دل کو جمیع ماسوا اللہ سے محفوظ رکھکر اللہ تعالی کی حضوری مین حاضر کرے اور اول اعوذ و بسم اللہ پڑھکر تین دفعہ اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ مَعِیْ کہکر مراقب ہو کر اس کے معنے کا ملاحظہ کرے اور تصور کرے کہ اللہ تعالی حاضر و ناظر اور میرے ساتھ ہے اس خیال مین اتنا خوض کرے کہ غیر حق سے بالکل شعور اُٹھ جائے اور اپنی بھی خبر نہ رہے۔ اگر آناً فاناً مین یہ خیال اور علم جاتا رہے تو مراقبہ نہیں ہوا ابتدائے مراقبہ بتکلف ہوتا ہے بعدہ رفتہ رفتہ ایسا ہو جاتا ہے کہ اُس سے رجوع کرنا بھی غیر ممکن ہوتا ہے مگر اس مرتبہ کو درجہ بدرجہ پہونچتے ہین چاہیئے کہ تنگ ہوکہ مراقبہ ترک نکرے

مراقبہ دیگر

بدانکہ مرض دل بسہ چیز است تا بدان سبب بغیر ض مشغول ست یکے حدیث نفس کہ مدام بقصد و اختیار خود در دل حدیث می کند خواہ در ملا خواہ در خلا دوم خطرہ کہ آن بغیر قصد می آید و می رود سوم نظر بغیر یعنے علم باشیاء متکثرہ واصل علاج آن مرض شغل باطن است و آن بر انواع است باید کہ اسم ذات در مقام حدیث نفس و اسماء صفات امہات در مقام خطرہ بنا شد و نظر دل بر جمال مرشد کہ خاص مظہر اوست دارد

دوسرا مراقبہ

جاننا چاہیے کہ دل کی وہ بیماری جس کی وجہ سے دل غیر حق کی طرف مائل رہتا ہے تین چیزون سے ہے اول حدیث نفس کہ ہمیشہ اپنے قصد اور اختیار سے دل مین باتین کرتا ہے۔ خواہ تنہائی میں خواہ بغیر تنہائی کے دوسرے خطرہ جو بغیر قصد کے آتا جاتا ہے تیسرے نظر بغیر یعنے اشیائے متکثرہ کا علم ہونا اور اصل علاج اس مرض کا شغل باطن ہے اور وہ چند قسم پر ہے چاہیئے کہ مقام حدیث نفس مین اسم ذات اور خطرہ مین اسماء صفات امہات کو بٹھادے اور دل کی نظر مرشد کے جمال پر رکھے کہ خاص اسکی مظہر ہے

مراقبہ رویت

اَلَم یَعلَم بِاَنَّ اللہَ یَرٰے با ملاحظۂ معنے صورت رویت حق تعالی خود را در ملاحظہ دارد و بر آن مواظبت نماید تا وجدان صورت ملکہ دارد

مراقبۂ رویت

اَلَم یَعلَم بِاَنَّ اللہَ یَرٰی اس کے معنے کے ملاحظہ کیساتہ صورت رویت حق تعالی کا ملاحظہ کرے اور اسپر مداومت او مواظبت کرے تاکہ اس صورت کے دیکھنے کا ملکہ پیدا ہو

مراقبۂ معیت

وَھُوَ مَعَکُم اَینَمَا کُنتُم با ملاحظۂ معنے تصور نماید کہ او تعالے با من است بہر حال و بہر جا در خلا و ملا و دران مستغرق شود۔

مراقبہ معیت

وَھُوَ مَعَکُم اَینَمَا کُنتُم اس کے معنی کی ملاحظہ سمیت تصور کرے اور سمجھے کہ خدائے تعالی ہر حال اور ہر جگہ خلوت و جلوت مین میرے ساتہ ہے اور اس مین مستغرق ہو

مراقبہ اقربیت

نَحنُ اَقرَبُ اِلَیہِ مِن حَبلِ الوَرِیدِ با ملاحظہ معنے تصور نماید کہ او سبحانہ قریب تر است از من بمن و دران محو شود۔

مراقبہ اقربیت

نَحنُ اَقرَبُ اِلَیہِ مِن حَبلِ الوَرِیدِ ملاحظہ معنی کے ساتہ تصور کرے کہ اللہ تعالی مجھسے حد سے زیادہ قریب ہے اور اسی مین محو ہو جائے۔

مراقبه وحدت وهمه اوست وهو الاول هو الآخر هو الظاهر هو الباطن برزبان گفته با ملاحظهٔ معنے تصور کند که هیچ نیست مگر اوست ودران مستغرق شود

مراقبه فنا

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ با ملاحظهٔ معنے صورت یقینی فنا جمله موجودات وبقاء آن ذات بے کیف تصور نماید وبچشم دل آن را ببیند ودران محو شود تا که این معنی بوجه احسن جلوه گر گردد و فناء وجود سالک واضمحلال عقل وعلم رو نماید۔

ودیگر مراقبات بسیار اند

مثل اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ

ايضاً كَانَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا

ايضاً وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ

ايضاً وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ

ايضاً هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ايضاً مراقبه آیات ومراقبه جمیع اسماء حسنی وغیره حاصل آن که هر کلمه وآیت کلام ربانی که دلالت بر توحید کند در تصور معنی آن چنان خوض کند وغرق شود که بجز ملاحظهٔ آن هیچ نماند ودران مستغرق گردد همین مراقبه است۔

مراقبه دیگر

بعضے چشم کشاده نظر سوے بالا یا بمقابله خود در هوا اندازند ودران کوشند که پلک نزنند وازین شغل انوار پدید مے آیند وآتش از پلک

مراقبہ وحدت وہمہ اوست وہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن زبان سے کہے اور ملاحظہ معنے کے ساتھ تصور کرے کہ اُس کے سوا کوئی کچھہ نہیں ہے اور مستغرق ہووے

مراقبہ فنا

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ کے ملاحظہ معنے کے ساتھ تمام موجودات کی فنا اور ذات بے کیف کی بقا کا تصور کرے اور دل کی آنکھ سے دیکھے اور اُسی میں محو ہو جائے تاکہ یہ معنی عمدہ طور سے ظاہر ہون اور وجود سالک کو فنا اور عقل وعلم کو اضمحلال حاصل ہو۔

اور بہت سے مراقبے ہین

مثل اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ

ايضاً كَانَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا

ايضاً وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ

ايضاً وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ

ايضاً هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ اسی طرح اور آیات اور اسماء حسنے کے بہت سے مراقبے ہیں حاصل یہ ہے کہ جو کلمہ یا آیت توحید پر دلالت کرے اُس کے معنے کے تصور مین ایسا خوض کرے اور غرق ہو جاوے کہ اُس کے ملاحظہ کے سوا اور کچھہ خبر نہ رہے وہی مراقبہ ہے۔

دوسرا مراقبہ

بعضے آنکھہ کھولکر نظر آسمان کی طرف یا سامنے ہوا مین ڈالتے ہین اور یہ کوشش کرتے ہین کہ پلک نہ جھپکے اس شغل مین انوار ظاہر ہوتے ہیں اور پلک سے

می خیزد و جملہ اندام را میگیرد و عشق پیدا می آید و
این را مراقبہ ہوائی می نامند درین مراقبہ بعضے اولیا
چشم در ہوا انداختہ سالہا در عالم تحیر ماندہ اند
مراقبہ دیگر در حجرۂ تنگ و تاریک چشم کشادہ بر ہوا
در یک جا دارد و انوار قدس بتابد و بحق برسد
مراقبہ بعضے صرف خاموش باشند و فکر میکنند کہ
من نیم مگر اوست اگر درین معنی خوض کامل نماید
بحکم آیۃ وَجَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ انا و انت
از دل بر آید و این راہ قریب تر ہست
مراقبہ بعضے آن ذات را محض دریائے آب صاف
و روشن ملاحظہ نمایند و وجود خود را قطرۂ آن دریا
و در آن مستغرق شوند۔
مراقبہ بعضے آن نور مطلق را دریائے نور غیر
متناہی تعبیر نمایند و خود را قطرۂ نور مستہلک
در آن دریائے نور
مراقبہ بعضے آن را ظلمت محض قرار دہند و
خود را ظل کہ در شب دیجور مستہلک در آن
بود دانند و امثال آنہا این ہمہ تمثلات و تصورات
برائے آنست کہ معقول باحساس عقول ضعیفہ
آید و آن رہ بمقصود برد و الا ذات مطلق بیکیف
و بیچون بیچگون و بے شبہ بے نمون پاک و
منزہ ہست ازین تصورات و تمثیلات و ادراکات
تعالی اللہ عز ذلک علوا کبیرا و مقصود و مطلوب از
ہمہ حیلہا افنائے ہستی موہوم ہست کہ بر دیدۂ دل سالک حجاب
از مشاہدۂ وجود مطلق کہ حقیقت اوست گشتہ ہست

آگ نکلکر تمام بدن کو گھیر لیتی ہے اور عشق پیدا ہوتا ہے
اس کو مراقبہ ہوا کہتے ہین اور بعضے اولیا اسمین آنکھ
ہوا مین ڈالکر برسون عالم تحیر مین رہے ہین۔
مراقبہ حجرۂ تنگ و تاریک مین بیٹھکر آنکھ کھولکر ہوا پر
ایک جگہ رکھے انوار الٰہی روشن ہونگے اور حق
سے واصل ہوگا مراقبہ بعضے چپ رہتے ہین اور سوچتے
ہین کہ مین نہین ہون بلکہ وہی ہے اگر خوض کرے تو
بحکم آیہ وَجَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ انا و انت دل سے نکلجا
اور یہ راستہ زیادہ قریب ہے۔
مراقبہ بعضے اُس ذات کو محض پانی کا دریا صاف
اور روشن ملاحظہ کرتے ہین اور اپنے وجود کو اُس
دریا کا قطرہ مستغرق سمجھتے ہین۔
مراقبہ بعضے اس نور مطلق کو غیر متناہی نور کا دریا
فرض کرتے ہین اور اپنے آپ کو اس دریائے نور
کا ایک قطرہ مستہلک سمجھتے ہین۔
مراقبہ بعضے اُس کو ظلمت محض اور اپنے کو وہ سایہ
جو اندھیری رات مین ہلاک ہو جاتا ہے قرار دیتے
ہین غرض یہ سب مثالین اور تصورات اس لئے ہین کہ
معقول عقول ضعیفہ کے سمجھ مین آئے اور مقصود کی
طرف راستہ بتائے ورنہ ذات مطلق جو بے کیف و بیچون
و بیچگون بے شبہ و بے نمون ہے ان تصورات اور
ادراکات اور تمثیلات سے پاک و منزہ ہے تعالی اللہ عز ذلک
علوا کبیرا اور تمام حیلون سے مقصود اور مطلوب ہستی
موہوم کا فنا کرنا ہے کہ مشاہدہ وجود مطلق سے
کہ عین حقیقت ہے سالک کے دیدۂ دل پر ایک حجاب ہے

چون بغلبۂ حال و استغراق افناء خویش حاصل آید هر قدر که از خود رفت با حق پیوست پس حاصل آنکه سالک را باید که هستی و افعال و صفات حق بیند و دران مستغرق شود تا حقیقت او برو منکشف گردد و ره بمنزل مقصود برد۔

فائدہ بدانکه از اذکار جهریه و خفیه و سرّیه که بقلم آید چون بفضل الٰہی مرید ترقی کند و بکمال رسد مرتبه ذکر معنوی و حقیقی که آن را ذکر روحی و سرّی و ذکر مشاہدہ و معاینه نامند ظهور کند و جمال مذکور روے نماید درین مقام سالک از غلبۂ نور عظمت الٰہی بیهوش شود و چون بهوش آید خود را عاجز و حقیر بیند و طالب ترقی شود بعد ازان نور جمالی ظهور کند بغلبۂ آن نور حواس خمسۂ سالک معطل گردند و آن نور را بغلبۂ دیدۂ معنوی از دیدۂ صوری مشاہدہ کند اگر آن نور تجلی بر دل سالک قرار گیرد ارادہ و فعل سالک موافق ارادہ و فعل حق گردد وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ وَهُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ ہرچه بیند از حق بیند و ہرچه بشنود از حق بشنود و ہرچه داند از حق داند و ہستی حق را در جمیع اشیاء یابد و بسوے او شتابد این مرتبه قرب نوافل و مقام مشاہدہ ہست و این را حدے نیست درین مرتبه اول نظر معرفت سالک از صنع بصانع رود چون سالک باین مرتبه رسید

جب غلبۂ حال و استغراق سے اپنی فنا حاصل ہو جاتی ہے جس قدر اپنے سے فنا ہوا حق سے ملاقی ہوا۔ الغرض سالک کو چاہیئے کہ اپنی ہستی اور افعال و صفات کو حق تعالیٰ کی ہستی اور افعال اور صفات سمجھے اور اسی مین مستغرق ہو تا کہ اُس کی حقیقت اُس پر منکشف ہو اور منزل مقصود پر پہنچے **فائدہ** جاننا چاہیے کہ جب مرید بفضل الٰہی اذکار جہریہ و خفیہ و سرّیہ مرقومہ بالا سے ترقی حاصل کرے اور درجہ کمال کو پہنچے مرتبہ ذکر معنوی و حقیقی جس کو ذکر روحی اور سرّی اور ذکر مشاہدہ و معاینہ کہتے ہین ظاہر ہوگا اور جمال مذکور ظہور کرے گا اس مقام مین سالک عظمت الٰہی و غلبۂ نور سے بیہوش ہو جائے گا۔ جب ہوش مین آئے اپنے آپ کو عاجز و حقیر دیکھے اور ترقی کا طالب ہو اس کے بعد نور جمالی ظہور کرے گا اس نور کے غلبہ سے سالک کے حواس خمسہ بیکار ہو جاینگے اور اُس نور کو بسبب غلبۂ چشم باطن چشم ظاہر سے مشاہدہ کرے گا۔ اگر وہ نور تجلی سالک کے دل مین قرار پکڑے تو سالک کا ارادہ اور فعل الٰہی کے موافق ہو جائے گا وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ وَهُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ جو کچھ دیکھیگا حق سے دیکھیگا اور جو کچھ سنیگا حق سے سنیگا اور جو کچھ جانیگا وہ بھی اُسی سے جانیگا اور تمام اشیا مین ہستی حق کو پائیگا اور اُسی کیطرف دوڑیگا یہ مرتبہ قرب نوافل اور مقام مشاہدہ کا ہے اور اسکی کوئی حد نہین ہے اس مرتبہ مین سالک کی نظر معرفت اول صنع سے صانع کیطرف جاتی ہے

بعد از کمال این مرتبه او را سالک مجذوب میگویند و او مصداق این حال میگردد بی یسمع و بی یبصر و بی ینطق و بی یبطش و بی یمشی و بی یعقل ما رأیت شیئاً الا و رأیت الله فیه

بیت

علم حق در علم صوفی گم شود ٭ این سخن کے باور مردم شود

و درین مرتبه بر دل سالک گاه گاه انوار آن تجلی مثل اجسام ظهور میکند و آن را نور حق داند اگر برین حال سالک قرار یابد و قیام نماید درین مرتبه دوم نظر معرفت سالک از صانع بصنع آید و تجلی ذاتی بر دل سالک وارد شود که دران تجلی آن نور را بے مانند و بے مثال بیند و ہستی حق داند و حق را بے حجاب اشیاء مشاہدہ نماید و ہر فعلے و صفتے که از وی یا از موجودات دیگر بظہور آید بیقین داند و ملاحظه نماید که این افعال و صفات خلق افعال و صفات او سبحانه اند که از عالم ظاہر مے آیند این مقام قرب فرائض است چون باین مرتبه رسد بعد از کمال این مرتبه او را مجذوب سالک می گویند که صفات و ہستی ذات حق را در ہمه اشیاء جلوه گر مے بیند ما رأیت شیئاً الا و رأیت الله فیه واین مشاہدہ را نہایتے و پایانے نیست اگر ازین مرتبه

جب سالک اس مرتبہ پر پہنچتا ہے اور اس مین کمال حاصل کرتا ہے اُس کو سالک مجذوب کہتے ہین اور اس حال کا مصداق ہوتا ہے بی یسمع و بی یبصر و بی ینطق و بی یبطش و بی یمشی و بی یعقل ما رأیت شیئاً الا و رأیت الله فیه

بیت

علم حق در علم صوفی گم شود ٭ این سخن کے باور مردم شود

اور اس مرتبہ مین سالک کے دل پر کبھی کبھی اُس تجلی کے انوار مثل اجسام کے ظہور کرتے ہین پس اُس نور کو نور حق جانے اگر اس حال پر سالک قرار پائے اور قیام کرے اُس دوسرے مرتبہ مین سالک کے نظر معرفت صانع سے صنع مین آئے گی اور تجلی ذاتی سالک کے دل پر وارد ہوگی کہ اُس تجلی مین اُس نور کو بے مثل اور بے مانند دیکھے گا اور ہستی حق کو جانے گا اور حق کو بغیر حجاب اشیاء کے مشاہدہ کرے گا اور جو فعل اور صفت کہ اس سے یا اور موجودات سے ظہور مین آئے گی یقیناً جانے گا اور ملاحظہ کرے گا کہ خلقت کے یہ افعال و صفات بعینہ باری تعالی کے افعال و صفات ہین کہ عالم سے ظاہر ہوتے ہین۔ یہ مقام قرب فرائض کا ہے جب سالک اس مرتبہ پر پہونچتا ہے اس مین کمال ہو جانے کے بعد اُس کو مجذوب سالک کہتے ہین کہ صفات اور ہستی ذات حق کو تمام چیزون مین جلوہ گر دیکھتا ہے ما رأیت شیئاً الا و رأیت الله فیه اور اس مشاہدہ کی کوئی انتہا نہین ہے مگر اس مرتبہ

ترقی در ترقی کشد واز فضل الہی تجلی ذاتی یا جمیع صفات وارد گردد و سالک در آن تجلی ذات جمیع مستغرق شود درین مرتبہ سوم ہمہ صانع بود و ہیچ صنع نماند اینجا ظہور اَلَا اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ پیش آید و سر مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ کشاید و جز ہستی حق در و ہیچ نماند پس سالک فنا پذیرد کُلُّ شَیْءٍ ہَالِکٌ اِلَّا وَجْہَہٗ ظہور گیرد حق باقی ماند ہمیشہ الان کما کان درین جا معاینہ نماید کہ بچشم روح کہ نور ذاتی حق ہست او را بے پردہ ببیند چنانکہ قول رَاَیْتُ رَبِّیْ بِرَبِّیْ شاہد این معنی است کہ سالک ذات را بہ نور ذات او تعالے معائنہ کند و خود را درمیان نیابد این را فنا گویند۔

بیان مراتب فنا

بدانکہ فنا را درجات اند و در ہر درجہ او را حدے است چنانکہ ذکر را پنج درجہ ذکر جسم۔ ذکر نفس۔ ذکر دل ذکر روح۔ ذکر سر کہ ذکر آنہا بالا گذشت فنا را نیز پنج درجہ اند اول در مرتبہ غلبہ ذکر ربانی کہ آن را ذکر جسمی گویند فناء صفات ذمیمہ کہ صفات نفس امارہ ہست در صفات حمیدہ کہ اوامر شرع شریف اند میشود دوم در مرتبہ غلبہ

سے ترقی در ترقی حاصل اور فضل الہی سے تجلیات ذات یا تمام صفات وارد ہو وین سالک تمامہ اُن تجلیات ذات مین مستغرق ہو اس تیسرے مرتبہ مین ہمہ تن صانع ہو جاویگا اور کوئی صنعت نہ رہے گی اس جگہ اَلَا اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ کا ظہور ہوگا اور مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ کا بھید کھلجائے گا اور ہستی حق کے سوا اُس مین کچھہ نہ رہے گا۔ پس فنا ہو جائے گا اور کُلُّ شَیْءٍ ہَالِکٌ اِلَّا وَجْہَہٗ کا ظہور ہوگا اور حق محض باقی رہ جائے گا۔ اس جگہ ہمیشہ الان کما کان کا ملاحظہ کرے کہ روح کو جو حق کا نور ذاتی ہے آنکھون سے بے پردہ دیکھے گا۔ چنانچہ۔ قول رَاَیْتُ رَبِّیْ بِرَبِّیْ اسی معنی کا شاہد ہے کہ سالک ذات باری کا اُس کے نور ذات کے ساتہ معائنہ کرتا ہے اور خود کو درمیان مین نہین پاتا اور اسی کو فنا کہتے ہین

مراتب فنا کا بیان

جاننا چاہیئے کہ فنا کے چند درجے ہین اور ہر درجے کی ایک حد معین ہے جیسے ذکر کے پانچ درجے ذکر جسم ذکر نفس ذکر دل ذکر روح ذکر سر کہ جن کا ذکر اوپر گزر چکا ہے فنا کے بھی پانچ درجے ہیں اول ذکر ربانی کے غلبہ سے جس کو ذکر جسم کہتے ہیں صفات ذمیمہ جو نفس امارہ کی صفتین ہین صفات حمیدہ مین کہ شرع شریف کے امر ہین فنا ہوتے ہین دوسرے یہ کہ ذکر نفسی ہی کے غلبہ مین

ذکر فکرے کہ ذکر نفس ہست فناء خواہشات نفسانی
کہ صفات نفس لوامہ ہست در خواہش ربانی می شود
تا بر احکام طریقت استحکام یابد و طریق مکاشفہ و
الہام کہ مقام نفس ملہمہ ہست مکشوف گردد سوم
در مرتبہ غلبۂ ذکر قلبی کہ آن را مراقبہ میگویند فناء
افعال و اوصاف موجودات در افعال و اوصاف
موجود مطلق می شود تا در حقیقت ہر شئی اثر و افعال
حق ملاحظہ نماید و اطمینان قلبی کہ مقام نفس مطمئنہ است
حاصل آید چہارم در مرتبہ غلبۂ ذکر روح کہ آن را
مشاہدہ گویند فناء کثرت در وحدت حق میگردد
تا بحدیکہ در مشاہدۂ او بجز ذات بحت حق ہیچ
نماند این مرتبہ مشاہدہ ہست پنجم در مرتبہ غلبۂ ذکر
سری کہ آن را لذت اذکار و نفور از خلق و معائنہ
میگویند فناء ذات خود سالک در ذات مطلق
گردد این معائنہ ہست و این را فناء سالک میگویند
کہ خود را بہ ہیچ وجہ در خود نیابد بعد ازان چون
یافت فنائیت ہم نماند فناء الفنا گردد و درین
مرتبہ باقی نماند علم نہ ذات سالک راہ حق و نہ
حقیقت لِي مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ خبر ازین مقام
دہد و مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ ازین جا رو نماید

بیت

تو درین گم شو کہ توحید این بود
گم شدن گم کن کہ تفرید این بود

درین مرتبہ سیر الی اللہ کہ مقصود سالک ہست و سیر
فی اللہ کہ تصور سالک ست تمام نمودہ بمطلب اصلی

جسکو ذکر نفس کہتے ہین خواہشات نفسانی کہ نفس لوامہ
کی صفتین ہین خواہش ربانی ہین فنا ہوتی ہین تاکہ
سالک احکام طریقت پر مضبوط ہو اور مکاشفہ اور
الہام کا طریق کہ نفس ملہم کا مقام ہے مکشوف ہووے
تیسرے وہ ہے کہ ذکر قلبی کے غلبہ ہین جسکو مراقبہ
کہتے ہیں موجودات کے افعال و اوصاف موجود
مطلق کے افعال و اوصاف ہین فنا ہون تاکہ ہر
شئے کی حقیقت ہین اثر اور افعال حق کا ملاحظہ اور
اطمینان قلبی کہ نفس مطمئنہ کا مقام ہے حاصل ہو۔
چوتھے یہ ہے کہ ذکر روح کے غلبہ ہین جسکو مشاہدہ
کہتے ہین کثرت وحدت حق مین فنا ہو یہاں تک
کہ اُس کے مشاہدہ ہین سوائے ذات محض کے
کچھہ نہ رہے یہ مرتبہ مشاہدہ کا ہے۔ پانچوین یہ ہے
کہ ذکر سری کے غلبہ ہین جس کو لذت اذکار اور نفور
از خلق اور معائنہ کہتے ہین سالک کی ذات خود ذات
مطلق ہیں فنا ہو جاوے یہ معائنہ ہے اور اسی کو فنا
سالک کہتے ہیں کہ اپنے آپ کو کسی وجہ سے اپنے
آپ ہین نپاوے کیونکہ اگر پایا تو فنائیت بھی فنا ہو جائیگی
اور فناء الفنا کا مصداق بنے گا اس مرتبہ مین سالک
راہ حق یا علم حقیقت کچھہ بھی باقی نہیں لِي مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ کی اسی
مقام کا مخبر ہے وَمَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ کا یہین ظہور ہوتا ہے

بیت

تو درین گم شو کہ توحید این بود ٭ گم شدن گم کن کہ تفرید این بود

سالک اس مرتبہ مین سیر الی اللہ کہ اُس کا مقصود ہے اور
سیر فی اللہ جو اُس کا تصور ہے تمام کر کے مطلب اصلی ہے

بوصول یافته جمیع موجودات را از ظهور خود بداند یعنی
هستی سالک بالکلیه نماند این جا حضرت سلطان العارفین
بایزید بسطامی می فرمایند که تا غائب بودم او را میجستم
و خود را می یافتم اکنون سی سال ست که خود را جویم
و او را یابم اگر تجلی این مرتبه در تمام عمر یک بار بر آن
سالک دارد تو او را ولی بگویند اما این مرتبه گاه
گاه رو نماید بعضے را در هفته یک ساعت یا دو ساعت
یک مرتبه یا دو مرتبه دار دمی شود یا هر روز یک مرتبه تا
یک ساعت یا دو ساعت یا سه ساعت این فنائیت
باقی ماند یا دو سه روز یا زیاده کم و این مطلق باحوال
عارفان هست و هر یک را درین جا فهم و ادراک گردد
ند ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
پس هر گاه که او تعالی خواهد که سالک را ازین فنا بقا
دهد بنور ذاتی خود او را باقی گرداند این مرتبه را جمع
الجمع میگویند که محل حیرت کبریٰ هست و این را مقام
آخر گفته اند فائده بقا بالله رجوع الی البدایت
هست یعنی در بدایت که در مرتبه تفرقه و ادراک من حیث
التعینات هست نظر مبتدی غیر ظاهر بر مظاهر می افتد
و این مقام موجب غفلت تمام ست و بعد از فنا و
بیخودی خود و برآمدن از قیود و تعینات و تشخصات
رجوع باز باعتبار تعینات می کند درین وقت
نظر اول بر ظاهر که ذات مطلق
ست می افتد بعد ازان بنور آن ذات
مظاهر تعینات و تشخصات را

واصل ہو کر جمیع موجودات کو اپنے ظہور سے جانتا ہے
یعنے سالک کی ہستی بالکلیہ نہیں رہتی اس مقام پر
حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ
تا غائب بودم او را می جستم و خود را می یافتم اکنون
سی سال ہست کہ خود را می جویم و او را می یابم اگر
اس مرتبہ مین ایک دفعہ کی تجلی بھی سالک کے دل پر
پڑ جائے تو ولی کامل ہو جائے مگر یہ مرتبہ کبھی کبھی
ظاہر ہوتا ہے بعضوں کے نزدیک ایک ہفتہ مین
گھڑی یا دو گھڑی کے لئے ایک دفعہ یا دو دفعہ ظاہر ہوتا
ہے یا ہر روز ایک مرتبہ گھڑی دو گھڑی یا تین گھڑی
تک یہ فنائیت باقی رہتی ہے یا دو تین روز یا کم
یا زیادہ اور یہ عارفون کے حال سے متعلق ہے
ہر ایک کا فہم و ادراک اس جگہ نہیں پہونچ سکتا ہے
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ جب اللہ
تعالی چاہتا ہے کہ سالک کو اس فنا سے بقا دیوے تو
اپنے نور ذاتی سے اسکو باقی کرتا ہے اس مرتبہ کو
جمع الجمع کہتے ہین یہ بڑی حیرت کا مقام ہے اور اسے آخری
مقام کہتے ہیں فائدہ بقا باللہ رجوع الی البدایت کا
کا نام ہے یعنی ہدایت مین من حیث التعینات تفرقہ اور ادراک
کا مرتبہ ہے اسمین مبتدی کی نظر مظاہر پر غیر ظاہر پڑتی ہے
اور یہ مقام نہایت غفلت کا موجب ہوتا ہے اور بعد
اپنی فنا بیخودی اور تعینات اور تشخصات کی قیود سے نکلنے
کے اور پھر باعتبار تعینات کے رجوع کرتا ہے اس وقت
ہیں اول ذات مطلق پر کہ ظاہر ہے نظر پڑتی ہے اسکے
بعد اس ذات کے نور سے مظاہر تعینات اور تشخصات کو

می بیند اگرچہ ہر دو مرتبہ باعتبار تعینات بایکدیگر
شریک اند امّا فرق ظاہر ست کہ بیان کردہ شد
پس عارف ہستی حق را در جمیع احوال و اوقات
معاینہ کند ہیچ شئی او را حجاب نشود از رویت
حق و رویت حق مانع نگردد از رویت اشیاء
زیرا کہ عارف بحقیقت انسانی خود کہ الوہیت است
رسیدہ است چنانکہ الوہیت را وجوب و امکان مساوی
است ہمچنان عارف کامل را حق از خلق و خلق از
حق حجاب نشود وَمَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَاَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ
و خلق را معدوم محض بیند و حق را موجود مطلق و
از علم حق خود را یابد کہ مطلق بقید آمدہ است و
از تقییدات خود را عبد ست ساختہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ گوید درین مرتبہ کہ مرتبہ عبدیت است
خلیفہ حق بودہ بندگان حق را بحق میرساند ظاہر
عبد باطن حق بود این مقام را برزخ البرازخ
مے گویند وجوب امکان درو باعتدال اند کہ یکے
بر دیگرے غالب نشود مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ
یَلْتَقِیٰنِ بَیْنَہُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ
واین حفظ مراتب مقام اہل تمکین در تلوین است
درین مرتبہ عارف متصرف عالم گردد
وَسَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی
الْاَرْضِ ظہور پذیرد و صاحب اختیار
باشد ہر تجلی حق را کہ خواہد بخود
ظاہر سازد و بہ ہر صفتے کہ خواہد
متصف بود۔

دیکھتا ہے کہ باعتبار تعینات کے دونوں مرتبہ آپس
میں شریک ہین مگر فرق ظاہر ہے پس عارف تمام
احوال و اوقات مین ہستی حق کو ملاحظہ کرتا ہے اور
کوئی شے اُس کے لئے رویت حق سے حاجب اور
رویت حق رویت اشیاء سے مانع نہیں ہوتی
اس لئے کہ عارف اپنی حقیقت انسانی کو کہ الوہیت
ہے پہونچگیا ہے جیسے الوہیت کو وجوب و امکان
مساوی ہیں ایسے ہی عارف کامل کے لئے حق خلقت
سے اور خلقت حق سے حاجب نہین
وَمَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَاَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ اور خلق
کو معدوم محض اور حق کو موجود مطلق دیکھتا ہے
اور علم حق سے اپنے آپکو مطلق قید مین آیا ہوا سمجھتا
ہے اور تقیدات سے اپنے آپ کو عبد پہچان کر
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتا ہے اس مرتبہ میں کہ عبدیت
کا مرتبہ ہے خلیفہ حق ہو کر بندگان حق کو حق تک
پہونچاتا ہے اور ظاہر مین عبد اور باطن مین حق ہو
جاتا ہے اسمقام کو برزخ البرازخ کہتے ہیں اس
میں وجوب اور امکان برابر ہین ایک دوسرے پر
غالب نہیں ہوتا مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ بَیْنَہُمَا
بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ اور یہ حفظ مراتب مقام اہل تمکین کا
تلوین میں ہے عارف اس مرتبہ پر پہنچکر عالم میں متصرف
ہو جاتا ہے وَسَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ
کا ظہور ہوتا ہے اور صاحب اختیار ہو جاتا ہے
پھر جس تجلی حق کو اپنے اوپر چاہتا ہے ظاہر کر سکتا ہے
اور جس صفت کے ساتھ چاہتا ہے متصف ہو کر اُس

اثر آن صفات بظهور آرد و درین مقام حال تابع سالک
گردد زیراکه او متصف بصفات حق و متخلق باخلاق
الله گردیده و جمال اَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً
وَّبَاطِنَةً دیده و نور علی نور شده و این راه را
نه نهایتے و پایانے نیست بیت

ہیچکس این درد را درمان نیافت ÷ ہیچکس این راه را پایان نیافت
ای برادر بے نہایت درگہیست ÷ ہرچہ بروی میرسی بروی مایست

صفت کا اثر ظاہر کر سکتا ہے اس مرتبہ مین حال سالک
کے تابع ہوتا ہے کیونکہ وہ متصف بصفات حق و
متخلق باخلاق اللہ ہے اور اُس نے جمال اَسْبَغَ
عَلَیْکُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً کو دیکھا ہے اور نور علی نور ہو گیا
ہے اور اسکی کوئی انتہا نہیں ہے۔ بیت

ہیچکس این درد را درمان نیافت ÷ ہیچکس این راہ را پایان نیافت
ای برادر بے نہایت درگہیست ÷ ہرچہ بروے میرسی بروے مایست

فائده پس طالب صادق را باید که شب و روز در ذکر
زبانی و دلی جهراً و خفیةً و خلوتاً و جلوتاً چنان مشغول
و مستغرق گردد که خود را و ذکر خود را فراموش سازد
و محو گردد اند بعونه تعالی چندان انوار و اسرار الٰہی
بر دل ذاکر جلوه گر شوند که در بیان نیایند و در
اشراق آن انوار لذت جمال مذکور و تجلی حق بر
وصول انجامد و بمقصود رسد

فائده مگر درین جا ہوشیار و مراقب باید بود
چنان نشود که بنور غیر مقصود مائل شود و لذت
گیرد و در خسارت اُفتد و از غیرت معشوقیت سوخته
گردد اگرچه جلالی و جمالی همه انوار حق اند غیرے را
گنجائش نیست اما فرق مقام و حفظ مراتب واجب
هست و در محموده و مذمومه فرق ضرور و مناسبست
والا خوف کفر و زندقه هست نعوذ بالله منها لهذا
علامت و آثار انوار محموده و غیر محموده باید دانست ÷

فائدہ پس طالب کو چاہیے کہ ذکر زبانی اور دلی مین
جہراً و خفیةً خلوتاً و جلوتاً رات دن ایسا مشغول رہے
کہ اپنے آپ کو اور اپنے ذکر کو بالکل فراموش
اور محو کر دے بفضلہ تعالی ذاکر کے دل پر اتنے
انوار اور اسرار الٰہی جلوہ گر ہوں گے کہ بیان سے باہر
ہین اور اُن انوار کے روشن ہونے مین لذت جمال
اور تجلی حق حاصل ہوگی اور اپنے مقصود کو پہونچیگا۔

فائدہ مگر اس جگہہ ہوشیار اور مراقب رہنا چاہیے
ایسا نہ ہو کہ نور غیر مقصود کی طرف مائل ہو اور لذت
اُٹھا کر ٹوٹے میں پڑے اور غیرت معشوقیت سے
جلجائے اگرچہ جلالی و جمالی سب انوار الٰہی ہین مگر حفظ
مراتب اور فرق مقام واجب ہے۔ اور محمودہ اور
مذمومہ مین ضرور فرق چاہیے ورنہ کفر اور زندقہ کا
خوف ہے نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا لہذا اعلامات و آثار
انوار محمودہ اور غیر محمودہ کے جاننے چاہئین ÷

بیان کیفیت انوار و آثار محموده و غیر محموده

بدان که چون قلب سالک بذکر حق جاری
گردد و ذکر در جوارح او سرایت کند

کیفیت انوار و آثار محمودہ اور غیر محمودہ کا بیان

جاننا چاہیے کہ جب سالک کا قلب ذکر حق میں جاری ہو
جاتا ہے اور ذکر تمام اعضا میں سرایت کر جاتا ہے

از زلوثات وکدورت ماسوا پاک ومصفا ومنقا
گردد ونسبتے وربطے بروحانیت حاصل آید وورود
انوار شروع می شود گاه درخود یا بدگاه در خارج
از خود امانورے کہ در دل خود یابد یا در سینہ
یا در سر یا در دست راست یا در دست چپ یا بد
دگاه در تمام بدن این ہمہ انوار محموده اند واما اگر
در خارج از خود گاه از یمین گاه از جانب سر گاه
از پیش پیدا شود این ہمہ بہتر است مگر التفات را
نشاید بدانکہ اگر نور متصل کتف راست بود بہر رنگے
کہ باشد نور ملائک است واگر نور سفید خالص است
از کرام کاتبین است واگر مردم سبز پوش وخوشرو
ویا بصورت دیگر پاکیزه ظاہر شوند ملائکہ اند کہ
برائے حفاظت تو حاضر اند واگر نور غیر متصل از
کتف راست یا برابر چشم راست پیدا شود آن نور
مرشد است کہ رفیق راه است واگر نور از پیش
ظاہر شود نور محمدی است کہ ہادی صراط مستقیم
است صلی اللہ علیہ وسلم واگر نور متصل از کتف
چپ پیدا شود آن نور ملائک کاتب سئیہ ماست
واگر نور بی اتصال از کتف چپ ظاہر شود بہر
رنگے کہ باشد آن نور ابلیس است ونور دنیا ہم
می گویند علی ہذا القیاس اگر صورت یا آواز
وغیره از چپ یا از پس باشد تلبیس ابلیس است بلاحول
دفع کند ومعوذتین خوانده بدمد والتفات نکند و
اگر نور از بالا یا از پس ظاہر شود نور ملائک است
کہ محافظ تو اند واگر نور بلا جہت

اور کدورت ماسوا سے پاک وصاف ہو جاتا ہے اور
روحانیت سے ربط اور نسبت حاصل ہوتی ہے
انوار الٰہی نازل ہونے شروع ہو جاتے ہیں کبھی اپنے
اندر نظر آتے ہیں کبھی باہر پس جو انوار اپنے دل یا سینہ
یا سر یا داہنے بائیں ہاتھوں میں اور کبھی سارے بدن
میں پاتا ہے یہ سب محمود ہیں اور جو انوار اپنے سے
خارج کبھی دائیں بائیں اور کبھی سر کی طرف اور کبھی
آگے ظاہر ہوتے ہیں یہ بھی بہتر ہیں مگر ان کی
طرف رُخ نہ کرنا چاہیئے - جاننا چاہیئے کہ نور اگر داہنے
شانے کی متصل ہے کسی رنگ کا کیوں نہ ہو نور ملائک
کا ہے - اور اگر نور سفید ہے تو کرام کاتبین کا ہے
اور اگر آدمی سبز پوش خوبصورت یا اور کسی
پاکیزه صورت میں ظاہر ہوں وه فرشتے ہیں کہ
ذاکر کی حفاظت کے لئے حاضر ہیں اور اگر نور دائیں
شانے سے غیر متصل ہے یا آنکھ کے برابر ہے
وه نور مرشد کا ہے کہ راستہ کا رفیق ہے اور اگر
آگے ہے تو وه نور محمدی ہادی صراط مستقیم ہے
صلی اللہ علیہ وسلم اور اگر نور بائیں شانے کے متصل
ظاہر ہو جس رنگ کا ہو گا وه نور شیطان کا ہے -
اور بعضے دنیا کا نور بھی کہتے ہیں علی ہذا القیاس
جو صورت یا آواز بائیں طرف یا پیچھے سے ہو گی وه
شیطان کا دھوکا ہے لاحول سے دفع کرے
اور معوذتین پڑھکر پھونکے اور التفات نہ کرے
اور اگر نور اوپر سے یا پیچھے سے آئے تو وه نور اُن
فرشتوں کا ہے جو اُس کے محافظ ہیں اور اگر نور بلا جہت

ظاہر شود ودر خاطر دہشت آید وبعد از رفتن او ہیچ حضور
در باطن نیاید آن نور از ابلیس بر تلبیس ہست لاحول
باید خواند واگر بلا جہت ظاہر شود وبعد از رفتن او
حضور ولذت در باطن خود پدید آید واشتیاق وطلب
غالب وزیادہ گردد آن نور مطلوب است
رَزَقَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ واگر نور از بالاے سینہ یا بالاے
ناف پیدا شود ورنگ آتش ودود دارد آن نور
خناس وہندہ وسواس وتلبیس ابلیس ہست
اعوذ باید خواند واگر نور از درون سینہ یا بالاے
دل پیدا آن نور صفاے دل ہست واگر از دل
سرخ یا سفید زردی آمیز پیدا شود نور دل ہست
واگر خالص سفید ہست آن نور روح ہست
کہ در دل طالب تجلی کردہ ہستی خود را نمودہ
واگر نور از جانب سر است آن نیز نور روح
ہست ونوریکہ بصورت آفتاب باشد
آن نور ہم در روح است وبعضے آنرا نور
ذات گفتہ اما اگر از بالا ہست ذات ہست
واگر مقابل ہست نور روح ہست واگر بصورت
قمر پیدا شود نور دل ونزد بعضے اگر
مقابل ہست نور محمدی ہست صلی اللہ علیہ
وسلم ونوریکہ از جانب سلطانا محمودا و
سلطانا نصیرا پیدا شود آن ہم نور ذات ہست
اما طالب را باید کہ بہیچ ازین انوار بجز نور مطلوب
مشغول نشود وانشراح ولذت نگیرد
بلکہ در نور الٰہی ہم ترقی جوید کہ تجلیات

ظاہر ہووے اور دل میں دہشت پیدا ہو اور اُس
کے زائل ہونے کے بعد کچھ حضوریت باطن نہ رہے
وہ نور شیطان کا ہے لاحول پڑھنا چاہیے اور
اگر بلا جہت ظاہر ہووے اور اُس کے زوال کے
بعد حضوری اور لذت برابر حاصل ہو اور اشتیاق اور
طلب غالب تو وہ ہی نور مطلوب ہو رَزَقَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ
اور اگر نور سینہ یا ناف کے اوپر سے ظاہر ہو اور
رنگ آگ اور دہوین کا سا رکھے وہ نور خناس
وسوسہ ڈالنے والے کا ہے اعوذ پڑھنا چاہیے اور
اگر نور سینے کے اندر یا دل کے اوپر سے ظاہر ہو
وہ نور صفاء دل کا ہے اور اگر نور دل سے سُرخ
یا سفید زردی آمیز ظاہر ہو وہ نور دل کا ہے اور
اگر خالص سفید ہے تو روح کا ہے کہ طالب کے
دل میں تجلی کر کے ظاہر ہوا ہے اور اگر نور سر کی
جانب سے ظاہر ہو وہ بھی نور روح ہی کا ہے اور
جو نور آفتاب کی صورت ہو وہ بھی روح کا نور ہے
اور بعضے اُسکو نور ذات کہتے ہین پس اگر یہ نور اوپر سے
ہے تو ذات ہے اور اگر مقابل یعنی سامنے سے ہے
تو روح کا نور ہے اور اگر چاند کی صورت ظاہر ہو تو
دل کا نور ہے اور بعضوں کے نزدیک مقابل کا نور نور
محمدی ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور جو نور سلطانا محمودا اور
سلطانا نصیرا کی طرف سے ظاہر ہو وہ بھی نور ذات ہے
مگر طالب کو چاہیے کہ ان انوار مین سے بجز نور مطلوب کسی
نور مین مشغول نہو اور خوشی اور لذت حاصل
نہ کرے بلکہ ذات الٰہی مین ترقی چاہے کیونکہ تجلیات

الٰہی را انتہائے نیست واگر تاریکی مثل سیاہی کاجل
وگرد آن خط نورانی خفیف تر ومکدر پیدا شود آن
نور نفی ہست اگر بسوے او متوجہ شود البتہ نفی
حاصل آید آن مطلوب ہست کہ از کدورت ماسوا
مصفا گردد و در ہر تجلی آثاری وافعالی وصفاتی
کہ انوار آنہا سفید و سبز و سرخ ہست محویت
وفنا مطلق رو نماید چون باز بخویش آید در دو
شوق وبیقراری عشق در ترقی باشد واز ہر تجلی
عروج نمودہ باقسام دیگر تجلیات بیابد واین کیفیت
وحال در قال نمی آید بر ہر کہ گذرد داند بعد از کمال
سیر عروجی تجلی ذاتی بر دل عارف جلوہ فرماید وآن
نور تجلی ذاتی برنگ سیاہ مثل سیاہی چشم است
ودر آن فناء الفنا عارف ہست

بدانکہ در ابتداے این تجلیات انوار عالم ناسوتی
بمناسبت اوصاف زنگارنگ بر دل سالک
ظہور گیرد و سالک نیز مثل آن انوار نور مجسم
بودہ در آن انوار سیر نماید پس سالک را باید
کہ از آنہا لذت نگیرد و در آن مشغول نہ شود
وآن را صنعت حق دانستہ وبر آن
تیغ لا کشیدہ بشوق تمام متوجہ بسوے صانع
کہ مقصود ومطلوب اوست گردد از امداد الٰہی
بتوجہ مرشد سالک بآسمان رسد و
در آن جا عجائب وغرائب سما وبہ ملاحظہ
نماید وبارواح انبیاء واولیاء و
فرشتہا ملاقات نماید وملائک را

الٰہی کی کوئی انتہا نہیں ہے اور اگر سیاہی کاجل
جیسے اور اُس کے گرد نورانی خط باریک اور مکدر
ظاہر ہو وہ نور نفی کا ہے اگر اسکی طرف متوجہ ہو
تو البتہ نفی حاصل ہوگی اور یہی مطلوب ہے کہ ماسوا
کے کدورت سے صفائی اور ہر تجلی آثاری اور افعالی
اور صفاتی مین جن کا رنگ سفید اور سبز اور سرخ
ہے محویت اور فناء مطلق حاصل ہو جب ہوش مین
آئیگا تو وہ اور عشق اور شوق اور بیقراری ترقی
پائیں گے اور ہر تجلی سے عروج کرکے دوسری قسم
کی تجلیات سے محظوظ ہوگا اور یہ کیفیت اور حال
بیان سے باہر ہے جسپر گذری وہی جانے اور سیر عروجی
کے پورا ہونیکے بعد تجلی ذاتی عارف کے دل پر جلوہ
گر ہوگی اور تجلی ذاتی کا نور سیاہ آنکھ کی تپلی کے
موافق ہے اور اسی مین عارف کی فناء الفنا ہے۔

جاننا چاہیے کہ ان تجلیات کی ابتدا مین عالم ناسوتی
کے انوار اوصاف کی مناسبت سے سالک کے دل پر
طرح طرح پر ظاہر ہوتے ہین اور سالک بھی اُن انوار
کیطرح نور مجسم ہوکر اُن انوار مین سیر کرتا ہے پس سالک
کو چاہیے کہ اُن سے لذت نہ اُٹھاے اور اُنمیں مشغول
نہو اور اسکو صنعت حق جانکر اُسپر تیغ لا کھینچکر نہایت
شوق سے صانع کیطرف جو در اصل اس سے مقصود ہے
متوجہ ہو پس امداد الٰہی سے مرشد کی توجہ کیساتھ سالک
آسمان پر پہونچیگا اور وہان عجائبات وغرائبات آسمانی
کا ملاحظہ کریگا اور انبیا واولیاء اور فرشتوں کی
ارواح سے ملاقات کریگے اور اُنکے طرح طرح کے

باقسام اجسام یابد وہمراہ ملائک مثل آنہا بر آسمان
عروج کردہ عجائبات آنہا معائنہ نماید پس مرید را
باید کہ در سیر آن ہم متوجہ نشود وبا درد وبیقراری
عشق ترقی خواہد بامداد الٰہی از توجہ مرشد
بر عرش وکرسی برسد کرسی را پر از نور عرش
وعرش را مثل خورشید درخشان یابد
واز نظارہ غرائبات آن جا چشم را منور سازد
پس سالک را باید کہ در تماشا آن نیز لذت نہ
گیرد وہمہ را در تحت لا کشد وباشوق ودرد
عشق طالب ترقی گردد ودران مرتبہ نفس
مرید صفت عنصریہ را گزاشتہ صفت اطلاق
پیدا کند مگر تاہم بر آن مطمئن نباید بود کہ ہنوز
خطرۂ راہ در پیش ہست واز ملاحظہ گوناگون
اوصاف حق آتش عشق او سبحانہ تعالیٰ در
دل مرید غلبہ کند وعقل وہوش او را سوختہ
گرداند چون بخود آید بہ غلبۂ شوق و
اشتیاق باضطراب کلمات بے باکانہ عاشقانہ
بر دل راند وندانند کہ چہ میگویم در آن حال
از غلبۂ عشق از جمیع تعلقات ماسوا اللہ مجرد
گردد وطلب واشتیاق وبیقراری
روبہ ترقی آرد واگر امداد الٰہی شامل حال است
مرید ازین تجلیات جہتی وکیفیتی عروج کردہ
تجلی حقیقی بے کیف وکم یابد ودر آن محو
ومستغرق گردد واز خود وماسوا بے خبر شود
وبجز حق نہ بیند وبیقین داند کہ حق ہست چون

اجسام دیکھیگا اور فرشتوں کے ساتھ انکی طرح آسمان
پر چڑھکر اُس کے عجائبات کا معائنہ کریگا پس مرید
کو چاہیئے کہ اُس مین بھی متوجہ نہو اور درد و
بیقراری عشق کے ساتھ ترقی چاہے پھر امداد الٰہی
اور مرشد کی توجہ سے عرش وکرسی پر پہونچیگا اور
کرسی کو عرش کے نور سے بھرا ہوا اور عرش کو
آفتاب کے مانند روشن پائیگا اور اُس جگہ کے
عجائبات دیکھکر آنکھوں کو روشن کریگا پس سالک کو
چاہئیے کہ اس کے تماشے سے لذت نہ اُٹھاوے اور
سبکو لا کے تحت مین رکھے اور شوق اور درد عشق
کے ساتھ ترقی چاہے۔ اس مرتبہ مین مرید کا نفس
صفت عنصریہ چھوڑکر صفت اطلاق پیدا کرے گا
مگر پھر بھی اُسپر مطمئن نرہنا چاہیئے۔ کہ ابھی منزل کا خطرہ
باقی ہے۔ اور گوناگون اوصاف حق سے اللہ کے
عشق کی آگ مرید کے دل مین غلبہ کرے گی اور
اُس کے عقل وہوش کو جلادیگی جب ہوش
مین آئے گا شوق اور اشتیاق مین بیقراری سے
بیباکانہ کلمے دل سے نکلین گے اور نجانیگا کہ مین
کیا کہتا ہون اس حال مین غلبہ عشق کیوجہ سے جمیع
تعلقات ماسوا سے مجرد ہو جائیگا۔ اور طلب اور
اشتیاق اور بیقراری بڑہیگی اگر امداد الٰہی شامل حال
ہوئی تو مرید ان تجلیات جہتی اور کیفیتی سے عروج
کرکے تجلی حقیقی بیکیف وکم حاصل کریگا اور اُسمین محو
اور مستغرق اور اپنے سے بیخبر ہو جائے گا اور بجز حق
کے کچھ نہ دیکھے گا اور یقیناً جانیگا کہ حق ہے جب

باد بخوش آید از فناء خود زیادہ تر درد و اشتیاق وصال محبوب حقیقی در خود یابد و در سکر و نشہ آن حق را در تقید خود یافتہ کلمات منصورانہ بر زبان آوردہ اند کہ چہ سے گویم و این تجلیات افعالے وصفاتی بودند بعد ازان از امداد الٰہی بتوجہ مرشد با وجود درد و بیقراری عشق مرید بر و تجلی ذاتی مطلوب حقیقی جلوہ فرماید درین مقام مرید چنان از ہستی خود رود کہ علم فنائیت ہم نماند و فناء الفناء پیش آید بعد ازین فنائیت بقائیت حقیقی مرید را حاصل آید و حفظ مراتب رو دہد و خلافت حق یابد چنانکہ مذکور شد

باب دوم در بیان اذکار و اشغال حضرات عالیہ قادریہ جیلانیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

فصل اول در اذکار

بدانکہ درین خاندان عالیہ طالب را اول کلمہ طیبہ زبانی بجہر متوسط ارشاد فرمایند با این طور کہ کلمہ لا الٰہ را بامد و شد از اندرون خود کشیدہ ضرب الا اللہ بر دل ضرب کند باین طور کہ روز و شب در خلوت ورزش نماید ہر قدر کہ تواند تکرار نماید و در آخر ہر صد بار محمد رسول اللہ یکبار بگوید و بہتر است کہ یکہزار و یکصد و یازدہ بار در یک جلسہ بگوید چون این مزاولت نماید بعد چند اثر آن کہ لذت ذکر و محویت

پھر ہوش مین آئے گا اپنی فنا کی وجہ سے وصال محبوب کا درد و اشتیاق اپنے اندر پائے گا اور بیہوشی کی حالت مین حق کو اپنے تقید مین پاکر کلمات منصورانہ زبان پر لائے گا اور کہیگا کہ مین کیا کہتا ہون یہ تجلیات افعالی وصفاتی تھیں۔ اس کے بعد امداد الٰہی کے ساتھ مرشد کی توجہ سے باوجود درد عشق وبیقراری کے مرید پر مطلوب حقیقی کی تجلی ذاتی روشن ہوگی اس مقام مین مرید اپنی ہستی سے ایسا فنا ہوجائیگا کہ فنائیت کا بھی علم نہ رہیگا اور فناء الفناء پیش آئیگی اور اس فنائیت کے بعد مرید کو بقائیت حقیقی حاصل ہوگی اور حفظ مراتب کا خیال رکھیگا اور حسب مذکور خلافت حق میسر ہوگی۔

دوسرا باب اذکار و اشغال حضرات قادریہ جیلانیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بیان مین

پہلی فصل اذکار کے بیان مین

جاننا چاہیئے کہ اس خاندان عالیہ مین طالب کو اول کلمہ طیب زبانی جہر متوسط کے ساتھ اس طرح تلقین فرماتے ہین کہ کلمہ لا الٰہ کو مد و شد کے ساتھ بدن مین سے کھینچکر الا اللہ کی ضرب دل پر لگائے اسی طرح خلوت مین بیٹھکر رات دن ورزش کرے جسقدر چاہے تکرار کرے اور ہر سیکڑہ پر محمد رسول اللہ ایک بار کہے اور بہتر ہے کہ ایک جلسہ مین ایکہزار ایک سو گیارہ دفعہ کہے جب اس مین مزاولت پیدا کریگا چندروز کے عرصہ مین لذت اور محویت

و بیخودی است ظاهر شود بعد ازان طریق ذکر نفی و اثبات تلقین نماید باین طریق که در خلوت رو بقبله بادب تمام دو زانو بنشیند و هر دو چشم را بندد و لا نفی را از زیر ناف بقوت و شدت برون آورده دم در او کشیده تا بکتف راست رسانیده لفظ اله را از ام الدماغ برون دهد و الا اللہ را بقوت بر فضاء دل ضرب زند و از لا اله نفی معبودیت و مقصودیت و موجودیت غیر اللہ ملاحظہ نماید تا وجود غیر از بصیرت او منتفی گردد و از کلمہ الا اللہ اثبات وجود مطلق او تعالیٰ نماید

اور بیخودی حاصل ہوگی۔ اس کے بعد ذکر نفی و اثبات کا طریق تلقین کرتے ہین اسطرح کہ خلوت مین رو بقبلہ مؤدب دو زانو بیٹھکر دونون آنکھین بند کرکے ناف کے نیچے سے لا کو قوت کے ساتھ کھینچکر باہر لائے اور داہنے شانے تک پہنچاکر اِلٰہ کو ام الدماغ مین سے باہر نکالے اور الا اللہ کی نہایت زور سے دل پر ضرب لگائے اور لا الٰہ سے غیر اللہ کی معبودیت اور مقصودیت اور موجودیت کی نفی کا ملاحظہ کرے تاکہ نظر سے غیر کا وجود منتفی ہوجائے۔ اور کلمہ الا اللہ سے اثبات وجود مطلق کا خیال کرے

طریق حبس نفی و اثبات

بدانکه نفس را زیر ناف حبس کند و حرف لا را بملاحظہ نفی ماسوا از ناف بخیال برآورده و برابر پستان راست برده لفظ اله را از دماغ بیرون دهد و الا اللہ را بر دل ضرب نماید و وقت گزاشتن نفس محمد رسول اللہ باهستگی و نرمی بگوید و بسینه اشاره کند روز اول ۳ بار بعده یک یک بار بتدریج زیاده کند تا دو صد و زیاده ازین برساند فائده حبس سابق بیان کرده شد

حبس نفی و اثبات کا طریق

جاننا چاہیئے کہ نفس کو ناف کے نیچے حبس کرے اور حرف لا کو بملاحظہ نفی ماسوا کے ناف سے داہنی پستان کے برابر لے جاکر لفظ اِلٰہ کو دماغ سے نکالکر الا اللہ کی ضرب دل پر لگائے اور دم چھوڑتے وقت محمد رسول اللہ آہستگی اور نرمی سے کہے اور سینہ کی طرف اشارہ کرے اول روز تین دفعہ کرے پھر ہر روز ایک مرتبہ بڑھائے یہان تک کہ دو سو سے زیادہ پر نوبت پہونچائے فائدہ اسکا پہلے بیان ہوچکا ہے۔

طریق پاس انفاس

بدانکه وقت برآمدن نفس لا اله و وقت فرو رفتن الا اللہ از دل بگوید

پاس انفاس کا طریق

جاننا چاہیئے کہ سانس باہر آتے وقت لا الٰہ اور اندر جاتے وقت دل سے الا اللہ کہے

طریق اسم ذات با ضربات

بعده اسم ذات را بضربات ارشاد نمایند

طریق اسم ذات باضربات

اس کے بعد اسم ذات ضربون سمیت ارشاد فرماتے ہین

طریقش آنکہ در یک ضربی لفظ مبارک اللہ را باشد و مد جہراً بقوت تمام بر دل ضرب زند بعدہ توقف کند تا دم قرار گیرد و باز ہمان طور ضرب زند ہمچنین معمول دارد و ورزش نماید و در دو ضربی اسم ذات موصوف را یکبار بر زانوے راست و دیگر بر دل بزند و در سہ ضربی ہمان اسم را یک ضرب بر زانوے راست و دیگر بر زانوے چپ سوم بر دل بشدت وجہر زند و در چہار ضربی ضرب اول بر زانوے راست دوم بر چپ سوم در پیش خود چہارم بر دل زند لیکن در یکضربی و دو ضربی دو زانو و در سہ ضربی و چہار ضربی جلسہ مربع نشیند

اُس کا طریق یہ ہے کہ یکضربی مین لفظ مبارک اللہ کی مدو شد کے ساتھ زور سے دل پر ضرب لگائے پھر توقف کرے جب سانس ٹہر جائے پھر ضرب لگائے اسی طرح ورزش کرے اور دو ضربی میں ایک ضرب داہنے گھٹنے پر اور دوسری دل پر لگائے اور سہ ضربی مین ایک ضرب داہنے گھٹنے پر اور دوسرے بائین گھٹنے پر اور تیسری دل پر اور چہار ضربی مین اول و دوم داہین بائین گھٹنے پر تیسرے آگے چوتھے دل پر لیکن یک ضربی اور دو ضربی مین دو زانو اور سہ ضربی اور چہار ضربی مین مربع بیٹھے۔

فصل دوم در بیان اشغال قادریہ طریق شغل اسم ذات خفیہ

دوسری فصل اشغال قادریہ کے بیان مین شغل اسم ذات خفیہ کا طریق

بعدہ ذکر اسم ذات خفیہ فرمایند طریقش آنکہ زبان را بکام چسپاند و بدل ہر قدر کہ تواند بگوید شب و روز ہمین تصور باشد تا پختہ شود و بے تکلف جاری گردد و اگر پاس انفاس بذکر اسم ذات نماید طریقش آنکہ اسم ذات را بالاے ناف تصور نمودہ لفظ ہو را بخیال دراز کردہ از افلاک بگذارند ہمین طور بہر دم اشتغال نماید و طریق ذکر ارہ کہ شغل مخصوص این خاندان است بالا ذکر یافتہ

ان تمام اذکار کے بعد اسم ذات خفیہ تعلیم فرماتے ہین اس کا طریق یہ ہے کہ زبان کو تالو سے ملائے اور دل سے جتنا ہو سکے اللہ اللہ کہے رات دن یہی تصور کہے تاکہ تصور پختہ ہو جاوے اور بے تکلف ذکر جاری ہو اور اگر اسم ذات سے پاس انفاس کرے تو اسکا طریقہ یہ ہی کہ اسم ذات کو ناف کے اوپر تصور کرکے لفظ ہو کو خیال سے دراز کرکے آسمان پر لیجائے اسی طرح ہر سانس مین کرے اور ذکر ارہ کا طریق جو اس خاندان مین مخصوص ہے اوپر بیان ہو چکا ہے۔

شغل برزخ اکبر

برزخ اکبر کا شغل

و این چند نوع ہست اول آنکہ حبس دم کردہ نظر درمیان دو ابرو دارد۔ نوع دوم نظر

یہ کئی طرح پر ہوتا ہے اول یہ کہ حبس دم کرکے نظر دونون ابرو کے درمیان مین رکھے دوسری نظر

در میان ہوا دارد نوع سوم چشم راست کشادہ و چشم چپ بند کردہ در ترہ راست بینی ملاحظۂ نور بے کیف وجود مطلق کہ منزہ ہست از تقییدات نماید تا ظاہر گردد و فنائے حقیقی حاصل آید اما شرط آنکہ ہر نوع کہ عمل نماید پلک نزند و یقین بر آن کند کہ ہر چہ بینم و می یابم مقصود من ہست انشاء اللہ بمقصود خواہد رسید

شغل اسم ذات

طریق شغل اسم ذات آنکہ در پارچہ کاغذ شکل قلب صنوبری برنگ سرخ یا نیلگون کشیدہ و در آن لفظ اللہ را بآب طلا یا نقرہ بنویسد و پیوستہ نظر بر آن دارند تا آنکہ نقش این اسم در دل پدید آید یا صورت وہمی را بر صفحۂ دل بنویسد و مدام متوجہ بآن باشد تا غیب از حواس پدید آید۔

طریق شغل دورہ قادریہ

آنکہ رو بقبلہ با ادب دو زانو نشستہ ہر دو چشم بند نمودہ و زبان را بکام چسپانیدہ بحضور قلب تصور نماید یعنے بزبان دل اَللّٰہُ سَمِیْعٌ بملاحظہ نور خط نورانی از ناف بر آوردہ تا بوسط سینہ کہ مقام لطیفہ سر ہست رساند و از سینہ اَللّٰہُ بَصِیْرٌ را بر آوردہ تا بدماغ رساند و از ام الدماغ اَللّٰہُ عَلِیْمٌ بر آوردہ تا بالعرش رساند باز اَللّٰہُ عَلِیْمٌ از عرش تا بدماغ و اَللّٰہُ بَصِیْرٌ از دماغ تا بسینہ و اَللّٰہُ سَمِیْعٌ از

ہوا میں رکھے تیسرے داہنی آنکھ کھلی اور بائیں بند رکھے اور ناک کے داہنے نتھنے پر وجود مطلق کے نور بیکیف کا جو تمام تقییدات سے پاک ہے ملاحظہ کرے تاکہ وہ نور ظاہر اور فنائے حقیقی حاصل ہو مگر شرط یہ ہے کہ ہر عمل میں پلک نہ جھپکے اور یقین کرے کہ میں جو کچھ دیکھتا ہوں اور پاتا ہوں یہی میرا مقصود ہے انشاء اللہ تعالیٰ مقصود حاصل ہوگا

اسم ذات کا شغل

اسم ذات کے شغل کا طریق یہ ہے کہ کاغذ پر قلب صنوبری کی سرخ یا نیلگوں تصویر کھینچکر اس میں لفظ اللہ کو سونے یا چاندی کے پانی سے لکھکر ہمیشہ اس پر نظر رکھے یہانتک کہ یہ اسم دل پر نقش ہو جائے یا صورت اللہ کو دل پر لکھے اور ہمیشہ اس کی طرف متوجہ رہے تاکہ غیب اس کے حواس سے ظاہر ہو۔

شغل دورہ قادریہ کا طریق

چاہیے کہ ادب سے قبلہ کی طرف دو زانو ہو بیٹھے اور دونوں آنکھیں بند کرکے زبان کو تالو سے لگا کر حضور قلب سے تصور کرے یعنے زبان دل سے اَللّٰہُ سَمِیْعٌ بملاحظہ نور خط نورانی ناف سے نکالکر وسط سینہ تک کہ لطیفہ سر کا مقام ہے پہونچائے اور اَللّٰہُ بَصِیْرٌ کو ام الدماغ سے نکالکر دماغ میں پہنچائے اور اَللّٰہُ عَلِیْمٌ کو ام الدماغ سے نکال کر عرش تک پہنچائے پھر اَللّٰہُ عَلِیْمٌ کو عرش سے دماغ تک اور اَللّٰہُ بَصِیْرٌ کو دماغ سے سینہ تک اور اَللّٰہُ سَمِیْعٌ کو

از سینه تا بناف آرد این جمله یک دوره گردد بعده
باز از ناف شروع کنند و درجه بدرجه بطور مذکور
بطریق عروج و نزول کرده باشد بعضے بزرگان
همراه این کلمات مذکوره الله قدیر زیاده کنند
برین تقدیر الله قدیر را با آسمان چهارم برند
الله علیم را تا بعرش رسانند و در آنجا چندے
قرار کنند ثمرات کیفیات این شغل بقلم نمی آید هر که کند داند
بعد از حصول ثمرات ذکر و شغل مراقبه تلقین فرمایند

فصل سوم در مراقبات قادریه

مراقبه مشتق از رقیب است و رقیب نگاهبان را
میگویند پس دل را از یاد ماسوا و خیال غیر حق نگاه
دارد و طریقش آنکه هر آیت و کلمه که مراقبه آن منظور
باشد آن آیت یا کلمه را تلفظ نموده بادب تمام
دوزانو بذلت و حقارت خود رو بقبله بنشیند
و دل را از ماسوا خالی نموده در تصور معنی آن
خوض نماید چندان که در آن مستغرق گردد و
اصل در مراقبه حدیث شریف سرور عالم صلی الله
علیه وسلم است یعنی الاحسان ان تعبد الله کانک
تراه فان لم تکن تراه فانه یراک و از آیات
کلام الله شریف گویا که سر همه مراقبات است کل
من علیها فان و یبقی وجه ربک ذو الجلال
والاکرام طریقش آنکه ذات خود را مرده و بوسیده
و خاکستر شده تصور نماید و داند که باد او را جابجا
میگرداند و آسمان را شگافته و تمام عالم را

سینہ سے ناف تک لائے یہ ایک دورہ ہوا پھر ناف سے
شروع کرے اور درجہ بدرجہ اسی طریق پر بطریق عروج
و نزول شاغل رہے بعضے بزرگون نے ان کلمون
میں اللہ قدیر کو بھی شامل کیا ہے اس تقدیر پر اللہ
قدیر کو چوتھے آسمان تک پہونچائے اور اللہ علیم
کو عرش تک اور اُس جگہ ٹھہرے اس شغل کے ثمرے
اور کیفیتین بیان سے باہر ہین جو کرے وہی جانے پھر ذکر
و شغل کے ثمرے حاصل ہونیکے بعد مراقبہ تلقین فرماتے ہین

تیسری فصل مراقبات قادریہ کے بیان مین

مراقبہ مشتق ہے رقیب سے اور رقیب کہتے ہین نگہبان
کو پس دل کو ماسوا کی یاد اور غیر حق کے خیال سے نگاہ
رکھے اس کا طریق یہ ہے کہ جس آیۃ یا کلمہ کا مراقبہ
منظور ہو اُس کو زبان سے کہے اور اپنے آپ کو
ذلیل و حقیر سمجھکر ادب سے قبلہ کی طرف مُنہ
کرکے دوزانو ہو بیٹھے اور ماسوا اللہ سے دل کو
خالی کرکے اُس کے معنے کی تصور مین خوب خوض کرے
یہانتک کہ اُس مین مستغرق ہوجائے اور اصلی مراقبہ
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث
شریف الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ
فانہ یراک اور آیہ کلام اللہ شریف یعنے کل من علیہا
فان و یبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام
کا ہے کہ تمام مراقبون کا سر ہے اُس کا طریق یہ ہے
کہ اپنے آپ کو مردہ اور بوسیدہ اور خاک
تصور کرے اور آسمان کو پھٹا ہوا اور تمام عالم کو

برہم ودرہم چنانکہ روز قیامت فانی خواہد شد ملاحظ
نماید و ذات مطلق اللہ تقدس وتعالی را موجود
و باقی داند و درین شغل مشغول ماند تا وقتیکہ نتیجہ
او کہ محویت و بیخودی است بوصول انجامد

مراقبہ دیگر

اللہ نور السموات والارض انوار الٰہی را
کہ در ہر مکان و زمان موجود ست چنانکہ وجود
ہستی او کہ ہر جا ثابت است ملاحظہ نماید مستغرق گردد ہمچنین

مراقبہ آیت

ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملاقیکم
ایضا اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج
مشیدۃ و دیگر کلمات مراقبہ کہ سابق مذکور شدہ
از انجا گیرند پس ہر گاہ کہ ثمرات این مراقبات مترتب
شوند و کیفیات و انوار آن ہا مشہور گردد مراقبہ
توحید ارشاد فرمایند و آن را انواع است
اول مراقبہ توحید افعالی طریقش آنکہ حرکات
و سکنات تمام عالم را حرکات و سکنات حق داند
و فاعلان صوری را بمنزلہ آلات و حق را فاعل
مطلق تصور نماید چون بروجہ کمال این
حالت ملازمت کند ثمرات عجیبہ و اخلاق
پسندیدہ پیدا آید و خوب و زشت در نظر
شان یکسان گردد نظم

مردان نفس ہوا شکستند ✤ از نیک و بد زمانہ رستند
در بحر فنا چو غوطہ خوردند ✤ جز حق ہمہ را وداع کردند

دوم مراقبہ توحید صفاتی است

درہم برہم جیسا کہ قیامت کے روز ہو جائیگا ملاحظہ کرے
اور ذات مطلق کو موجود اور باقی جانے تا وقتیکہ محویت
اور بیخودی نہ حاصل ہو اسی شغل مین مشغول رہے
بعد ازان دیگر مراقبات مین مصروف ہو۔

دوسرا مراقبہ

اللہ نور السموات والارض انوار الٰہی کو جو ہر مکان
و زمان مین موجود ہین جیسا کہ اسکی ذات کا وجود ہر جگہ
ثابت ہے ملاحظہ کرے اور مستغرق ہو اور ایسا ہی اس

آیت کا مراقبہ

ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملاقیکم
ایضا اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج
مشیدۃ اس کے علاوہ اور کلمات مراقبہ کے جو پہلے
ذکر ہو چکے ہین اُن کا مراقبہ کرے پھر جب ان مراقبون
کے ثمرے مترتب ہونے لگتے ہین اور کیفیتین اور
انوار ظاہر ہوتے ہین تو مراقبہ توحید ارشاد فرماتے
ہیں اور یہ چند قسم کا ہوتا ہے اول مراقبہ توحید افعالی
اس کا طریقہ یہ ہے کہ تمام عالم کے حرکات و سکنات کو
حرکات و سکنات حق کی جانے اور فاعلان ظاہری
کو بمنزلہ آلات اور حق کو فاعل مطلق تصور کرے
جب پوری طرح اس حالت پر مزاولت کرے گا
ثمرات عجیبہ اور اخلاق پسندیدہ ظاہر ہون گے
اور برائی بھلائی یکسان نظر آئیگی نظم

مردان نفس ہوا شکستند ✤ از نیک و بد زمانہ رستند
در بحر فنا چو غوطہ خوردند ✤ جز حق ہمہ را وداع کردند

دوسرا مراقبہ توحید صفاتی کا ہے

دوم آنکه صفات خود وصفات موجودات را پرتو
صفات حق داند و دران مستغرق گردد ثمرات
آن نیز در بیان نمی آید مجمل آن که صاحب این
مراقبه خود را مصدر کثرت که در عالم هست می
داند وصورتش آنکه بدن خود را فراخ و پہنا
می یابد باین مرتبه که از فرش تا عرش تمام عالم
را در گرفته هست و همه عالم را در خودمے بیند و
درین حالت کیفیت عالم برو منکشف گردد
و آن کشف او مطابق واقع باشد لیکن درین
توقف نکند و قصد ازان بانوار کند که حجاب
ذات اند وگاه انوار رنگارنگ ظهور گیرند و آن
هم حجاب ذات بحت اند ازان هم ترقی
جوید و حجاب هاے انوار سخت تر اند بدرگاه
الٰهی به عجز و انکسار استدعا نموده بنظر خیالی
ازان بگزرد و آخر این حجب جماے است لطیف
بے لون که آن را بہ نسبت بیرنگی تعبیر نمایند
آن جا نیز گاہے توقف می شود و بعضے آن
را مقصود اصلی دانسته در آن مرتبه
توقف می کنند و اگر امداد الٰهی و جذبهٔ غیبی
شامل حال است تمام حجاب طے
شوند و به مرتبه معرفت ذات بحت بے
چون برسد و در آن جا حالات عجائب
و غرائب پیش آیند و این را سیر فی الله میگویند
و این را پایانی نیست و این مقام را انتہاے
سلوک و معرفت فرموده اند

اور وہ یہ ہے کہ اپنی اور تمام موجودات کی صفات
کو صفات حق کا پرتو سمجھے اور اُس مین مستغرق ہو
اس کے ثمرے بھی بیان نہیں ہو سکتے مجمل یہ ہے
کہ اس مراقبہ کا عامل اپنے آپ کو کثرت فی العالم
کا مصدر جانتا ہے صورت اُسکی یہ ہے کہ اپنے
بدن کو فراخ اور چوڑا پاتا ہے اس مرتبہ مین
فرش سے عرش تک تمام عالم کو گھیرے ہوئے
ہوتا ہے اور تمام عالم کو اپنے مین دیکھتا ہے اور
تمام جہان کی کیفیت اُس پر کھل جاتی ہے اور
یہ کشف اس کا واقعی ہوتا ہے لیکن اس مین توقف
نہ کرے اور اس سے اُن انوار کا قصد کرے کہ جو
ذات کے حجاب ہین اور بعضی دفعہ جو طرح طرح
کے انوار ظاہر ہوتے ہین وہ بھی ذات بحت کے
حجاب ہین ان سے بھی ترقی چاہے اور انوار کے
حجاب بہت سخت ہین اللہ کی درگاہ مین عجز و انکساری
سے دعا کرے نظر خیالی کے ساتھ اُسے عبور کرے
اُس کے آخر مین حجاب جمالی لطیف اور بے رنگ
ہے اُس کو بیرنگی سے تعبیر کرتے ہین کبھی اس جگہ
بھی توقف ہوتا ہے اور بعضے اُسکو مقصود اصلی
سمجھکر توقف کرتے ہین اور اگر امداد الٰہی اور جذبۂ
غیبی شامل حال ہے تو تمام حجاب طے ہو جائینگے
اور معرفت ذات بحت بیمانند کے مرتبہ پر پہنچیگا
اور اُس جگہ عجائب و غرائب حالات پیش آئینگے
اسکو سیر فی اللہ کہتے ہین اور اسکی کوئی انتہا
اور اس مقام کو سلوک و معرفت کا منتہی فرماتے ہین

سوم مراقبہ

مراقبہ توحید ذاتی کہ ہمہ ذوات را حق داند وغیراو را موجود وہ اند محققان حال این مراقبہ را منع فرمودہ اند کہ فہم آن بدون وجدان راست نیاید بطریق اجمال دائما درین حال باشد بعنایت الٰہی رفتہ رفتہ بروجہ کمال کشف خواہد شد و در ابتداء حال بتفتیش و استیقان مشغول نشود

فائدہ باید کہ در مراقبہ بغایت ملازمت و مشق نماید تا حاصل آید کہ دل ازان بتکلیف باز تواں داشت بلکہ دل ازان باز داشتن ممکن نباشد وازان حالتے و حضورے و محویت و نفی خود و عالم و اثبات حق پیدا آید واگر یک لحظہ موقوف شود خوف ہلاکت او باشد۔

تیسرا مراقبہ

توحید ذاتی کے مراقبہ کو کہ تمام ذوات کو حق جانے اور ماسوا کو غیر موجود سمجھے محققان حال نے منع فرمایا ہے کہ اس کا سمجھنا بدون وجدان کے نہیں ہو سکتا۔ اجمالی طور پر سمجھ لینا چاہیئے کہ ہمیشہ اسی حال مین رہے عنایت الٰہی سے رفتہ رفتہ پورے طور پر کشف ہونے لگے گا اور ابتداء حال مین تلاش اور تحقیق نہ کرے

فائدہ چاہیئے کہ مراقبہ مین نہایت مشق اور ملازمت کرے تاکہ دل کا بتکلف متوجہ کرنا جاتا رہے بلکہ یہ بات حاصل ہو کہ مراقبہ سے دل پھرنا غیر ممکن ہو جاوے اور اُس سے حالت اور حضوری اور محویت اور اپنی اور عالم کی نفی اور حق کا اثبات ظاہر اور ایک لحظہ بھی موقوف ہونے مین ہلاک ہونیکا خوف ہو۔

طریق کشف ارواح و ملائکہ و ہر روحے کہ باشد

طالب را باید کہ طرف راست گوید سبوح و چپ قدوس و طرف آسمان رب الملٰئکۃ و در دل والروح ضرب کند ہزار بار بگوید و توجہ بمطلوب کند پس آن روح در بیداری یا در خواب ملاقی شود و اگر دو ہزار بار گوید زود بمقصود رسد

ارواح ملائکہ اور ہر روح کے کشف کا طریق

طالب کو چاہیئے کہ داہنی طرف سبوح اور بائین طرف قدوس اور آسمان کی طرف رب الملٰئکۃ کہے اور دل پر والروح کی ہزار مرتبہ ضرب لگائے اور مطلوب کی طرف توجہ کرے پس وہ روح بیداری یا خواب مین ملاقی ہوگی اور اگر دو ہزار بار ضرب لگائیگا جلدی مقصود حاصل ہوگا۔

ذکر برائے کشف آیندہ

راست یا احد چپ یا صمد بگوید ہزار بار و نیز سر را بجانب کتف راست گردانیدہ یا حیّ و در دل

ذکر کشف آیندہ کے لئے

داہنی طرف یا احد اور بائیں طرف یا صمد اور سر کو شانے کی طرف پھیر کر یا حیّ اور دل مین

یا قیوم ضرب کند و برائے دفع بلا ہمین کند ہزار بار۔	یا قیوم کی ہزار ضربین لگائے اور دفع بلا کے واسطے بھی ہزار مرتبہ اسی طرح کہنا مجرب ہے۔
ذکر برائے شفائے مریض	**ذکر بیماری شفا کے واسطے**
در راست یا احد و در چپ یا صمد و طرف آسمان یا وتر و در دل یا فرد ہزار بار بگوید	داہنی طرف یا احد بائین طرف یا صمد آسمان کی طرف یا وتر دل مین یا فرد ہزار بار کہے
ذکر برائے حصول امور مشکلہ و کشف وقایع آیندہ	**ذکر امور مشکلہ کے حاصل ہونے اور وقایع آیندہ کے کشف کے واسطے**
بعد تہجد ہزار بار بطرف راست یا حی و در چپ یا قیوم و با آسمان یا وہاب و در دل یا اللہ ضرب کند و دعا کند	تہجد کی نماز کے بعد ہزار دفعہ داہنی طرف یا حی بائین طرف یا قیوم آسمان کی طرف یا وہاب دل مین یا اللہ کی ضرب لگائے اور دعا کرے
ذکر برائے کشف قبور	**ذکر کشف قبور کے واسطے**
اول بست و یکبار یا رب بگوید و بطرف آسمان یا روح و بر قبر یا روح و بر دل یا روح الروح ضرب کن۔ حال میت معلوم شود علانیہ یا در خواب	پہلے اکیس دفعہ یا رب کہے بعدہ آسمان کیطرف یا روح اور قبر پر یا روح اور دل پر یا روح الروح کی ضرب لگائے میت کا حال علانیہ یا خواب مین معلوم ہو جائیگا۔
طریق دیگر	**دوسرا طریق**
نزدیک قبر بنشیند اول فاتحہ بر میت خواند بعد ازان بطرف آسمان اکشف لی یا نور و بر دل ضرب کند اکشف لی یا نور بعدہ بر قبر ضرب کند عن حالہ و متوجہ بقلب شود	قبر کے پاس بیٹھکے پہلے میت پر فاتحہ پڑھے پھر آسمان کی طرف اکشف لی یا نور اور دل پر بھی اکشف لی یا نور اور قبر پر عن حالہ کی ضرب لگائے اور قلب کی طرف متوجہ ہو۔
ذکر کشف روح مبارک صلی اللہ علیہ وسلم	**ذکر کشف روح مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم**
صورت مثالیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را تصور نمودہ درود خواند و بطرف راست یا احمد و چپ یا محمد و در دل یا رسول اللہ ضرب کند۔ ہزار بار بگوید علانیہ یا در خواب دولت دیدار مبارک مشرف شود	چاہیئے کہ حضرت کی صورت مثالیہ کا تصور کرکے درود پڑھے اور داہنی طرف یا احمد اور بائین طرف یا محمد اور دل مین یا رسول اللہ ہزار مرتبہ کہے علانیہ یا خواب مین دولت دیدار سے مشرف ہوگا

ذکر برائے بر آمدن حاجات

ہر مشکلے و مہمے و حاجتے کہ پیش آید اسمی از اسماء حسنے مطابق حاجت خود گرفتہ بذکر سہ ضربی یا چہار ضربی مشغول شود مثلاً برائے کشائش رزق یَا رَزَّاقُ و برائے شفائے مریض یَا شَافِی و برائے حفظ موذیات یَا حَفِیظُ و برائے گرسنگی یَا صَمَدُ و برائے دفع دشمن یَا مُذِلُّ و برائے دفع بلا و انشراح خاطر یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ و علی ہذا القیاس

باب سوم در اذکار و اشغال و مراقبات حضرات طریقہ عالیہ نقشبندیہ رحمہم اللہ تعالیٰ

باید دانست کہ چون طالب صادق بتوفیق الٰہی متوسل بزرگی از بزرگان این سلسلہ عالیہ می شود اول او را استخارہ فرمایند پس از دو حال خالی نباشد یا اجازت یا منع در صورت اجازت باو مشغول شوند والا جواب دہند کہ قسمتش بجائے دیگر ست و نیز توجہ مرشد قائم مقام استخارہ می شود۔

طریق استخارہ

آنکہ بعد از نماز عشا وضو تازہ کردہ صد و یکبار استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم و اتوب الیہ بصدق تمام بخواند بہ نیت آنکہ آنچہ از من تقصیرات ظاہری و باطنی صادر شدہ از جملہ توبہ کردم

ذکر حاجات براری کا

جو کوئی مشکل یا مہم یا حاجت پیش آئے اسمائے حسنے میں سے اُس کے موافق کوئی اسم لیکر سہ ضربی یا چہار ضربی میں مشغول ہو مثلاً کشائش رزق کیواسطے یَا رَزَّاقُ اور شفائے مریض کے واسطے یَا شَافِی اور موذیات سے بچنے کیواسطے یَا حَفِیظُ اور فاقہ کے واسطے یَا صَمَدُ اور دفع دشمن کے واسطے یَا مُذِلُّ اور دفع بلا اور کشادگی دل کے واسطے یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ اور علی ہذا القیاس

تیسرا باب اذکار و اشغال و مراقبات حضرات طریقہ عالیہ نقشبندیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے بیان میں

جاننا چاہیئے کہ جب طالب صادق توفیق الٰہی سے اس سلسلہ عالیہ کے بزرگوں میں سے کسی بزرگ کو اپنا وسیلہ گردانتا ہے تو اول اُسکو استخارہ تعلیم فرماتے ہیں پس دو حال سے خالی نہیں یا اجازت ملیگی یا ممانعت ہوگی اجازت کی صورت میں اُس کے ساتھ مشغول ہوتے ہیں اور ممانعت کیصورت میں صاف جواب دیدیتے ہیں کیونکہ اُسکا حصہ دوسری جگہ ہوتا ہے اور مرشد کی توجہ بھی استخارہ ہی کے قائم مقام ہوتی ہے

استخارہ کا طریق

عشا کی نماز کے بعد تازہ وضو کرکے صدق دل سے ایک سو ایک دفعہ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم و اتوب الیہ تقصیرات ظاہری و باطنی سے توبہ کرنیکی نیت سے پڑھے اور خیال کرے

وازسر نومسلمان شدم بعده دو رکعت نماز استخاره باین نیت که از حق تعالی میخواهم که بر اتباع شریعت رسول الله صلی الله علیه وسلم بوسیله مرشدم محکم دارد و در رکعت اول بعد فاتحه آیة الکرسی و در دوم با فاتحه قل یاایها الکافرون بخواند بخشوع وخضوع تمام ادا نماید و بگریه وزاری پردازد و بعد سلام نماز صد یکبار درود شریف و صد یکبار کلمه تمجید خوانده و دست برداشته دعا کند چون خواب غلبه کند بر زمین بخسپد و اگر معذور است اختیار دارد و بعد آنچه در خواب اشارت شود از مرشد بیان کند و اگر در روز اول بشارت نشود سه روز بکند و بر استخاره نظر بر قلب خود کند اگر قلب وی را اعتقاد همچنان محکم است که سابق از این بود همین بشارت است پس مرشد بعد اخذ بیعت او را تلقین ذکر اسم ذات بواسطه لطائف سته نماید باینطریق که زبانه را بکام چسپانیده هر دو چشم بند نماید و بزبان خیال از دل صنوبری بگوید به نهجیکه این اسم را غیر ذات نداند و این حیثیت را بوسع خود در حال نشست و برخاست از دست ندهد

که گویا مین از سر نو مسلمان ہوا ہون اور دو رکعت نماز استخارہ اس نیت سے پڑہے کہ مین اللہ سے چاہتا ہون کہ مجکو بوسیلہ میرے مرشد کے شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع پر محکم رکہے اور اول رکعت مین فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اور دوسری مین سورہ فاتحہ مع سورہ کافرون خشوع وخضوع کے ساتھ پڑہے اور درگاہ الٰہی مین روے اور سلام کے بعد ایک سو ایک مرتبہ کلمہ تمجید پڑھکر ہاتھ اُٹھاکر دعا مانگے جب نیند بہت آئے زمین پر سو رہے اور اگر معذور ہے مختار ہے جہان چاہے سوئے اسکے بعد جو کچھ خواب مین دیکھے مرشد سے بیان کرے اور استخارہ مین اپنے دل پر نظر کرے اگر دلمین جو پہلے تھا وہی اعتقاد ہے یہی بشارت ہے پس مرشد اخذ بیعت کرکے اسم ذات بواسطۂ لطائف ستہ کے تلقین فرمائے اس طرح پر کہ زبان کو تالو سے ملاکر دونون آنکھین بند کرکے خیالی زبان کے ساتھ قلب صنوبری سے اسطرح کہے کہ اس اسم کو غیر ذات نہ سمجھے اور نشست وبرخاست مین حتی الوسع یہ حیثیت ہاتھ سے ندے۔

بیان لطائف ستہ وطریق ذکر آنہا

باید دانست که لطائف شش اند یعنی شش موضع اند در جسم انسان که پر فیوض و پر انوار و مشتمل بسیار برکات اند اول لطیفۂ قلبی که مقام او دو انگشت فروتر زیر پستان چپ است و نور او سرخ است دوم لطیفۂ روحی که مقام او دو انگشت فروتر زیر پستان راست است و نور او سفید

لطائف ستہ کا بیان اور انکے ذکر کا طریق

جاننا چاہیئے کہ لطیفے چھہ ہین یعنے انسان کے بدن مین چھہ جگہ فیوض وانوار وبرکات سے بھری ہوئی ہین اول لطیفۂ قلبی جس کی جگہ بائین پستان سے دو انگل نیچے اور نور سرخ ہے۔ دوسرا لطیفہ روحی جسکا مقام داہنے پستان سے دو انگل نیچے اور نور سفید ہے

سوم لطیفۂ نفس کہ موضع آن زیر ناف است و
نور او زرد است چہارم لطیفۂ سری مقام آن
مابین سینہ و نور او سبز است پنجم لطیفۂ خفی مقام آن
بالاے ابرو و نور او نیلگون است ششم لطیفۂ اخفی
محل آن ام الدماغ است و نور او سیاہ است مثل سیاہی
چشم فائدہ بدانکہ این لطائف شش گانہ را بہ ترتیبے
کہ مذکور شد بخوبی ذاکر باید شود حتی کہ خود بر ذکر آنہا
واقف شود و مرشد بہمت تمام بالقاء آن ذکر در
لطیفۂ مرید متوجہ شود و استدعا از حق نماید و مرید
را بگوید کہ زبان را بکام چسپانیدہ از زبان
قلب اسم ذات را بےحرکت زبان بگوید و خود
بقوت و ہمت تمام توجہ کند یعنی ذہن قلب
خود را بر قلب مرید تصور نماید و خطرۂ غیر را آمدن
ندہد و بجذبۂ قلبی قلب مرید را بطرف خود کشد تا از
اثر توجہ او در لطیفۂ مرید جنبش پدید آید و ذکر جاری
گردد و نور ذکر در دل مرید قوتے پیدا کند و نسبت
و حضورے بمذکور تقدس و تعالی ظہور گیرد و باین
حیثیت تا یک ساعت کم زیادہ بحال مرید متوجہ
باشد و ارواح متبرکہ اکابر این سلسلہ را شامل حال
خود دانستہ این تصرف را از امداد ایشان
داند۔

فائدہ بدانکہ این دل صنوبری آشیانہ قلب حقیقی
است کہ از عالم امر است مسمی بحقیقت جامع
و نیز چون مرید متوجہ بقلب شود
عادت اللہ جاریست کہ از مبدء فیض بواسطہ

تیسرا لطیفہ نفس جس کا مقام ناف کے نیچے اور نور زرد ہے
چوتھا لطیفہ سری جس کا مقام سینہ کے درمیان ہے
اور نور سبز ہے پانچوان لطیفہ خفی جسکا مقام ابرو کے
اوپر اور نور نیلگون ہے چھٹا لطیفہ اخفی جس کا مقام
ام الدماغ اور نور سیاہ ہے۔

فائدہ جاننا چاہیئے کہ ان چھ لطیفون کا ترتیب جسطرح
کہ ذکر ہوئے ہین بخوبی ذاکر ہونا چاہیئے یہانتک کہ
خود اُن کے ذکر پر واقف ہو جائے اور مرشد ہمت
سے اُس ذکر کو لطیفۂ مرید مین ڈالنے کی طرف توجہ
کرے اور خدا سے دعا کرکے مرید سے کہے کہ زبان
کو تالو سے چمٹا کر بےحرکت زبان کے اسم ذات کو
زبان قلب سے ادا کرے۔ اور خود قوت اور ہمت سے
توجہ کرے یعنے اپنے قلب ذہن کو مرید کے قلب
پر سمجھے اور غیر کے خطرہ کو اُس کے قلب مین آنے
سے روک کر جذبۂ قلبی کے ساتھ مرید کے دل کو اپنی
طرف کھینچے تا کہ اُسکی توجہ کے اثر سے لطیفۂ مرید مین
جنبش آئے اور ذکر جاری ہو اور ذکر کا نور مرید کے
دل مین قوت پکڑے اور مذکور تقدس و تعالی کی حضوری
اور نسبت کا ظہور ہو اسی طرح ایک ساعت یا کم یا زیادہ
مرید کے حال مین متوجہ رہے اور اس سلسلہ کے بزرگون کی
ارواح متبرکہ کو اپنا شامل حال سمجھکر اس تصرف کو انکی امداد
سمجھے

فائدہ جاننا چاہیئے کہ قلب صنوبری قلب حقیقی کا
جو عالم امر سے ہے آشیانہ ہے اور اُس کو حقیقت جامع
بھی کہتے ہین اور جب مرید اپنے قلب کیطرف متوجہ
ہوتا ہے عادت اللہ جاری ہے کہ مبدء فیض سے بواسطہ

قلب حقیقی فیض میرسد چون مشق لطیفہ قلبی با تمام رسد
وفناء قلبی حاصل آید ہمین طور لطائف باقی را جداگانہ
مشق نماید فناء لطائف عبارت ازان است کہ
درآن لطیفہ استغراق بہم رسد و تکلف نماند وگاہی
می باشد کہ مرید را در لطیفہ قلبی تجلیات روی
دہند اما باید کہ بوسع امکان خود را مغلوب تجلی
نسازد بلکہ تنزیہ او تعالی را بنظر قلبی متیقن خود
سازد و درین لطیفہ قلبی نفی واثبات صغیر میفرمایند
طریقش آنکہ ہر دو چشم و ہر دو لب بند کردہ دم را
از ناف بر آوردہ در قلب حبس کند وکلمہ لا را از ناف
بر آوردہ تا بگلو رسانیدہ الٰہ را از گلو تا لطیفہ روحی
فرود آوردہ ضرب الا اللہ بر قلب بزند بحیثیتی کہ اثر
ذکر بر ہمہ لطائف برسد وملاحظہ نفی ماسوا اللہ
واثبات ذات مطلق بے کیف کردہ باشد اولاً
دریک دم سہ بار بعد ازان درجہ بدرجہ برعایت
عدد طاق یک یک زیادہ کردہ باشد تا
بست ویک بار رساند و مد شد نگاہ دارد
تا اثر ظاہر گردد واگر اثر ظاہر نہ شود دلیل
بے حاصلی است باز از سر نو شروع کند
واثر ذکر آن است کہ در وقت نفی وجود بشرے
منفی گردد ودر اثبات آثار جذبات الٰہی ظہور
گیرد ودرین ذکر چندان مشغول
شود کہ مذکور بر دل ذاکر مستولی شود و
نام معشوق ہم فراموش کند ومستغرق
بجلوہ معشوقی گردد۔

قلب حقیقی کے اسمین فیض پہونچتا ہے جب لطیفہ
قلبی کی پوری مشق ہو جائے اور فناء قلبی حاصل ہو
تو باقی لطائف کی جداگانہ مشق کرے اور فناء
لطائف اس کا نام ہے کہ لطیفہ مین مستغرق ہو
جائے تکلف کی ضرورت نہو اور کبھی ایسا ہوتا ہی
کہ مرید کو لطیفہ مین تجلیات وانوار ظاہر ہوتے ہین
تو چاہیئے کہ حتی الامکان اپنے آپ کو اُن مین محو
نکرے بلکہ اللہ تعالی کے منزہ اور پاک ہونیکا اپنے
دل مین یقین کرے اور اس لطیفہ قلبی مین نفی اور
اثبات صغیر فرماتے ہیں اُسکا طریقہ یہ ہے کہ دونوں
آنکھیں اور دونون لب بند کرکے سانس ناف
کے نیچے سے نکالکر قلب مین حبس کرکے اور لا
کو ناف سے اُٹھاکر گلے تک پہنچاکر الٰہ کو گلے سے
لطیفہ روحی تک لاکر الا اللہ کی ضرب دلپر اسطرح
لگائے کہ ضرب کا اثر تمام لطیفوں مین پہونچے اور
ماسوا اللہ کی نفی اور اثبات ذات مطلق بے کیف بے
جہت کا ملاحظہ کرے اول ایک دم مین تین دفعہ کرے
پھر درجہ بدرجہ بڑھائے یہانتک کہ اکیس مرتبہ تک پہنچا
اور عدد طاق کی رعایت اور مد شد کا لحاظ رکھے تاکہ اثر
ظاہر ہو اور اگر ظاہر نہو تو یہ بے حاصلی کی علامت ہی
پھر نئے سر سے شروع کرے اور ذکر کا اثر یہ ہی کہ نفی
کے وقت وجود بشری بالکل منتفی ہو جائے اور
اثبات مین آثار جذبات الٰہی کا ظہور ہو اس ذکر مین
ایسا مشغول ہو کہ مذکور ذاکر کے دلپر غالب ہو جائے
اور معشوق کا نام بھی بھولجائے اور جلوۂ معشوق مین مستغرق ہو

طریق شغل لطائف ستہ

اینست کہ دم را از زیر ناف کشیدہ بہمان لطیفہ کہ شغل آن باید نمود قرار دہد و در ذکر اسم ذات اللہ اللہ با ملاحظۂ معنے و نور آن مقام و واسطہ چندانکہ دست دہد مشغول شود و این اسم را با غیر ذات نداند و ذکر این مقامات بدون حبس دم ہم میکنند و ذکر ہمان اسم ذات است

و طریق ذکر جاروب

این لطائف این ہست کہ دم را بشدت تمام بملاحظہ اسم ذات بدون حبس دم از ہمان لطیفہ کہ جاروب آن کند کشیدہ باز ضرب ہو بہمان لطیفہ زند چنانچہ اگر جاروب لطیفہ قلبی کند دم را بشدت تمام از قلب با ملاحظہ اسم ذات کشیدہ تا موضع روح رسانیدہ ضرب دم بملاحظہ ہُو باز بر دل بزند و ہمین طور جاروب ہا دیگر لطائف ستہ در عمل آوردن شرط ہست و طریق ذکر ارّہ این لطائف اینست کہ دم بشدت تمام بملاحظہ اسم ذات از ہمان لطیفہ کہ ارّہ او ورزش نماید واژگون کشیدہ باز ضرب ہُو یعنی بملاحظہ ہُو بہمان لطیفہ بزند چنانچہ در جاروب لطیفہ قلب گفتہ شد اما چون از مشق لطائف ستہ فراغ نماید و ملکہ حاصل آید بعدہ مرشد فرماید کہ جمع ہمت نمودہ متوجہ بہمان لطائف یک مرتبہ شوند و مرشد نیز توجہ نماید تا ہمہ لطائف بخوبی جاری شوند اگر در سیر لطائف چیزے از تجلیات وغیرہ پیش آید در ان متلذذ و بودہ مستغنی نشود بلکہ طالب ترقی شود

لطائف ستہ کے شغل کا طریق

چاہیئے کہ زیر ناف سے سانس کھینچکر جس لطیفہ کا شغل منظور ہے وہان ٹھہرائے اور جتنا ہوسکے ذکر اسم ذات اللہ اللہ مین مع ملاحظۂ معنے اور اُس جگہ کے نور اور واسطہ کے مشغول ہو اور اس اسم کو غیر ذات نہ سمجھے اور ان مقامات کا ذکر بدون حبس دم کے بھی کرتے ہین اور ذکر وہی اسم ذات ہے۔

ذکر جاروب

ان لطائف مین اس کا طریقہ یہ ہے کہ سانس کو قوت سے مع ملاحظۂ اسم ذات بدون حبس دم کے جس لطیفہ کا جاروب مقصود ہے اُس سے کھینچکر پھر ہُو کی ضرب اُسی لطیفہ پر لگائے مثلاً اگر لطیفہ قلبی کا جاروب کرے تو دم کو قلب سے بہ شدت مع ملاحظہ اسم ذات کے کھینچکر موضع روح تک لاکر ہو کی ضرب دل پر لگائے اسی طرح دوسرے لطائف کے جاروب مین عمل شرط ہے اور ان لطائف مین ذکر ارّہ کا طریق یہ ہے کہ دم کو اسم ذات کے ملاحظہ سمیت لطیفہ پر مقصودہ سے الٹا کھینچکر ہو کی ضرب اوسی لطیفہ پر لگائے چنانچہ جاروب لطیفہ قلب مین بتا دیا گیا مگر جب لطائف ستہ کی مشق سے فارغ ہو اور ملکہ ہو جائے مرشد فرمائے کہ ہمت سے تمام لطائف کی طرف ایک دفعہ متوجہ ہو اور خود بھی توجہ کرے تاکہ تمام لطیفے بخوبی جاری ہو جائین اگر سیر لطائف مین کچھ تجلیات وغیرہ در پیش ہون اُن سے لذت اُٹھا کر بے پرواہ ہو جائے بلکہ ترقی چاہے۔

فائدہ بدانکہ در اصطلاح ایشان این سیر را سیر لطائف میگویند چون این سیر تمام شود سلطان الاذکار فرمایند

فائدہ جاننا چاہیے کہ انکی اصطلاح مین اس سیر کو سیر لطائف کہتے ہین جب سیر تمام ہو جائے سلطان الاذکار فرماتے ہین

طریق سلطان الاذکار

سلطان الاذکار کا طریق

مرید را باید کہ از سر تا قدم متوجہ بہر بُن موئے وجود خود شدہ ملاحظہ اسم ذات نماید و مرشد نیز بہمت تمام و کمال متوجہ بر ہمہ اجزاء مرید شود و این شغل را چندان کند کہ از ہر بُن موئے بدن ذکر جاری گردد حتی کہ اگر خود را غافل سازد ممکن نباشد تا انجا اذکار متضمن بلطائف ستہ وغیرہ بود تمام شد چرا کہ نزد مشائخ این سلسلہ قطع این راہ جملہ ہفت قدم ہست پنج ازان از عالم امر کہ قلب و روح و سر و خفی و اخفی اند و دو از عالم خلق کہ نفس و قالب اند و قالب مرکب باربعہ عناصر ست درین صورت دہ لطیفہ شد شروع سلوک از قلب کہ از عالم امر ہست میکنانند نصف دائرہ گذاشتہ اند از برائے ہمین اقرب ہست و لطائف قالب یعنے اربعہ عناصر را در ضمن لطیفہ نفس سلوک می فرمایند بعد ازان ذکر نفی و اثبات را ارشاد فرمایند

مرید کو چاہیے کہ سر سے پانوں تک اپنے بال بال کی طرف متوجہ ہو کر اسم ذات کا ملاحظہ کرے اور مرشد بھی تمام و کمال ہمت سے کل اجزاء مرید کیطرف توجہ کرے اور اس ذکر مین ایسا مشغول ہو کہ بال بال اُس کا ذاکر ہو جائے یہانتک کہ اگر اپنے آپ کو غافل کرنا چاہے تو ممکن نہو یہانتک جو اذکار کہ لطائف ستہ کے ضمن مین تھے تمام ہوئے کیونکہ اس سلسلہ کے مشائخ کے نزدیک اس راستہ کے قطع کرنیکے کل سات قدم ہین اُس مین پانچ تو عالم امر سے ہین جیسے قلب روح سر خفی اخفی اور نفس اور قالب یہ دو عالم خلق سے ہین اور قالب اربع عناصر سے مرکب ہے اس صورت میں دس لطیفے ہوئے سلوک قلب سے کہ عالم امر سے ہے شروع کراتے ہین آدھا دائرہ چھوڑ دیا گیا ہے اسی لئے بہت قریب ہے اور لطائف قالب یعنی اربع عناصر کو لطیفہ نفس کے ضمن مین سلوک فرماتے ہین پھر نفی و اثبات ارشاد فرماتے ہین

بیان طریق نفی و اثبات

طریق نفی و اثبات کا بیان

بدانکہ از قدیم مدار این طریق و کمالات ولایت بر ہمین ذکر ہست و ذکر اسم ذات در لطائف ستہ از تجویز قطب ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ است

جاننا چاہیے کہ ہمیشہ سے اس طریقہ اور کمالات ولایت کی بنا اسی ذکر پر ہے اور اسم ذات کا ذکر لطائف ستہ مین قطب ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تجویز سے ہے

طریق شغل نفی و اثبات

شغل نفی و اثبات کا طریق

بدانکہ چشم را بستہ و زبان را بکام محکم نمودہ نفس را

چاہیے کہ آنکھین بند کرکے زبان کو تالو سے ملا کر ناف

اززیرناف برآورده در دماغ قرار دهد و حرف لا را از ناف کشیده تا ام الدماغ رساند واز انجا الٰہ را بجانب لطیفۂ روحی فرود آورده ضرب الا اللہ بر دل بزند واز لا الٰہ نفی ماسوا اللہ تصور کند واز لفظ الا اللہ اثبات ذات بے کیف ملاحظ نماید مبتدی لا معبود الا اللہ و متوسط لا مقصود الا اللہ و منتہی لا موجود الا اللہ تصور کند ومنتہاے عدد دریک دم بست ویکبار ہست اگر اثر این شغل کہ بے تعلقی از ماسوا است در دل پیدا آید شکر بجا آرد والا نہ باز از سر نو شروع کند تا اثر حاصل آید طریق او کار تکرار اسمی تمام شد اکثر سلوک مشائخ نقشبندیہ تا باین جا ہست بعد ازان مراتب مراقبات وافکار کہ مذکور میشود اول مرید را فناء افعال کہ آن را مراقبہ توحید افعالی میگویند تلقین فرمایند۔

کے نیچے سے سانس کھینچکر دماغ میں لاوے اور حرف لا کو ناف سے کھینچکر ام الدماغ مین پہنچاے اور وہان سے الٰہ کو لطیفہ روحی کی طرف لاکر الا اللہ کی ضرب دل پر لگاے اور لا الٰہ سے ماسوا کے نفی تصور کرے اور لفظ الا اللہ پر اثبات ذاتی کا ملاحظہ کرے اور مبتدی لا معبود الا اللہ اور متوسط لا مقصود الا اللہ اور منتہی لا موجود الا اللہ کا تصور کرے اور ایک دم مین زیادہ سے زیادہ اکیس مرتبہ کہے اگر اس کا اثر کہ ماسوا سے بالکل بے تعلق ہوجانا ہے دل مین پیدا ہوجاے شکر بجا لائے ورنہ نئے سر سے شروع کرے تا کہ اثر پیدا ہو تکرار اسمی کا طریق تمام ہوا اور اکثر مشائخ نقشبندیہ کا سلوک یہین تک ہے اس کے بعد مراقبات اور افکار جو اب بیان ہوتے ہین پہلے مرید کو فناء افعال جس کو توحید افعالی کا مراقبہ کہتے مین تلقین فرمائیں۔

مراقبہ توحید افعالی

طریقش آنکہ مرید افعال خود را و جمیع موجودات را مظہر افعال حق داند و در ہمہ اشیا او را فاعل مطلق تصور نماید فاعلیت غیر از نظر برخیزد و بعدہ مراقبہ فناء صفات کہ آن را مراقبہ توحید صفاتی می گویند ارشاد نمایند یعنی ہمہ صفات خود را و صفات جمیع موجودات را در صفات حق مستہلک داند حتی کہ مصداق حدیث قدسی کنت لہ سمعہ وبصرہ الخ گردد وبعدہ مراقبہ فناے ذاتی کہ آن را مراقبہ توحید ذاتی مے گویند

توحید افعالی کا مراقبہ

اس کا طریقہ یہ ہے کہ مرید اپنے اور تمام موجودات کے افعال کو افعال حق کا مظہر جانے اور تمام اشیا مین اُس کو فاعل مطلق تصور کرے پس فاعلیت غیر کی نظر سے اٹھ جائے گی اس کے بعد فناے صفات کا مراقبہ جسکو توحید صفاتی کا مراقبہ بھی کہتے ہین ارشاد کرین یعنے اپنی اور جمیع موجودات کی سب صفتوں کو صفات حق مین مستہلک سمجھے یہان تک کہ حدیث قدسی کنت لہ سمعہ وبصرہ الخ کا مصداق بنجاے اس کے بعد فناء ذاتی کا مراقبہ جسکو توحید ذاتی کا

طریقش آنکہ مرید را باید کہ در اندرون قلب حقیقی کہ
سراسر نور است نظر انداختہ ذات خود را و ذات ہمہ
موجودات را مظہر ذات حق داند و ذات بے جہت
و بیکیف را در آفاق و انفس یعنے در اندرون و
بیرون خود حاضر داند و جز او کسی را نہ بیند از ین دانش
گاہے غافل نشود اگر غفلت آید باز رجوع باین
معنے شود تا آنکہ در نور مشاہدہ اش مستغرق گردد
و بجز ذات مطلق خود را و غیرہ خود را نیابد بدانکہ
بعضے بزرگان برائے تکمیل این نسبت مراقبہ
قواریر میکنانند طریقش آنکہ حقیقت جامع را
مثل آفتاب خیال کند و جمیع موجودات را قواریر
تصور نماید کہ در مقابلہ آن آفتاب اند و تمام قواریر
بنور واحد منور گردیدہ اند و در ان موجودات بجز
یک نور نیست اگر این مراقبہ را بکمال رساند وجود
مطلق را در جمیع افراد ساری دیدہ دیگرے را موجود
پندارد و من عرف نفسہ فقد عرف ربہ
خبر این مقام است و تمام اشیاء را بغلبہ شہود و احاطہ
معیت او تعالی عین او تعالی یابد این را در اصطلاح
این قوم توحید وجودی میگویند این ولایت
متعلق بلطیفہ قلب است کہ از عالم امر است
و محیط ہمہ اشیا ر یعنی این ولایت از و می
خیزد و اگر ہمہ اشیاء را از نظر انداختہ
و گم کردہ مشاہدہ جمال لایزال حق رو نمود این
نسبت را توحید شہودی میگویند و این ولایت علاقہ
بہ لطیفہ روح اعظم کہ محض نور است

مراقبہ کہتے ہین تلقین کرین اسکا طریقہ یہ ہے کہ مرید قلب
حقیقی کے اندر کہ سراسر نور ہے نظر ڈالکر اپنی اور تمام
موجودات کی ذات کو ذات حق کا مظہر جانے اور
ذات بیجہت و بے کیف کو آفاق و انفس مین یعنے
اپنے اندر و باہر حاضر سمجھے اور اُس کے سوا کسی کو
نہ دیکھے اس خبرداری سے کبھی غافل نہو اگر غفلت
ہو اُسی کی طرف رجوع کرے یہانتک کہ اُس کے
مشاہدہ کے نور مین مستغرق ہو جائے اور ذات مطلق
کے سوا آپ اور اپنے غیر کو نپائے جاننا چاہیے کہ بعضے
بزرگ اس نسبت کی تکمیل کے واسطے مراقبہ قواریر
کراتے ہین اُس کا طریقہ یہ ہے کہ حقیقت جامع کو مثل
آفتاب کی اور تمام موجودات کو مثل شیشے کی خیال
کرے اور سمجھے کہ یہ شیشے اُس آفتاب کے مقابل اور
اُس کے نور سے منور ہین اور اُس موجودات مین اس
ایک نور کے سوا کچھ نہین اگر اس مراقبہ مین کمال حاصل
کرے گا وجود مطلق کو تمام افراد مین ساری دیکھکر دوسرے
کو موجود مطلق نہ سمجھیگا من عرف نفسہ فقد عرف ربہ اسی
مقام کی خبر ہے اور تمام اشیاء کو غلبہ شہود و احاطہ
معیت الہی سے عین حق پائے گا اس کو اس قوم
کی اصطلاح مین توحید وجودی کہتے ہین یہ ولایت
لطیفہ قلب سے متعلق ہے جو عالم امر سے ہے اور تمام
اشیاء کو محیط ہے یعنے ولایت اسی سے شروع ہوتی
ہے اور اگر تمام اشیاء کو نظر سے ڈال دے اور گم کرنیکے بعد
جمال لایزال کا مشاہدہ ہو اس نسبت کو توحید شہودی
کہتے ہین یہ ولایت لطیفہ روح اعظم سے کہ محض نور ہے

میدارد و این هر دو مرتبهٔ ولایت خاصه اولیا است
است و درین مرتبه علم لدنی و مرتبه قطبیت و ابدالیت
وغیره امور دیگر حاصل میگردند واللّٰہ یرزق من یشاء
چون این نسبت به کمال رسید مرید را باید
که برین تجلیات و مشاهدات لذت یافته قرار نگیرد
بلکه طالب ترقی شود اگرچه این هم کمال ولایت
است اما درین مرتبه نوعی شرکت مفهوم می شود
تا وصول مطلوب حقیقی بے تلبیس اشیاء باشد
بعده مرید را باید که بامداد توجه مرشد خود را از
غلبات این تجلیات و مشاهدات و واردات اگرچه
لطیف باشد و انچه ذهن نشین است از حق باشد
یا از غیر حق خالی و صاف سازد و تلقین مرشد به
مراقبه نایافت و وراء الوراء مشغول شود۔

مراقبہ نایافت

طریقش آنکه لطیفه سری را از واردات مذکوره خالی
ساخته نظر باطن بر آن وارد و حق تعالی را بتنزیه
تمام تصور نماید هرچه در ذهن و خیال
او باشد از همه پاک و منزه و بے جهت و بے
کیف او را بداند تا هیچ در نظر او غیر
مطلوب نماند حتی که بجز نور یقین معلوم هیچ نماند
همچنین تنزیه به نهایت رساند و هیچ جا قرار نگیرد

بیت

اے برادر بے نهایت درگهیست ✤ هرچه بروے میرسی بروے مایست

چون حاجت نفی نماند و آئینه سری او توجهات

علاقہ رکھتی ہے اور یہ دونون مرتبے ولایت کے
اولیا کا خاصہ ہے اس مرتبہ مین علم لدنی اور قطبیت
کا مرتبہ اور ابدالیت وغیرہ حاصل ہوتے ہین واللّٰہ
یرزق من یشاء جب یہ نسبت کمال کو پہنچ جائے
مرید کو چاہیئے کہ ان تجلیات اور مشاہدات سے لذت
پاکر قرار نہ پکڑے بلکہ ترقی کا طالب ہو اگرچہ یہ بھی کمال
ولایت ہے مگر اس مرتبہ مین ایکطرح کی شرکت
مفہوم ہوتی ہے مطلوب حقیقی کے حاصل ہونے تک
کسی چیز کی آمیزش نہ کرے اس کے بعد مرید
کو چاہیئے کہ مرشد کی توجہ کی مدد سے اپنے آپ
کو ان تجلیات اور مشاہدات و واردات ......
کے غلبہ سے اگرچہ لطیف ہون اور جو کچھ ذہن نشین
ہے حق ہو یا غیر حق خالی اور صاف کرے اور تلقین
مرشد مراقبہ نایافت اور وراء الوراء مین مشغول ہو۔

مراقبہ نایافت

اس کا طریقہ یہ ہے کہ لطیفہ سری کو واردات مذکورہ
خالی کرکے اسپر نظر باطن رکھے اور حق تعالی کو نہایت
پاکی کے ساتھ تصور کرے اور جو کچھ ذہن اور خیال
مین آئے اسکو بیجہت اور بے کیف سمجھے تاکہ اس کی نظر مین
سوائے مطلوب کے کچھ نرہے یہانتک کہ بجز نور یقین
معلوم کے کوئی چیز باقی نرہے اسیطرح پاکی اور صفائی
کو نہایت تک پہنچاوے اور کسیجگہ راستہ مین قرار نہ پکڑے

بیت

اے برادر بے نہایت درگہیست ✤ ہرچہ بروے میرسی بروے مایست

جب نفی کی حاجت نرہی اور آئینہ سری توجہات

وتصورات صاف ومصفا شدہ و بے جہتی و بے کیفی
رو نمود مرتبہ نایافت و وراء الوراء و ولایت اخص
کہ ولایت ملائک مقرب ہست بوصول انجامید و
این ولایت متعلق بلطیفہ سر ہست واللہ اعلم بیت

ہر کہ را از فضل حق باشد مدد
این ہمہ نعماء حق اورا رسد

بدانکہ چون مرید لطیفہ سری را از تجلیات اگرچہ مشاہدہ باشد خالی ساخت داخل دائرہ حقیقی شدہ لیکن چون از حقیقت آگاہ نیست از ارباب جہل است پس اگر امداد الٰہی وجذبہ معنوی شامل حال است جمیع مراتب عنصری ونوری را طے کردہ آید بعد از مرتبہ نایافت و وراء الوراء حقیقت نایافت کہ مرتبہ ولایت اخص الخواص کہ ولایت انبیاء علیہم السلام ہست روئے نماید پس وصول این نسبت محض سعی در خلو تخیلہ باطنہ من جہت حقیقت از یافت حق وغیر حق ہست حاصل این کہ اولا ولایت خاص اگرچہ ولایت ہست لیکن درین ولایت وجود غیر ونظر ہست یعنے تمیز در مظاہر وظاہر باقی است پس ازین بنسبت مرتبہ عالیہ الیشان بوئے شرک می آید و در ولایت اخص اگرچہ تنزیہ ہست کہ جمیع مراتب ذاتیہ وصفاتیہ وکمالیہ خود را مظہر ذات وصفات وکمالات حق تعالیٰ مے بیند وبجز مظہریت او ہیچ نمے یابد و تنزیہ او کند اما تنزیہ سائر الناس پیش رتبہ علو انبیاء علیہم السلام حکم تشبیہ دارد پس دل را از تصور غنیت

تصورات سے صاف اور مصفا ہوگیا اور بے جہتی اور بے کیفی ظاہر ہوئی مرتبہ نایافت و وراء الوراء اور ولایت اخص کہ ملائکہ مقربین کی ولایت ہے حاصل ہوئی اور یہ ولایت لطیفہ سری سے متعلق ہے واللہ اعلم بیت

ہر کہ را از فضل حق باشد مدد
این ہمہ نعماء حق اورا رسد

جاننا چاہیئے کہ جب مرید نے لطیفہ سری کو تجلیات سے اگرچہ مشاہدہ ہو خالی کیا دائرہ حقیقی میں داخل ہوا لیکن چونکہ حقیقت سے آگاہ نہیں ہے جاہل ہے پس اگر امداد الٰہی اور جذبہ معنوی شامل حال ہے تو تمام مرتبے عنصری اور نوری کے طے کر جائیگا اور مرتبہ نایافت اور وراء الوراء کے بعد حقیقت نایافت کہ مرتبہ ولایت اخص الخواص کا اور ولایت انبیاء علیہم السلام کی ہے ظاہر ہوگی پس اس نسبت کا حاصل ہونا بجہت حقیقت یافت حق اور غیر حق سے محض متخیلہ باطنہ سے خالی کرنے کی کوشش کرنے میں ہے خلاصہ یہ ہے کہ یہ ولایت خاص اگرچہ ولایت ہے لیکن اس ولایت میں وجود غیر نظر میں ہے یعنی مظاہر اور ظاہر میں تمیز باقی ہے پس اس میں سے بہ نسبت اور مراتب عالیہ کے شرک کی بو آتی ہے اور ولایت اخص میں اگرچہ پاکی ہے کہ اپنی تمام مراتب ذاتیہ وصفاتیہ وکمالیہ کو ذات وصفات و کمالات حق کا مظہر دیکھتا ہے اور اسکی مظہریت کے سوا کچھ نہیں پاتا ہے اس کی تنزیہ کرتا ہے مگر تمام آدمیوں کی تنزیہ انبیاء علیہم السلام کے بلند رتبہ کے آگے تشبیہ کا حکم رکھتی ہے پس دل کو غنیت کے

کہ نزد ایشان غیر حق ہست و او تعالی از ملاحظہ تنزیہ
نیز منزہ و پاک است تعالی اللہ عن ذلک علوا
کبیرا از ہر دو خیال خالی سازد و طالب ترقی شود
تا تجلی بے کیفی و بے جہتی بر دل مرید وارد می شود
و تجلیات انوار قدم متجلی گردد و ہر چند غلو زیادہ دخل
در دائرہ این ولایت بیشتر بعد ازان کمالات نبوت
انبیاء علیہم السلام ہست و حقیقت این مرتبہ خارج
از تحریر و تقریر ہست اما محققان این قدر فرمودہ اند
کہ اگرچہ ولایت انبیاء و نبوت ایشان ہر دو در دائرہ
اصالت اند و ہر دو از ظلیت خالی و مبرا لیکن اینقدر
ہست کہ در ولایت وصول بحقیقت صفات حضرت
عزت جل شانہ ہست و در نبوت وصول بحقیقت
ذات بحت ہست بتفاوت مراتب استعداد چنانکہ
فرمودہ قولہ تعالی تلک الرسل فضلنا بعضہم علی
بعض رزقنا اللہ وایاکم چون این نسبت بکمال رسد
ملاحظہ از میان برخیزد و بمقام حضور در حضور و نور علی
نور برسد کہ مرتبہ بقا باللہ ہست ذکر مراتب اذکار
و اشغال علیہ نقشبندیہ بطریق اجمال و اختصار بقلم
آمدہ اگر بتفصیل باید از کتب ایشان مثل نسخہ متبرکہ
کہ انوار محمدی مصنفہ حضرت مولانا و استاذنا مولوی
شیخ محمد فاروقی تھانوی سلمہ اللہ تعالی
کہ خلیفہ خاص حضرت مرشدم و ہادیم
قطب الاقطاب مولانا میان جیو
نور محمد شاہ جھنجانوی اند
قدس اللہ سرہ

تصور سے کہ ان کے نزدیک غیر حق ہے اور وہ اللہ
تعالی ملاحظہ تنزیہ سے بھی پاک اور منزہ ہے تعالی
اللہ عن ذلک علوا کبیرا دونوں خیال سے
خالی کرے اور ترقی چاہے تا کہ تجلی بے کیفی اور بے جہتی
کی مرید کے دل پر وارد ہو اور انوار قدم کی تجلیات
روشن ہوں جس قدر غلو زیادہ ہوگا اس دائرۂ ولایت
مین دخل بھی زیادہ ہوگا اس کے بعد نبوت انبیاء
علیہم السلام کے کمالات ہین اور اس مرتبہ کی حقیقت
تحریر و تقریر سے خارج ہے محقق لوگ اسقدر فرماتے
ہین کہ انبیاء کی نبوت اور اُن کی ولایت دونون
دائرہ اصالت مین ہین اور ظلیت سے خالی اور صاف
ہین لیکن اتنا فرق ہے کہ ولایت مین صفات حضرت
جل شانہ کی حقیقت کو پہنچتا ہے اور نبوت میں حسب
استعداد ذات بحت کی حقیقت کو چنانچہ اللہ تعالی
فرماتا ہے تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض
رزقنا اللہ وایاکم جب یہ نسبت کمال
کو پہنچیگی درمیان سے ملاحظہ اٹھ جائے گا اور مقام
حضور در حضور و نور علی نور ہین کہ بقا باللہ کا مرتبہ
ہے پہونچے گا یہ ذکر مراتب اذکار و اشغال طریقہ
عالیہ نقشبندیہ کا اجمالاً مختصر طور پر لکھا گیا اگر تفصیل
سے دیکھنا چاہے تو مثل نسخہ متبرکہ انوار محمدی کے کہ
حضرت مولانا و استاذنا مولوی شیخ محمد صاحب
فاروقی تھانوی سلمہ اللہ تعالی جو حضرت مرشدنا
وہادینا حضرت قطب الاقطاب مولانا میان
جیو محمد جھنجانوی کے خاص خلیفہ ہیں تصنیف سے

باید جست اما در بیان اشغال طریقہ احمدیہ حضرت
شیخ عبد الاحد را مکاتیب اند از ان جملہ مکتوب
مسمی بکحل الجواہر بغایت متین ہست و نیز طرق
تحصیل مراتب سلوک این طریقہ بتفصیل تمام
باحسن وجوہ در رسالہ آنہار اربعہ مؤلفہ حضرت
شاہ احمد سعید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کہ بغایت
پسندیدہ ہست مرقوم ہست اکنون بعضے
کلمات مصطلحہ حضرات نقشبندیہ رح کہ بنا راین طریق
بر آنست بقلم می آید باید دانست و یاد باید
داشت و آنرا پیشوائے خود باید ساخت و آن
اینست ہوش در دم ۔ نظر بر قدم ۔ سفر در
وطن ۔ خلوت در انجمن ۔ یاد کرد ۔ بازگشت ۔
نگہداشت ۔ یادداشت ۔ وقوف زمانی ۔ وقوف
عددی ۔ وقوف قلبی یازدہ کلمہ اند ۔ ہوش در
دم عبارت از آنست کہ ہمیشہ ہوشیار و آگاہ
بر نفس خود باید بود تا کہ دم بغفلت نہ بر آید و این
شغل دافع تفرقہ النفسی است نظر بر قدم آنست
کہ در آمد و رفت راہ ہر جا کہ باشد نظر بر پشت
پا دارد تا نظر پراگندہ نشود و جمعیت اقرب باشد
در ابتدا در دل تابع نظر ہست و پریشانی نظر در
دل تاثیر می کند و شاید نظر بر قدم اشارت بسرعت
سیر سالک بود در قطع مسافت ہستی و طے عقبات
خود ہستی یعنے نظر او ہر جا کہ منتہی شود فی الحال
قدم بر آن نہد سفر در وطن آن ہست کہ
سالک در طبیعت بشری سفر کند

ہے دیکھنا چاہیئے مگر اشغال طریقہ احمدیہ کے بیان مین
حضرت شیخ عبد الاحد کے چند مکتوب ہین اُن ہیں سے
ایک جو غایت درجہ کا متین ہے اُس کا نام کحل الجواہر
ہے اور اس طریقہ مین مراتب سلوک حاصل کرنے کے
طریق انہار اربعہ مؤلفہ حضرت شاہ احمد سعید دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ مین بھی کہ بہت پسندیدہ کتاب ہے
عمدہ طور سے تفصیل وار لکھے ہین اب چند اصطلاحی
کلمے حضرات نقشبندیہ رح کے جنپر اس طریقہ کی بنا ہے
لکھے جاتے ہین جاننا اور یاد رکھنا چاہیئے بلکہ اُن کو اپنا
پیشوا سمجھنا چاہیئے وہ یہ گیارہ ہین ۔ ہوش در دم ۔ نظر
بر قدم ۔ سفر در وطن ۔ خلوۃ در انجمن ۔ یاد کرد ۔ بازگشت
نگہداشت ۔ یادداشت ۔ وقوف زمانی ۔ وقوف عددی
وقوف قلبی ۔ ہوش در دم یہ ہے کہ اپنے نفس سے
ہمیشہ ہوشیار اور خبردار رہے تاکہ غفلت سے
کوئی سانس نہ نکلے ۔ اور یہ شغل تفرقہ النفسی کو دفع
کرتا ہے ۔ نظر بر قدم یہ ہے کہ راستہ کی آمد و رفت
مین جس جگہ چاہے ہو پشت قدم پر نظر رکھے تاکہ نظر پراگندہ
نہو اور جمعیت حاصل رہے اور ابتدا مین دل نظر کے
تابع ہے اور نظر کی پریشانی دل مین موثر ہوتی ہے اور
شاید نظر بر قدم سے سفر ہستی کے قطع کرنے
اور خود پرستی کی گھاٹیان طے کرنے مین
سالک کے جلدی چلنے کی طرف اشارہ ہو
یعنے جس جگہہ اُس کی نظر منتہی ہو وہین اُسی
وقت قدم رکھے ۔ سفر در وطن وہ
ہے کہ سالک طبیعت بشری مین سفر کرے

یعنے از صفات ذمیمہ بصفات حمیدہ برآید کہ معنی
تخلقوا باخلاق اللہ ہست۔ خلوت در انجمن آنست
کہ بظاہر با خلق و بباطن با حق تعالی بود یعنے با ہمہ
حال متوجہ الی اللہ بودہ باشد۔ یادکرد
عبارت از ذکر لسانی و قلبی است یعنی دور کردن
غفلت را بذکر حق تعالی۔ بازگشت و آن انیست
کہ ہر بارے کہ ذاکر بزبان دل کلمہ طیبہ را گوید در
عقب آن ہم بدل مناجات کند کہ الٰہی مقصود
توئی و رضائے تو ترک کردم دنیا و آخرت را
برائے تو عطا کن نعمائے خود و وصول تمام بدرگاہ
خویش و این شرط عظیم است در ذکر از ین غافل
نشود۔ نگاہداشت مراد از مراقبہ خاطر ہست از
خطرہ ماسوا اللہ چنان کہ اگر در یک دم چند بار
کلمہ طیبہ را گوید خاطر بغیر نرود بلکہ از اسماء و صفات
ہم غافل بود و احدیت مجرد را و وراء الورا را
منظور نظر داشتہ باشد۔

یادداشت عبارت از توجہ بودن بحق
تعالی است بہر دم و بہر حال بر سبیل ذوق
و بعضے گفتہ اند کہ حضور بے غیب است و نزد
اہل تحقیق استیلاء شہود حق بر دل بتوسط
حب ذاتی کہ کنایت از حصول یادداشت
است و این را مشاہدہ گویند و حق این است
کہ این مقام مذکور کہ توجہ تمام بحق
است بدون فناء تمام و بقاء کامل حاصل
نمے شود۔ وقوف زمانی

یعنے صفات ذمیمہ سے صفات حمیدہ کی طرف رجوع
کرے کہ یہی معنی تخلقوا باخلاق اللہ کے ہین۔ خلوۃ در
انجمن یہ ہے کہ ظاہر مین خلقت کے ساتہ اور باطن مین
اللہ تعالی کے ساتہ ہو یعنے ہر حال مین توجہ الی اللہ
رکھے۔ یادکرد ذکر زبانی اور قلبی سے مراد ہے یعنی
ذکر حق مین غفلت کا دور کرنا۔ بازگشت یہ ہے کہ
ذاکر جتنی دفعہ کلمہ طیبہ زبان سے کہے اُس کے
بعد دل سے بھی مناجات کرے کہ الٰہی تو اور تیری
رضا میرا مقصود ہے اور مین نے تیرے
واسطے دنیا اور آخرت کو چھوڑ دیا تو مجھے اپنی نعمتین
اور درگاہ میں پہنچنا عطا فرما اور یہ ذکر میں بڑی شرط
ہے اس سے غافل نہونا چاہیئے اور نگہداشت مراقبہ
دل کو ماسوا اللہ کے خطرہ سے محفوظ رکھنے کو کہتے
ہین مثلاً ایک دم مین سو مرتبہ کلمہ طیبہ کہے تو غیر کی
طرف دل نہ جائے بلکہ اسماء و صفات سے بھی غافل
ہو جائے اور احدیت مجرد اور وراء الوراء کو منظور
نظر رکھے۔

یادداشت ہر حال و ہر ساعت مین نہایت ذوق
سے خدا کی طرف متوجہ ہونے کو کہتے ہین اور بعضے
حضور بے غیب کو کہتے ہین اور اہل تحقیق کے
نزدیک شہود حق کا دل پر حب ذاتی کے واسطے
سے کہ کنایہ حصول یادداشت سے ہے غالب ہوتا
ہے اور اسی کو مشاہدہ کہتے ہین اور حق یہ ہے کہ یہ
مقام مذکور کہ حق کے ساتہ مین توجہ تامہ ہے بدون
فناء تامہ اور بقاء کامل کے حاصل نہین ہوتا وقوف زمانی

آنست کہ بندہ بہر حال واقفِ احوال خود باشد اگر بطاعت ست شاکر باشد و اگر بمعصیت است عذر خواہد یا آن کہ پاس انفاس را نگاہ دارد کہ بحضور میگزرد یا بغفلت و علی ہذا القیاس در قبض و بسط استغفار و شکر باید و این را محاسبہ گویند وقوف عددی و آن عبارت از رعایت عدد طاق در نفی و اثبات چنانکہ گزشت و رعایت عدد قلبی موجب جمع خاطر متفرقہ است۔ وقوف قلبی آنست کہ ذاکر آگاہ و واقف باشد با حق تعالی و یا وقوف قلبی عبارت از آگاہی و حاضر بودن دل است بجناب حق تعالی بوجہے کہ دل را ہیچ علاقہ بغیر حق نباشد و بعضے گفتہ اند کہ در حین ذکر ارتباط و آگاہی موجب شرط است کہ محققان فرمودہ اند کہ اگر طالب را ذکر قلبی در نگیرد و تاثیر نشود وی را از ذکر باز داشتہ بوقوف قلبی امر فرمایند تا زود ذکر در گیرد۔

تصرفات مشایخ و طریق توجہ

شیخ خود را از ہمہ امور خالی ساختہ متوجہ شود بہ سوئے نفس ناطقہ خود در نسبتے کہ در مرید القایش منظور باشد و توجہ خاطر صرف بحالش نماید و تصور کند کہ کیفیت و جذب از من در مرید سرایت می کند بفضلہ تعالی افاضہ دل نور و برکات حسب استعداد آن می شود بعد اجرا لطیفۂ قلب

یہ ہے کہ بندہ ہر حال میں اپنے حال سے خبردار رہے اگر اطاعت کرتا ہے شاکر رہے اور اگر گناہ کرتا ہے عذر کرے یا پاس انفاس کو نگاہ رکھے کہ حضوری میں گزرتا ہے۔ یا غفلت مین علی ہذا القیاس قبض اور بسط مین استغفار اور شکر چاہیئے اور اس کو محاسبہ کہتے ہین۔ وقوف عددی۔ نفی و اثبات مین عدد طاق کی رعایت رکھنے کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے گذر چکا اور ذکر قلبی مین عدد کی رعایت کرنا خاطر متفرقہ کی جمعیت کا باعث ہی وقوف قلبی۔ وہ ہے کہ ذاکر حق تعالیٰ سے واقف اور آگاہ رہے یا جناب الٰہی مین دل کے اس طرح پر حاضر اور واقف ہونے کو کہتے ہین کہ غیر حق سے کوئی علاقہ نہ رہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ذکر کے وقت ارتباط اور آگاہی شرط ہے کہ محققوں نے فرمایا ہے کہ اگر طالب مین ذکر قلبی قرار نہ پکڑے اور تاثیر نہ ہو تو اُس کے ذکر سے منع کر کے وقوف قلبی کا حکم فرمائے تا کہ ذکر سے جلدی موافقت ہو جائے۔

مشایخ کے تصرفات اور توجہ کا طریق

شیخ اپنے آپ کو سب کاموں سے خالی کر کے اپنے نفس ناطقہ کی طرف اُس نسبت مین جس کا ڈالنا منظور ہو متوجہ ہو اور دل کی توجہ صرف مرید کے حال پر کرے اور تصور کرے کہ مجھ مین سے کیفیت اور جذب مرید مین سرایت کرتے ہیں بفضلہ تعالی حسب استعداد نور اور برکات پہونچین گے اور لطیفہ قلب کی جاری

برہر لطیفہ درجہ بدرجہ توجہ نماید وہمچنین در القاء انوار وترقیات لطائف مرید باین طریق توجہ کند و بر مرید غائب تصور صورت او نمودہ توجہ غائبانہ مے نمایند وفائدہ اورا میرسانند طریق سلب مرض آنکہ خالی کند نفس خود را از ہمہ خطرات وخیال کند نفس خود را بیمار بآن بیماریکہ مریض دارد وپس آن مرض منتقل مے شود از مریض بسوئے او واین از عجائب صنعت الٰہی ست در خلق ودیگر طریق دفع مرض وتوبہ بخشی آنکہ بعد استخارہ صاحب نسبت وضو کردہ دو رکعت نفل ادا نماید ودرود واستغفار خواند بعجز وزاری بدرگاہ مجیب الدعوات التجا نماید کہ از مریض مرض ویا از عاصی معصیت زائل شود بعد ازان مقابل مریض یا عاصی بنشیند وہمت تمام جمع نمودہ وقتیکہ نفس میگردد تصور کند کہ مرض از قالب مریض ویا معصیت از عاصی مے گیرد ومیکشد ودراز کند نفس را ووقت گزاشتن نفس خیال نماید کہ آں مرض ویا آن گناہ از اندرون سلب کنندہ بر زمین مے افتد بعونہ تعالے مریض شفا یابد وعاصی توبہ کند۔

طریق دریافتن نسبت اہل اللہ زندہ باشد یا مُردہ

طریقش آن ست کہ بنشیند رو بروے او اگر زندہ است

کرلے کے بعد لطیفہ پر درجہ بدرجہ توجہ کرے اور ایسی ہی القاء انوار اور ترقیات لطائف مرید میں بھی توجہ توجہ کرے اور اگر مرید غائب ہو تو اُس کی صورت کا تصور کرکے غائبانہ توجہ کرتے ہیں اور اُس کو فائدہ پہونچاتے ہین۔ اور سلب مرض کا طریق یہ ہے کہ نفس کو تمام خطروں سے خالی کرے اور اپنے نفس کو اُس بیماری مین مبتلا سمجھے جو مریض کو ہے۔ پس وہ مرض اُس کی طرف سے منتقل ہو جائے گا اور یہ خلقت مین عجائب صنعت الٰہی سے ہے اور دوسرا طریق مرض کے دفع ہونے اور توبہ بخشی کا یہ ہے کہ استخارہ کے بعد صاحب نسبت وضو کرکے .... دو رکعت نفل پڑھے اور درود واستغفار پڑھکر نہایت عجز کے ساتھ درگاہ مجیب الدعوات مین التجا کرے کہ مریض سے مرض یا گنہگار سے گناہ زائل ہو اس کے بعد مریض یا گنہگار کے سامنے بیٹھے اور ہمت تمام جمع کرکے سانس لیتے وقت تصور کرے کہ مریض کے قالب سے مرض یا گنہگار سے گناہ دور ہوتا ہے اور سانس لمبے کھینچے اور دم چھوڑتے وقت خیال کرے کہ قالب مذکور سے مرض یا گناہ سلب ہو کر زمین پر گرتا ہے امداد الٰہی سے مریض شفا پائے گا اور گنہگار تائب ہو جائے گا۔

اہل اللہ کی نسبت دریافت کرنیکا طریق زندہ ہوں یا مُردہ

اُس کا طریق یہ ہے کہ اگر زندہ ہے اُس کے سامنے او

واگر مرده است مقابل قبر او پس خالی کند نفس خود را از هر نسبت والتجا نماید بدرگاه علام الغیوب که یا علیمُ یا خبیرُ یا مبینُ خبر ده مارا و آگاه کن از کیفیت باطن این شخص و متوجه شود بسوے روح او زمانے چند تا متصل کند روح خود را با روح او بعد وقفه رجوع کند بذات خود پس هرگاه دریابد در نفس خود از کیفیات پس بداند که این نسبت آن شخص است و همین طریق دریافتن خواطر است

اگر مردہ ہے قبر کے سامنے بیٹھے اور اپنے نفس کو ہر نسبت سے خالی کر کے درگاہ علام الغیوب مین التجا کرے کہ یا علیمُ یا خبیرُ یا مبینُ مجھکو خبر دے اور اس شخص کی کیفیت باطن سے آگاہ کر اپنی روح کو اُسکی روح سے ملا دے پھر تہوڑی دیر کے بعد اپنی ذات کی طرف رجوع کرے پس جب اپنے نفس مین کیفیتین پائے سمجھے کہ یہ نسبت اُس شخص کی ہے اور خطرے پہچاننے کا بھی یہی طریق ہے۔

طریق دریافتن خطره

خطرہ دریافت کرنیکا طریق

نفس خود را از حدیث نفس و از هر خطره خالی ساخته بدل بسوے قلب او متوجه شود هر چه از خیر و یا شر در خاطر خطور کند پس بداند که از وست

اپنے نفس کو ہر خطرہ اور حدیث النفس سے خالی کر کے دل سے اُس کے قلب کی طرف متوجہ ہو پھر جو کچھ خیر یا شر دل مین گزرے اُسی کی طرف سے سمجھے۔

طریق کشف وقایع آینده

حالات آیندہ کے کشف کا طریق

بطریق معهود دل خود را از همه خطرات پاک نموده اول بجناب قدس عالم السر والخفی التجا نماید که یا اللّٰه یا علیمُ یا خبیرُ یا مبینُ آگاهی بخش مرا برین واقعه پس اگر منقطع شد تمام خطرات و حاصل شد انتظار کشف آن واقعه مثل تشنه که آب می خواهد پس متوجه کند روح خود را ساعت بساعت بسوے ملاء اعلیٰ یا ملاء اسفل بقدر استعداد خود بهمت تمام پس منکشف خواهد شد آن واقعه بآواز هاتف یا بدیدن یا در خواب

بطریق معہود اپنے دل کو تمام خطروں سے پاک کر کے اول جناب الٰہی مین دعا کرے کہ یا اللّٰہ یا علیمُ یا خبیرُ یا مبینُ مجھکو اس واقعہ سے خبر دے پس اگر تمام خطرے منقطع ہو جائیں اور کشف کا انتظار جیسے پیاسا پانی طلب کرتا ہے حاصل ہو اپنی روح کو ساعت بساعت ملاء اعلیٰ یا ملاء اسفل کی طرف حسب استعداد نہایت ہمت سے متوجہ کرے پس وہ واقعہ آواز ہاتف سے یا خود دیکھنے سے یا خواب مین معلوم ہو جائیگا

طریق دفع بلا

بلا کے دفع کرنے کا طریق

بطریق معهود تخییل کند آن بلا را بصورت مثالے و توجه

طریق معینہ سے اُس بلا کی صورت مثالیہ کا خیال

وہمت قوی نماید برائے دفع بلا بامداد الٰہی دفع خواہد شد اما این تصرفات عجیبہ غریبہ بدون حصول نسبت فنا و بقا دست ندہد و این معاملات از متوسطان سلوک اکثر واقع می شوند و از منتہیان بسبب عدم التفات شان بامور مذکورہ کونیہ کم ظہور گیرند و نیز باید دانست کہ ضرور نیست کہ ہمہ مکشوفات عارف صحیح و مطابق واقع باشند زیرا کہ کشف و وقائع از امور ظنی ہست کہ احتمال خطا ہم دارد گاہے باشد کہ خلاف واقع افتد پس اظہار این چنین امور پیش یار و اغیار لاحاصل است و دعوی فضول ۔

باب چہارم

در بیان کیفیت تلاوت قرآن و اداء نماز و دیگر اعمال متفرقہ باید دانست کہ بہترین سلوک الی اللہ سہ طرق ذکر فرمودہ اند اول ذکر کلمہ طیب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ دوم ذکر تلاوت قرآن شریف سوم اداء نماز باقی اذکار درین مندرج اند و از فضیلت اینہا قرآن و حدیث و آثار صالحہ مملو است و این مختصر متحمل آن نیست کہ بقلم آید و برکات و کیفیات آن ہا آنچہ ہست این ذرہ بے مقدار را چہ قدرت کہ بیان سازد و فضیلت کلمہ طیبہ برائے طالب صادق ہمین بس است کہ یک قدم از لا الٰہ برنفی ماسوا اللہ نہد دیگر قدم از الا اللہ بجناب قدس نہاد

کر کے ہمت اور قوت سے دفع بلا کی طرف توجہ کرے امداد الٰہی سے دفع ہوگی ۔ مگر یہ تصرفات عجیبہ و غریبہ بغیر حصول نسبت فنا و بقا کے حاصل نہیں ہوتے اور یہ معاملے اکثر اوسط درجے کے سالکوں سے واقع ہوتے ہیں اور منتہیوں سے امور کونیہ مذکورہ میں التفات نہ ہونے کی وجہ سے کم ظاہر ہوتے ہیں اور جاننا چاہیئے کہ عارف کے تمام مکشوفات کا صحیح اور مطابق واقع کے ہونا ضروری نہیں ہے اس لئے کہ کشف و وقائع امور ظنیہ میں سے ہے کہ خطا کا احتمال بھی رکھتا ہے اور کبھی بالکل واقع کے خلاف بھی ہو جاتا ہے پس ایسے امور کا یار و اغیار کے سامنے ظاہر کرنا فضول ہے ۔

چوتھا باب

کیفیت تلاوت قرآن اور ادا نماز اور اعمال متفرقہ کے بیان میں جاننا چاہیئے کہ سلوک الی اللہ کے تین طریقے بہت عمدہ فرمائے ہیں ۔ اول کلمہ طیب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ذکر دوسرے تلاوت قرآن تیسرے ادا نماز باقی تمام ذکر اس میں شامل ہیں اور ان کے فضائل سے قرآن اور حدیث اور آثار صحابہ بھرے پڑے ہیں یہ مختصر ان کے لکھے جانے میں متحمل نہیں اور جو کچھ ان کے خیر و برکات ہیں اس ذرہ بمقدار کو ان کے لکھنے کی طاقت نہیں پس طالب صادق کے واسطے کلمہ طیبہ کی یہی فضیلت بہت ہو کہ ایک قدم لا الٰہ سے نفی ماسوا اللہ پر اور دوسرا قدم

واصل حق گردد واز فضائل قرآن شریف طالب
راہمین کافی ہست کہ از مشغولی او حضوریت
حق وہمکلامی او تعالیٰ حاصل شود ونماز جامع
این ہردو است ودیگر جمیع اذکار وعبادات
ودعا وتسبیحات کونین را شامل ہست ونیز
مدارج بے شمار در نماز مندرج ہست کہ بیانش
از طاقت بشری دور ہست وسالکے کہ بغلبۂ
استغراق وجذبات از نماز باز ماند از مدارج
بسیار محروم ماند بلکہ بمقصود اصلی نرسد
ونماز سری ہست از اسرار الٰہی درمیان عبد
ومعبود او کہ مومن را در مشغولی آن انقطاع
از ماسوا وقرب اتم بحضرت حق تعالیٰ
حاصل است پس طریق سلوک کہ بواسطہ
کلمۂ طیبہ ہست بیان کردہ شد اکنوں چیزے
طریق وکیفیت تلاوت قرآن شریف واداء
نماز بطور طالبان حق بیان کردہ می آید۔

اول بیان طریق تلاوت قرآن شریف

بدانکہ تلاوت قرآن افضل عبادت ہست و
کدام طریق برائے تقرب الی اللہ سوائے
فرائض بہتر از تلاوت قرآن نیست پس
آداب استحباب او آنست کہ باخلاص تمام
باطہارت کامل رو بقبلہ باترتیل وخشوع و
خضوع وتحزن بعد اعوذ وبسم اللہ بلاحظہ آنکہ
کلام خدا میکند وگویا او را مے بیند واگر
نتواند بداند کہ او مرا می بیند وباوامر ونواہی

الا اللہ سے جناب الٰہی مین رکھکر واصل حق ہو اور
فضائل قرآن شریف سے یہی کافی ہے کہ اُس میں
مشغولی ہونے سے حضوریت حق اور ہمکلامی حاصل
ہووے اور نماز ان دونوں اور تمام جہان کے
اذکار وعبادات ودعا وتسبیحات کو شامل
ہے اور نماز کے درجے بھی بیشمار لکھے ہیں اُن
کا بیان کرنا طاقت بشری سے باہر ہے اور جو
سالک غلبۂ استغراق وجذبات میں نماز سے رہ
جاتے ہیں بہت سے مرتبوں سے محروم رہتے ہیں
بلکہ مقصود اصلی کو بھی نہیں پہونچتے اور نماز درمیان
عبد اور معبود کے ایک سر ہے اسرار الٰہی میں سے
کہ مومن کو اُسمین مشغول ہونے سے ماسواے انقطاع
اور جناب باری سے قرب حاصل ہو جاتا ہے پس جو طریق
سلوک کلمۂ طیبہ کے وسیلہ سے ہی بیان کیا گیا اب کچھ
طریق اور کیفیت تلاوت قرآن شریف اور ادا نماز
بطور طالبان حق کے بیان کی جاتی ہے۔

اول طریق تلاوت قرآن شریف کا بیان

جاننا چاہیے کہ تلاوت قرآن بہت بڑی عبادت ہی
اور ادائے فرائض کے سوا اور کوئی عبادت قرب
الٰہی کے واسطے اس سے بہتر نہیں ہے پس اس کا
آداب استحباب یہ ہے کہ طہارت کاملہ کیساتھ نہایت
اخلاص سے قبلہ رو بیٹھکر اعوذ وبسم اللہ پڑھکر خشوع
وخضوع سے ترتیل کیساتھ پڑہے اور ملاحظہ کرے کہ
گویا خدا سے باتیں کرتا ہے اور اُسکو دیکھتا ہے اور اگر یہ نہو
سکے تو یہ خیال کرے کہ وہ مجھکو دیکھتا ہے اور اوامر ونواہی

مراحکم میفرماید برآیت بشارت فرحان و برآیت
وعید ترسان و گریان باشد و بجهر و الحان خوش
که موجب جمعیت خاطر و دفع غفلت است بخواند
و این عام ست و طریق خاص آنکه طالب با شرائط
مذکور در خلوت که کدام مخل خلوت نباشد بعد
ادای دو رکعت نفل با ادب و حضور تمام بنشیند
و قرآن شریف را روبرو بنهد و عظمتِ کلام
کبریائی و تذلیل خود ملاحظه نماید و دل را از
جمیع خطرات خالی کرده متوجه بحقیقت قرآنی که
صفتِ کلام نفسی حق است گردد و درین مراقبه
اندک توقف کند چون خاطر جمع شود و حضوریت
بحق تعالی چون شاگرد پیش اُستاد بیقین
حاصل آید بعد اعوذ بسم اللہ بخشوع و خضوع
تمام با ترتیل و تجوید چنانکه پیش اوستاد میخوانند
و هیچ دقیقه قراءت فرو نگزارند تلاوت نماید و
در عین قراءت خیال کند که زبان دهن و لسان
دل صنوبری هر دو برابر تلفظ میکنند ازین ملاحظه
غافل نشود و اگر غفلت آید زود اعوذ خوانده دل
را حاضر کند چون ازین مشق جمعیت خاطر
و حضوریت بحق تعالی حاصل آید بعد ازان تصور
کند که هر بُن موئے جسد قاری برائے
قراءت قرآن زبان گردیده و از هر بُن موئے
الفاظ مے برآیند و تمام قالب قاری حکم شجرۂ موسوی
پیدا کرده است درین ملاحظه در عین قراءت
مستغرق گردد چون درین ملکه حاصل آید

ارشاد فرماتا ہے اور آیت بشارت پر خوش ہو اور
آیت وعید پر ڈرے اور روئے اور پکار کر عمدہ
آواز سے پڑھے کہ جمعیت خاطر اور دفع غفلت کا
سبب ہے یہ عام طریقہ ہے اور خاص یہ ہے کہ
طالب بعد شرائط مذکورہ کے خلوت میں کہ کوئی
شخص مخل خلوت نہ ہو دو رکعت نفل با ادب
پڑھکر حضوریت قلب کے ساتھ بیٹھے اور قرآن
شریف روبرو رکھکر کلام ربانی کی عظمت اور اپنی
ذلت کا ملاحظہ کرے اور دل کو تمام خطروں سے
خالی کر کے حقیقت قرآنی میں کہ کلام نفسی حق کی
صفت ہے متوجہ ہو اور اس مراقبہ مین کچھ دیر
توقف کرے تا کہ خاطر جمع ہو جائے اور حضوریت
حق جیسے شاگرد کو استاد کے سامنے ہوتی ہے
یقیناً حاصل ہو اعوذ کے بعد بسم اللہ پڑھکر خشوع
و خضوع سے ترتیل اور تجوید کے ساتھ جیسا کہ استاد
کے سامنے پڑھتے ہیں پڑھے اور قراءت کا کوئی
دقیقہ نہ چھوڑے اور قراءت مین خیال کرے کہ دل
صنوبری اور منہ کی زبان دونوں پڑھتے ہین
اور اس ملاحظہ سے غافل نہ ہو اور اگر غفلت ہو جلدی
اعوذ پڑھکر دل کو حاضر کرے جب اس مشق سے
خاطر جمع اور حضوریت حق حاصل ہو جائے تصور کرے
کہ رونگٹا رونگٹا قرآن کی قراءت کے لئے زبان بنگیا
ہے اور ہر بُن مو سے الفاظ نکلتے ہین اور تمام قالب
شجرہ موسوی کا حکم رکھتا ہے عین قراءت میں اس
ملاحظہ میں مشغول ہو جب اس میں ملکہ ہو جائے اسکے

بعد ازان در قرارت تصور کند که حق تعالی به زبان قاری میخواند و او می شنود و بعد ازان تصور کند که سالک می خواند و حق بگوش سالک می شنود و چون درین ملکه شود بعد ازان در قراءت خود تصور کند که او تعالی خود میخواند و خود می شنود و این ہیچ نیست نه وجود سالک نه وجود موجودات بجز آنکه آوازیست که از ہر جہت مے آید. و سالک درین محو است و چون این مرتبه بکمال رسد بفضله تعالی اُمید است که معنی حقیقی و اسرار قرآنی منکشف گردد و سالک به مطلوب خود برسد

بیان طریق اداء نماز

سالک طریقت را باید که در اداے ہر اعمال خصوصاً نماز بر مغز و ارواح آنہا که مراد از حُب دلی و اخلاص نیت و خشوع و قبولیت بدرگاه او تعالی و محویت پیش احدیت است محافظت نماید اما اگرچه نماز اہل حقیقت حقیقت نماز است و بدان رسیدن و چنان گزاردن مشکل است و صعوبتے بسیار دارد لیکن جہد و کوشش می باید کرد و مگر خدا تعالی آسان گرداند والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا طریق اداش آنکه اول نماز را صورتے تصور کند که دل وے نیت خالص و روح او حضور و تن او اعمال ظاهر و اعضا رئیسه او ارکان و حواس او تعدیل ارکان و تحسین قراءت است تا یکے ازین مراتب نباشد نزد اہل اللہ نماز

بعد تصور کرے کہ حق تعالی خود قاری کی زبان سے پڑھتا ہے اور وہ سنتا ہے اور پھر تصور کرے کہ سالک پڑھتا ہے اور حق تعالے سالک کے کان سے سنتا ہے جب اس میں ملکہ ہو جائے اپنی قرارت میں تصور کرے کہ سالک پڑھتا ہے اور خود سنتا ہے اور یہ نہ وجود سالک نہ وجود موجودات کچھ بھی نہیں ہے۔ ہاں ایک آواز ہے کہ ہر طرف سے آتی ہے اور سالک اُس مین محو ہے اور جب یہ مرتبہ کمال کو پہنچ جائے فضل خدا سے امید ہے کہ معنی حقیقی اور اسرار قرآنی اُس پر منکشف ہو جائین اور سالک اپنے مقصود کو پہنچے

طریق ادا نماز کا بیان

سالک طریقت کو چاہیے کہ ہر عمل کے ادا کرنے مین اور خصوصاً نماز مین اُس کے مغز اور روح کی محافظت کرے دلی اور خلوص نیت اور خشوع سے درگاہ الٰہی مین قبولیت اور محویت حاصل ہوتی ہے اگرچہ اہل حقیقت کی نماز نماز کی حقیقت ہے اور ایسا ادا کرنا بھی مشکل ہے اور بہت سخت ہے لیکن کوشش کرنی چاہیے شاید اللہ تعالی آسان کر دے وَالَّذِیْنَ جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا اُس کے ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اول نماز کی ایک صورت تصور کرے کہ اُس کا دل نیت خالص اور روح حضوری اور تن اعمال ظاہر اور اعضا رئیسہ ارکان اور حواس تعدیل ارکان اور تحسین قراءت ہی جبتک اُن مراتب میں سے ایک بھی نہ ہوگا اہل اللہ کے نزدیک نماز

نبود و نیز نماز را طہارت حقیقی باید کہ بے آن نیز نماز
نشود و آن طہارت دل ہست از ماسوا اللہ
کہ نظر قبولیت حق بر دل ہست ان اللہ لا
ینظر الی صورکم و اعمالکم و لکن ینظر
الی قلوبکم و نیاتکم پس ہرگاہ کہ دل نجس
ہست بدن چگونہ پاک شود کہ بدن تابع دل
ہست پس چنان کن کہ دل از غیر اللہ پاک
باشد و جز حق تعالی مستحق کرامت و سزاوار
بزرگی ہیچکس را نداند تا قول اللہ اکبر درست آید
و چون دست برائے تکبیر برداری دانی کہ از
دو جہان دست برداشتم و در وجہت وجہی
روئے دل بہمت تمام متوجہ بحق بود و چون الحمد
للہ گوئی بدانی کہ در عالم ہیچکس مستحق حمد نیست
و جمیع محامد باو راجع ہست و در رب العالمین
تصور کنی کہ ہیچ رب نیست بجز او تعالی و در
الرحمن الرحیم امید بر کرم و رحمت او داری و بدان
واثق باشی و در ملک یوم الدین خوف را پیشگیری و
روز قیامت را مشاہدہ کنی و الامر یومئذ للہ
یقین نمائی و چون ایاک نعبد گوئی بقین
دانی کہ لا موجود الا اللہ و در ایاک نستعین
بحقیقت ملاحظہ کنی کہ لا فاعل الا اللہ و در
اھدنا الصراط المستقیم بدل راہی طلبی
کہ بحق رساند و از صراط الذین انعمت علیہم
آن راہے خواہ کہ انبیا و اولیا رفتہ اند و در
غیر المغضوب علیہم و لا الضالین

نہو گی اور نماز کے لئے طہارت حقیقی کا ہونا بھی ضروری
ہے کیونکہ اس کے بغیر بھی نماز نہیں ہوتی اور وہ
طہارت دل کا ماسوا اللہ سے پاک ہونا ہے
کہ حق کی قبولیت کی نظر دل پر ہے ان اللہ
لا ینظر الی صورکم و اعمالکم و لکن ینظر الی قلوبکم
و نیاتکم پس جبکہ دل نجس ہے تو بدن کیونکر پاک
ہو سکتا ہے کیونکہ بدن دل کا تابع ہے پس ایسا
کر کہ دل ماسوا اللہ سے پاک ہو جائے اور حق تعالی
کے سوا کرامت اور بزرگی کے لائق اور مستحق کسی
کو نہ جانئے تا کہ اللہ اکبر کہنا درست ہو اور جب تکبیر
کیواسطے ہاتھ اٹھائے تو جانے کہ میں نے دونوں
جہان سے ہاتھ اٹھایا اور وجہت وجہی مین دل کا منہ
نہایت ہمت سے حق کی طرف متوجہ کرے اور جب
الحمد للہ کہے جانے کے عالم مین کوئی حمد کا مستحق نہیں
ہے اور تمام تعریفین اسکی طرف راجع ہوتی ہیں اور رب
العلمین میں تصور کرے کہ سوائے اُس کے کوئی رب
نہیں ہے اور الرحمن الرحیم میں اُسکی رحمت
اور کرم کی اُمید رکھے اور اُس پر مضبوط ہے اور
ملک یوم الدین میں خوف اور قیامت کے دن کا
مشاہدہ کرے اور والامر یومئذ للہ کا یقین کرے اور
جب ایاک نعبد کہے یقیناً سمجھے کہ لا موجود الا اللہ
اور ایاک نستعین میں حقیقت لا فاعل الا اللہ کا ملاحظہ
کرے اور اھدنا الصراط المستقیم سے دل میں ایسا رستہ
ڈھونڈھے کہ حق تک پہونچائے اور صراط الذین انعمت علیہم
میں انبیا اور اولیا کا رستہ طلب کرے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین

پناه جوید از غضب او و از گراهی نفس خود و در حالت
قیام استقامت بر طریق شریعت و طریقت خواہی
و در رکوع عظمت الٰہی و تذلل نفس خود و در سجده
فنائ نفس و اثبات حق خواہی و در تشہد محویت
خود بمشاہدۂ حق خواہی و در آن کوشی کہ ہر چہ در
نماز خوانی بدان صادق باشی و الا فَمَنْ اَظْلَمُ
مِمَّن کذب علی اللہ وکذب بالصدق و در حضور
و اخلاص جہد کن و ہر نمازے کہ بجا آرے مراقب باش
در آن و اگر حضورے نبوده باشد قصورے واقع
شود باز اعاده نمائی حتی کہ پنج یا ہفت بار ہمین طور
کنی امید قوی ہست کہ بحکم آنکہ من طلب شیئا وجد وجد
یعنی جوینده یابنده این بوصول انجامد و نیز برین
قناعت مکن بلکہ ہمواره ملتجی بصفت ایجابی او تعالی
باشی تا بہ نماز حقیقی برسی و حق را یابی و بگوئی
و برین عمل نمائے - بیت

دست از طلب ندارم تا کام من بر آید
یا جان رسد بجانان یا جان ز تن بر آید

انشاء اللہ تعالی دست طالب بدامن مطلوب برسد بمنہ وکرمہ

طریق دیگر در ادائ نماز

بدان کہ وقت ادائے نماز روئے قلب را
بسوئے حقیقت کعبہ کہ صفت موجودیت
حق ہست سازد و لنور حقیقت نماز را کہ صفت
الوہیت او تعالی ست ملاحظہ نماید و تصور حقیقت
خود کہ مرتبۂ عبدیت است

سے اُس کے غضب اور اپنے نفس کی گمراہی سے پناہ
مانگے اور حالت قیام مین شریعت و طریقت کے موافق
استقامت چاہے اور رکوع مین عظمت الٰہی اور اثبات
حق اور تشہد مین مشاہدہ حق میں اپنی محویت کا
خواہان ہو اور اس مین کوشش کرے کہ جو کچھ نماز
مین پڑھے اُس پر سچا رہے ورنہ فمن اظلم
ممن کذب علی اللہ وکذب بالصدق کا مصداق ہوگا
اور حضور و اخلاص مین کوشش کرے اور جو نماز
پڑھے اُس مین مراقب ہو اور اگر اس میں حضوری
نہو پھر لوٹاوے اگر پھر حضوری میں قصور واقع ہو
پھر لوٹاوے جب پانچ سات دفعہ اسی طرح کریگا
یقین ہے کہ بحکم من طلب شیئا وجد وجد یعنی جوئندہ
یابندہ یہ دولت حاصل ہوگی -
اور اسی پر قناعت نکرے بلکہ ہمیشہ اُسکی صفت ایجابی
کی استدعا رکھے تاکہ نماز حقیقی حاصل ہو اور
حق کو پاوے اور اُسپر عمل کرے بیت

دست از طلب ندارم تا کام من بر آید
یا جان رسد بجانان یا جان ز تن بر آید

انشاء اللہ مطلب حاصل ہوگا اُس کے احسان اور کرم سے

ادائے نماز کا دوسرا طریق

جاننا چاہیے کہ نماز ادا کرنیکے وقت دل کے منہ کو حقیقت
کعبہ کی طرف کہ موجودیت حق کی صفت ہی کرے
اور نماز کے نور حقیقت کو کہ اللہ تعالے کی الوہیت
کی صفت ہے ملاحظہ کرے اور اپنی حقیقت کا
تصور کہ عبدیت کا مرتبہ ہی نہایت

بعجز تمام پیش آرد و خالص نیت ادا ء خدمت
عبدیت کند و برائے تکبیر دست بردارد و خیال
نماید کہ از ہر دو جہان دست برداشتہ بجوع
الی اللہ گشتہ و بگوید اللہ اکبر و تصور کند گویا
کہ نفس خود را بہ تکبیر ذبح کردہ فنا ساخت و بعد
تسبیح و تحمید قرات شروع کند و در قرات
ملاحظہ قبولیت حق تعالیٰ کند چنانکہ در حدیث
شریف آمدہ ہست کہ وقتیکہ گفت بندہ اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ فرمود حق تعالیٰ بر من حمد کرد
بندہ من چون گفت اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فرمود حق
تعالیٰ بر من ثنا کرد بندہ من چون گفت مٰلِکِ
یَوْمِ الدِّیْنِ فرمود حق تعالیٰ بیان بزرگی من کرد
بندہ من ہر گاہ کہ گفت اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ
فرمود حق تعالیٰ کہ این در میان من و در میان
بندہ من ہست و مر بندہ مراست آنچہ
خواست وقتیکہ گفت اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فرمود حق
تعالیٰ این برائے بندہ من ہست و مر بندہ
مراست آنچہ خواست پس در ملاحظہ
محاوبہ مستغرق گردد و در رکوع نظر
بر پشت پا دارد و ملاحظہ عظمت و کبریائی
او تعالیٰ و تذلل خود کند و در
سجود نظر بر پرّہ بینی دارد
و ملاحظہ علو او تعالیٰ و

عجز سے پیش کرے اور عبدیت کی خدمت کو خالص
نیت سے ادا کرے اور تکبیر کے واسطے ہاتھ اٹھائے
اور خیال کرے کہ میں دونوں جہان سے دست
بردار ہو کر اللہ کی طرف رجوع ہوا اور اللہ اکبر کہہ
کر تصور کرے کہ گویا اپنے نفس کو تکبیر سے ذبح کر کے
فنا کر دیا۔ اور تسبیح و تحمید کے بعد قرات شروع
کرے اور قرات مین حق تعالیٰ کی قبولیت کا ملاحظہ
کرے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب
بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے کہ میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب
اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہتا ہے تو فرماتا ہے کہ میرے
بندہ نے میری ثنا کی۔ اور جب مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ
کہتا ہے تو فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے میری
بزرگی بیان کی اور جب اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ
کہتا ہے تو فرماتا ہے کہ یہ میرے اور میرے بندے
کے درمیان میں ہے اور جو کچھ اُس نے چاہا وہ
خاص اُسی کے واسطے ہے اور جب اِھْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ
الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہتا ہے تو فرماتا
ہے کہ یہ میرے بندہ کے واسطے ہے اور جو کچھ
اُس نے چاہا وہ سب اُسی کے واسطے ہے
پس ملاحظہ جواب مین مستغرق ہو اور رکوع میں پشت
پا پر نظر رکھے اور اللہ تعالے کی عظمت اور
کبریائی اور اپنی ذلت کا ملاحظہ کرے اور سجدہ
میں ناک کے نتھنے پر نظر رکھے۔ اور اُسکی بلندی

تحقر و خاکساری خویش نماید و در قعدہ نظر
بر سینہ دارد و ملاحظۂ معنے التحیات کند و
در آن حالت یقین داند کہ در حضور حق تعالی
در مجلس انبیا داخل است و نیز در ہر نماز ملاحظہ
اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ ملحوظ دارد و اگر خطرہ
آید ملاحظہ لَاصَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ دفع سازد
و در قرأت آواز بلفظ چناں باید کہ گوش خود بشنود
بلکہ ہر کہ برابر او باشد او ہم استماع نماید اما چنداں جہر
نکند کہ آواز از حلق برآید الا در نماز جہریہ۔

طریق دیگر نماز

بشرائط معہودہ در حالت نماز نور حقیقت را مثل
ستارہ درخشاں در عین قیام بر سجدہ
گاہ و در رکوع بر پیشانی و در حالت سجدہ بر نرمہ
بینی و قعود برابر سینہ مشاہدہ کند و مستغرق
گردد پس چون باین طور مذکور در ادائے
نماز مداولت و مشق نماید بعونہ تعالی نماز حقیقی رو
دہد و حقائق و معارف گوناگون مکشوف گردد
و مرتبہ الصلوۃ معراج المومنین ہمین است کہ
مقصود دنیا و ما فیہا را گزاشتن و با حق پیوستن
است وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ خداوندا ما
را و جمیع دوستان ما را و ہمہ طالبان
حق را ازیں دولت مشرف گرداں و درین
بمیران وانگیزان بمنہ وکرمہ بحرمت
النبی وآلہ واصحابہ اجمعین آمین آمین آمین

اور اپنی حقارت اور خاکساری کا ملاحظہ کرے اور
قعدہ مین سینہ پر نظر رکھے اور التحیات کے معنی کا
ملاحظہ کرے اُس حالت مین یقیناً جانے کہ اللہ
تعالی کے سامنے مجلس انبیا مین داخل ہے
اور ہر نماز میں اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ کا
ملاحظہ ملحوظ خاطر رکھے اور اگر خطرہ پیدا ہو تو
لَاصَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ کے ملاحظہ سے دفع کرے
اور قرأت مین اتنی آواز چاہیے کہ اپنے کان سنلیں
بلکہ جو شخص برابر ہو وہ بھی سن لے مگر اتنا پکار کر نہ پڑھے
کہ حلق سے باہر آواز نکلے ہاں نماز جہریہ مین بیشک پکار کر پڑھے

نماز کا دوسرا طریق

شرائط معہودہ کیساتھ نور حقیقت کو چمکنے والے
ستاروں کی مانند عین قیام مین سجدہ گاہ پر
رکوع مین پیشانی پر سجدہ مین ناک کے نتھنے پر
قعود مین سینہ کے برابر مشاہدہ کرے اور
مستغرق ہو پس جب اس طرح پر نماز میں مداولت
اور مشق کریگا مدد الہی سے نماز حقیقی حاصل ہوگی
اور طرح طرح کی حقیقتین اور معرفتین ظاہر ہونگی
الصلوۃ معراج المومنین کا یہی مرتبہ ہے اور دنیا و فیہا
کے مقصود کو چھوڑنا اور حق سے ملنا ہے وَاللّٰہُ
یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ اے اللہ ہم کو اور تمام دوستو
اور طالبان حق کو اس دولت سے
مشرف کر اور اسی مین مار اور اسی مین
اُٹھا بمنہ وکرمہ وبحرمۃ النبی و
آلہ واصحابہ اجمعین - آمین آمین آمین

طریق حصول زیارت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بعد نماز عشا با طہارت کامل وجامۂ نو و استعمال خوشبو با ادب تمام رو بسوی مدینہ منورہ بنشیند و ملتجی از جناب قدس حقیقت محمدی برائے حصول زیارت جمال مبارک صلی اللہ علیہ آلہ وسلم شود و دل را از جمیع خطرات خالی کردہ صورت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بلباس بسیار سفید و عمامہ سبز و چہرہ منور مثل بدر بر کرسی تصور کند الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ راست الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ چپ الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ در دل خود ضرب کند این درود شریف را ہر قدر کہ تواند پے در پے تکرار کند بعد از ان این ہر سہ درود اللّٰہم صل علی محمد کما امرتنا ان نصلی علیہ اللّٰہم صل علی محمد کما ہو اہلہ اللّٰہم صل علی محمد کما تحب وترضاہ ہر قدر کہ تواند بعدد طاق بخواند و بوقت خفتن بست و یکبار سورہ اذا جاء نصر اللہ خواندہ بہ تصور جمال مبارک درود گویان سر بسوئے قطب و بقبلہ و بر دست راست بخسپد الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ خواندہ بر کف راست دمیدہ و زیر سر نہادہ بخسپد این عمل بشب جمعہ یا بشب دوشنبہ بکند چند بار بہ عمل آرد انشاء اللہ تعالیٰ بہ مطلوب خواہد رسید۔

حضرت کی زیارت کا طریق

عشا کی نماز کے بعد طہارت کامل کے ساتھ نیا کپڑا پہنکر خوشبو لگا کر نہایت ادب سے مدینہ منورہ کی طرف موہنہ کر کے بیٹھے اور جناب الٰہی مین حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی التجا کرے اور دل کو تمام خطروں سے خالی کر کے آنحضرت کی صورت کا اس طرح پر خیال کرے کہ گویا آپ بہت سفید کپڑے پہنے سبز عمامہ باندہے ہوے کرسی پر بیٹھے ہین اور چہرہ مبارک آپکا چاند کی طرح چمک رہا ہے اور داہنی طرف الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اور بائیں طرف الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ اور دل مین الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ کی خوب ضربین لگائے اور پے در پے جسقدر ہوسکے درود شریف پڑہے اس کے بعد جسقدر ہوسکے بعدد طاق یہ تینوں درود پڑہے اللّٰہم صل علی محمد کما امرتنا ان نصلی علیہ اللّٰہم صل علی محمد کما ہو اہلہ اللّٰہم صل علی محمد کما تحب وترضاہ اور سونے کے وقت اکیس مرتبہ سورہ نصر پڑھکر آپکے جمال مبارک کے تصور مین درود پڑھتا ہوا قطب کی طرف سر اور قبلہ کی طرف موہنہ کر کے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ داہنے ہاتھ پر دم کر کے اُسکو سر کے نیچے رکھکر سو رہے یہ عمل جمعہ کی رات یا پیر کی رات کو کرکے چند مرتبہ عمل مین لائے انشاء اللہ تعالیٰ مطلوب حاصل ہوگا۔

طریق صلوٰۃ کن فیکون

برائے مشکل کشائے سریع الاثر ہست ہر کسے را کہ حاجتے سخت و دشواری پیش آید در شب چہار شنبہ و پنجشنبہ با طہارت تمام و خلاص کامل دو رکعت نماز گزارد و در رکعت اول سورۂ فاتحہ یکبار سورۂ اخلاص صد بار و در دوم سورۂ فاتحہ صد بار و سورۂ اخلاص یک بار بخواند و صد بار این چنین گوید کہ اے آسان کنندۂ دشواریہا و اے روشن کنندۂ تاریکیہا و صد بار استغفار و صد بار درود شریف بخواند و بحضور قلب خدا تعالیٰ دعا کند چون شب سوم آید بعد ادائے نماز وغیرہ سر برہنہ بودہ و آستین راست بر آوردہ در گردن بیندازد و بگریہ زاری از جناب الٰہی دعا کند پنجاہ بار انشاء اللہ تعالیٰ ضرور دعا او مستجاب شود و این عمل در خاندان چشتیہ بسیار مجرب است و سریع الاثر است و این را صلوٰۃ کن فیکون برائے ہمین نامند کہ در مطلب برآری جلد تاثیر کند

نماز کن فیکون کا طریق

جس شخص کو کوئی سخت اور مشکل حاجت پیش آئے تو بدھ اور جمعرات کی رات کو طہارت تمام اور اخلاص کامل سے دو رکعت نماز ادا کرے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ اور صورہ اخلاص سو مرتبہ اور دوسری میں سورہ فاتحہ سو مرتبہ اور سورہ اخلاص ایک مرتبہ پڑھے اور سو مرتبہ اس طرح کہے کہ اے دشواریوں کے آسان کرنے والے اور اے تاریکیوں کے روشن کرنیوالے اور سو مرتبہ استغفار اور سو مرتبہ درود شریف پڑھے اور حضوریت قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے جب تیسری رات آئے نماز وغیرہ سے فارغ ہو کر ننگے سر ہو کر داہنی آستین نکال کر گردن میں ڈالے اور رو رو کر جناب الٰہی سے پچاس دفعہ دعا کرے انشاء اللہ تعالیٰ اُسکی دعا ضرور قبول ہوگی اور یہ عمل خاندان چشتیہ مین بہت مجرب اور سریع التاثیر ہے اور اسی لیئے اس کو نماز کن فیکون کہتے ہین کہ مطلب براری میں سریع الاثر ہے

طریق نماز استخارہ

بدانکہ در ہر امر استخارہ کند بعدہ آن کار را بعمل آرد و در استخارۂ مسنونہ ہیچ خواب و رویا فرض نیست فقط اطمینان قلبی کافی است اگر فرصت نباشد صرف بر دعا اکتفا نماید طریقش آنست کہ دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ ادا نماید

نماز استخارہ کا طریق

ہر کام میں پہلے استخارہ کرے اس کے بعد وہ کام شروع کرے استخارہ مسنونہ مین کوئی خواب وغیرہ دیکھنے کی ضرورت نہیں فقط اطمینان قلبی کافی ہے اگر فرصت نہو صرف دعا پر اکتفا کرے اُس کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ پڑھے

در رکعت اول بعد فاتحہ سورۂ کافرون در دوم
سورۂ اخلاص بخواند بعد سلام این دعا بخواند
اللهم انی استخیرک بعلمک واستقدرک
بقدرتک واسئلک من فضلک العظیم
فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام
الغیوب اللهم ان کنت تعلم ان هذا الامر
خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او فی عاجل
امری وآجلہ فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ
وان کنت تعلم ان هذا الامر شر لی فی
دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او فی عاجل
امری وآجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ
واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ

پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کافرون
اور دوسری مین سورۂ اخلاص پڑھے سلام
پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھے اللهم انی استخیرک
بعلمک واستقدرک بقدرتک واسئلک
من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر
وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللهم ان
کنت تعلم ان هذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی
وعاقبۃ امری او فی عاجل امری وآجلہ فاقدرہ لی
ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان هذا الامر
شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او فی
عاجل امری وآجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی
عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ

طریق دیگر استخارہ

مشائخ چشتیہ فرمودہ اند کہ بعد نماز عشا دوگانہ
بہ نیت استخارہ بگزارد و در ہر رکعت بعد از فاتحہ
سورۂ اخلاص سہ بار بخواند بعد سلام اول
و آخر درود شریف ۳-۳ بار یا سلام
سلمنی سہ صد و شصت بار بخواند بعدہ این چہار
اسم را صد صد بار یعنی یا علیم علمنی یا بشیر
بشرنی یا خبیر اخبرنی یا مبین بین لی بعدہ رو بسوئے
قبلہ دوسری طرف قطب کردہ و پائے بجانب
جنوب کردہ بر زمین بخسپد اگر معذور است
اختیار دارد واما با کس سخن نگوید درود
گویان بخسپد و این عمل را

استخارہ کا دوسرا طریق

مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ عشا کی نماز کے بعد
استخارہ کی نیت سے دو رکعت پڑھے اور
ہر رکعت مین سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص تین
تین بار پڑھے سلام کے بعد اول و آخر تین تین
بار درود شریف پڑھکر یا سلام سلمنی تین سو
ساٹھ دفعہ پڑھکر یہ چار اسم یعنے یا علیم علمنی
یا بشیر بشرنی یا خبیر اخبرنی یا مبین بین لی سو سو مرتبہ
پڑھے پھر قبلہ کی طرف منہ اور قطب کی طرف سر
اور جنوب کی طرف پاؤں کرکے زمین پر سو رہے
اور اگر معذور ہے مختار ہے مگر کسی سے بات چیت
نکرے درود شریف پڑھتا پڑھتا سو جائے اور یہ عمل

در شب پنجشنبہ و یا دوشنبہ بجا آرد اگر در یک شب معلوم نشود تا سہ یا ہفت شب بکند ان شاء اللہ تعالی ہرچہ مقصود باشد معلوم شود

پیر یا جمعرات کی رات کو کرے اگر ایک رات مین معلوم نہو تین رات یا سات رات کرے انشاء اللہ تعالے جو کچھ مقصود ہوگا معلوم ہوجائیگا۔

دیگر طریق

سورۂ فاتحہ یک بار سورۂ ناس سہ بار سورۂ فلق سہ بار سورۂ اخلاص سہ بار سورۂ کافرون سہ بار سورۂ اذا جاء نصر اللہ بست و پنج بار بعدہ ہر قدر کہ تواند درود شریف بخواند چندانکہ درود گویان بخسپد بوقت خفتن بدست راست تف زدہ دست بزیر کلہ نہادہ بخسپد

دوسرا طریق

سورۂ فاتحہ ایکبار سورۂ ناس تین بار سورۂ فلق تین بار سورۂ اخلاص تین بار سورۂ کافرون تین بار سورۂ نصر پچیس بار پڑہے اسکے بعد جسقدر ہوسکے درود شریف پڑھے یہانتک کہ درود پڑھتا پڑھتا سوجائے اور سوتے وقت دائیں ہاتھ پر پھونک کر کے کلے کے نیچے رکھکر سوئے

کیفیت اعمال متفرقہ صبح و شام

بدانکہ شاغل اشتغال قلبیہ را ضرور است کہ سوای فرائض و واجبات و سنن بعضے از عبادات و طاعات و اوراد و وظائف لسانیہ کہ ممد و مقوی و مفید صفائی قلب باشند بعمل آرد چنانچہ نماز تہجد کہ دوازدہ رکعت است و نماز اشراق کہ شش رکعت است و دو نیز آمدہ است و چہار رکعت صلوۃ الضحی و چہار رکعت صلوۃ الزوال و شش صلوۃ الاوابین و بست رکعت ہم آمدہ اند و چہار رکعت سنت قبل عصر و چہار رکعت قبل عشا و روز جمعہ صلوۃ التسبیح اگر فراغ باشد بخواند و سہ روزہ ایام بیض و دو روزہ پنجشنبہ و دوشنبہ و شش روزہ شوال و نہ روزہ اول ماہ ذی الحجہ و اگر نتواند روزہ عرفہ ضرور دارد و روزہ عاشورہ و ہشت روزہ اول ماہ رجب و اول شعبان دارد و تلاوت قرآن شریف بقدریکہ در چہل روز

بیانِ اعمال متفرقہ صبح و شام

جاننا چاہیے کہ اشتغال قلبیہ کے شاغل کو فرائض و واجبات و سنن کے علاوہ بعض عبادتیں اور طاعتیں اور وظیفے و وظائف زبانی بھی کہ صفائی قلب کی ممد و معاون ہین ضرور عمل مین لانا چاہئیں مثلاً بارہ رکعت تہجد کی اور چھہ رکعت یا دو رکعت اشراق کی اور چار چاشت کی اور چار زوال کی اور چھہ یا بیس صلوۃ الاوابین کی اور چار رکعت عصر سے پہلے اور چار عشا سے پہلے اور اگر فرصت ہو جمعہ کے روز صلوۃ التسبیح پڑھے اور ایام بیض کے تین روزے اور دو پیر اور جمعرات کے اور چھہ شوال کے اور نو شروع ذی الحجہ کے رکھے اور اگر یہ نہ ہوسکے عرفہ اور یوم عاشورہ کا روزہ اور آٹھ شروع رجب اور شعبان کے ضرور رکھے اور قرآن شریف کی تلاوت اسقدر کہ چالیس

ختم کند و درمیان سُنت و فرض صبح چہل و یک بار سورۂ فاتحہ مع تسمیہ بخواند و بعد نماز صبح سورۂ یٰسین دہ بار کلمہ چہارم و صد بار سُبحَانَ اللهِ وَبِحَمدِہٖ سُبحَانَ اللهِ العَظِیمِ وَبِحَمدِہٖ اَستَغفِرُ اللهَ بخواند و صد بار استغفر اللہ صبح و شام و کلمہ طیب صد بار و چہل و یک بار یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنتَ اَسئَلُكَ اَن تُحیِیَ قَلبِی بِنُورِ مَعرِفَتِكَ اَبَدًا اَبَدًا و درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعلُومٍ لَّكَ ہر قدر کہ تواند بخواند بعد نماز ظہر سورۂ انا فتحنا و نیز اگر تواند منزل دلائل الخیرات نیز بخواند و بعد نماز عصر سورۂ عم یتساءلون صد بار آیہ کریمہ و بعد نماز مغرب سورۂ واقعہ و بعد نماز عشا سورۂ ملک و یا سجدہ صد و یک بار یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ بِرَحمَتِكَ اَستَغِیثُ اول و آخر درود یازدہ یازدہ بار بحضور قلب تصور معنی بخواند و نیز صبح و شام سید الاستغفار یک بار و نود و نہ نام یک اَللّٰھُمَّ اَنتَ السَّلَامُ وَمِنكَ السَّلَامُ وَاِلَیكَ یَرجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدخِلنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیتَ یَا ذَا الجَلَالِ وَالاِکرَامِ و آیۃ الکرسی و آیۃ آمن الرسول تا آخر سورہ یک یک بار و اَعُوذُ بِکَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا مِن شَرِّ مَا خَلَقَ سہ بار و آیات آخر سورہ حشر

دن میں ایک قرآن شریف ختم ہو جائے اور صبح کی سنت و فرض کے درمیان میں سورہ فاتحہ معہ بسم اللہ اکتالیس دفعہ پڑھے اور صبح کی نماز کے بعد سورۂ یٰسین اور دس بار چوتھا کلمہ اور سو بار سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ پڑھے اور سو دفعہ صبح و شام استغفر اللہ اور سو دفعہ کلمہ طیب اور اکتالیس دفعہ یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنتَ اَسئَلُكَ اَن تُحیِیَ قَلبِی بِنُورِ مَعرِفَتِكَ اَبَدًا اَبَدًا اور جسقدر ہو سکے درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعلُومٍ لَّكَ پڑھے اور نماز ظہر کے بعد سورۂ انا فتحنا اور اگر ہو سکے دلائل الخیرات کی منزل بھی پڑھے اور عصر کی نماز کے بعد سورۂ عم یتساءلون اور سو دفعہ آیہ کریمہ اور مغرب کے بعد سورۂ واقعہ اور عشاء کے بعد سورۂ ملک یا سورۂ سجدہ اور ایک سو ایک دفعہ یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ بِرَحمَتِكَ اَستَغِیثُ اول و آخر درود گیارہ گیارہ بار پڑھکر حضوریت قلب اور تصور معنے کے ساتھ پڑھے اور صبح و شام سید الاستغفار ایک دفعہ اور نود و نہ نام ایک دفعہ اور اَللّٰھُمَّ اَنتَ السَّلَامُ وَمِنكَ السَّلَامُ وَاِلَیكَ یَرجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدخِلنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیتَ یَا ذَا الجَلَالِ وَالاِکرَامِ اور آیۃ الکرسی اور آیۃ آمن الرسول آخر تک ایک ایک بار اور اَعُوذُ بِکَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا مِن شَرِّ مَا خَلَقَ تین بار اور سورۂ حشر کی آخر کی آیتین

یک بار و سه بار بسم الله الذی لا یضرّ مع اسمه شیٔ
فی الارض ولا فی السماء وهو السمیع العلیم و سه بار
رضیت بالله ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا
صلی الله علیه وسلم بخواند و یکبار حزب البحر اگر تواند
بخواند بعد هر نماز آیة الکرسی یک بار و سی و سه بار
سبحان الله و سی و سه بار الحمد لله و سی و سه بار
الله اکبر و یکبار چهارم کلمه یعنی لا اله الا الله وحده
لا شریک له له الملک و له الحمد یحیی و یمیت وهو
حی لا یموت بیده الخیر و علی کل شیٔ قدیر
بخواند و در وقت شروع طعام بسم الله الخ بعده
اللهم بارک لنا فیه و بعد فراغ طعام الحمد لله
الذی اطعمنا و سقانا و جعلنا من
المسلمین بخواند و وقت خواب سورۂ فاتحه
و آیة الکرسی یک یک بار و معوذتین سه سه
بار و آیات آخر سورۂ کهف بخواند و وقت بیدار
شدن از خواب کلمه چهارم بخواند و در حین
دخول خلا اللهم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث
و وقت بر آمدن از خلا غفرانک بخواند و در هر وقت
نشست و برخاست بسم الله الله اکبر اللهم انی اسئلک
رضاک معمول دارد و نیز بعد نماز صبح و بعد نماز
عصر مسبعات عشر هم بخواند و دیگر اوراد بسیار اند
اگر زیاده مطلوب باشد از حدیث مثل حصن حصین
وغیره بگیرند باقی بهر حال باشغال قلبیه مشغول باشند
و نیز بعضے بزرگان برائے جمعیت ظاهری و باطنی
ختم خواجگان بعد نماز ظهر و یا بعد فراغ نماز چاشت

ایک بار اور بسم الله الذی لا یضر مع اسمه شیٔ فی الارض
ولا فی السماء وهو السمیع العلیم تین بار پڑہے
رضیت بالله ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا صلی الله علیه وسلم تین بار اور حزب البحر ایک بار اور
اگر ہو سکے تو ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور
سبحان الله والحمد لله والله اکبر
تینتیس تینتیس بار اور چوتھا کلمہ یعنی لا اله الا
الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد
یحیی ویمیت وهو حی لا یموت
بیده الخیر وهو علی کل شیٔ قدیر
پڑہے اور کھانا کھانے کے شروع مین بسم الله تمام اور
اللهم بارک لنا فیه اور جب کھانا کھا چکے الحمد
لله الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین
پڑہے اور سونیکے وقت سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی
ایک ایک بار اور معوذتین تین تین بار اور سورۂ کہف
کی آخر کی آیتین اور بیدار ہونے کے وقت چوتھا کلمہ
پڑہے اور جب پاخانے مین جائے تو اللهم انی
اعوذ بک من الخبث والخبائث اور نکلے تو غفرانک
کہے اور بیٹھتے اٹھتے ہر وقت بسم الله والله اکبر
اللهم انی اسئلک رضاک کا معمول رکھے اور صبح اور
عصر کی نماز کے بعد مسبعات عشر پڑہے اور اور
بہت سے درود و وظائف ہیں اگر زیادہ مطلوب ہون
حدیث کی کتابوں میں سے جیسے حصن حصین وغیرہ
سے لیلے باقی ہر حال مین اشغال قلبیہ کا شغل رکھے
اور بعضے بزرگ جمعیت ظاہری اور باطنی کے
واسطے ظہر یا چاشت کی نماز کے بعد

ف یعنی ده چیز است که هفت هفت بار ... اول سوره فاتحه ۷ بار سوره والناس ۷ بار سوره فلق ۷ بار سوره اخلاص ۷ بار سوره کافرون ۷ بار آیة الکرسی ۷ بار کلمه تمجید ۷ بار درود شریف ۷ بار اللهم اغفر لی ... والاموات ۷ بار [illegible] ۱۲

بیخوانند طریقش آنکہ اول سورۂ فاتحہ ہفت بار بعدہ سورہ الم نشرح ہفتاد و نہ بار درود شریف صد بار بعد ازان یکہزار بار سورۂ اخلاص بعد ازان ہفت بار سورۂ فاتحہ وصد بار درود شریف وصد صد بار این اسماء یا قاضی الحاجات و یا کافی المہمات و یا دافع البلیات و یا حل المشکلات و یا رافع الدرجات و یا شافی الامراض و یا مجیب الدعوات و یا ارحم الراحمین میخوانند

خواجگان بھی پڑھتے ہیں اُس کا طریقہ یہ ہے کہ اول سورہ فاتحہ سات بار اور الم نشرح اناسی بار اور درود شریف سو دفعہ سورہ اخلاص ایک ہزار مرتبہ پھر سورہ فاتحہ سات دفعہ درود شریف سو دفعہ اور یہ نام یا قاضی الحاجات و یا کافی المہمات و یا دافع البلیات و یا حل المشکلات و یا رافع الدرجات و یا شافی الامراض و یا مجیب الدعوات و یا ارحم الراحمین سو سو دفعہ پڑھے

طریق ختم خواجگان چشت

برائے ہر مہمے وضو کردہ رو بقبلہ بنشیند اول دہ بار درود شریف بعد ازان سہ صد و شصت بار این دعا بخواند لا ملجا ولا منجا من اللہ الا الیہ بعدہ سہ صد و شصت بار سورہ الم نشرح پس تر باز دعا مذکور سہ صد و شصت بار بخواند پس دہ بار درود شریف خواندہ ختم کند و حاجت از خدا تعالی سوال کند

ختم خواجگان چشت کا طریق

ہر مہم کے واسطے وضو کر کے قبلہ رو بیٹھے اور پہلے دس دفعہ درود شریف پڑھے پھر تین سو ساٹھ مرتبہ لا ملجا ولا منجا من اللہ الا الیہ پڑھکر تین سو ساٹھ دفعہ سورہ الم نشرح پڑھکر پھر تین سو ساٹھ مرتبہ دعائے مذکور پڑھے اس کے بعد دس دفعہ درود شریف پڑھکر ختم کرے اور خدائے تعالیٰ سے دعا کرے

طریق ختم خواجگان قادریہ

برائے حصول مہمات اول دو رکعت نفل میخوانند بعد ازان یکصد و یازدہ بار سورہ الم نشرح میخوانند بعد ازان کلمہ تمجید یک صد و یازدہ بار و سورہ یٰسین یکبار بعد ازان اگر ختم کلان خوانند سورہ الم نشرح ہزار و یازدہ بار بخوانند و اگر ختم خورد خوانند یکصد و چہل و یکبار بخوانند بعد ازان ہر دو تقدیر درود شریف یکصد و یازدہ بار بخوانند و از خدا تعالی طلب بخواہند

ختم خواجگان قادریہ کا طریق

کسی کام کے حاصل ہونیکے واسطے اول دو رکعت نفل پڑھے اس کے بعد ایک سو گیارہ دفعہ سورہ الم نشرح اور ایک سو گیارہ دفعہ کلمہ تمجید اور ایکبار سورہ یٰسین پڑھے اور اگر بڑا ختم پڑھنا منظور ہو تو ایک ہزار گیارہ مرتبہ الم نشرح پڑھے اور اگر چھوٹا ختم منظور ہو تو ایک سو اکتالیس دفعہ مگر بہر حال اسکے بعد درود شریف یعنی ایک سو گیارہ دفعہ ضرور پڑھے اور خدا سے مطلب چاہے

فصل در بیان موانع راہ سلوک وطریق دفع آن

بدانکہ طالب حق را حدیث نفس وخطرات بمعنی وتفکرات لایعنے وتشویشات خاطر مانع از راہ سلوک ہست واین مرض سخت ہست بزرگان علاج آنہا فرمودہ اند پس اگر طالب حق را در اشغال ونسبت قلبیہ ملحوق وساوس فاسد فتورے واقع شود غسل کند وجامہ نو پوشد واستعمال خوشبو کند ودر خلوت کہ از شور و شغب خالی باشد درآید وبنشیند ومعوذتین واخلاص وفاتحہ سہ سہ بار بخواند وسہ بار استغفر اللہ من جمیع ما کرہ اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تکرار نماید وسہ بار اعوذ خواندہ طرف کتف چپ تفل کند وبعدہ برخاستہ دوگانہ ادا نماید ودر آنجا اللہم طہر قلبی عن غیرک ونور قلبی بنور معرفتک ابدا یا اللہ یا اللہ یا اللہ ہر قدر کہ تواند تکرار نماید بعدہ بطرف چپ یا نور و براست یا نور و در قلب یا نور ضرب کند چند کرت تکرار کند واگر باز خلجان خاطر شود فی الحال وضو کردہ باز بہمین ذکر مشغول شود واگر باز مشوش شود ہمین کند انشاء اللہ تعالی در دو سہ مرتبہ تسکین بقلب خود یابد پس بذکر نفی واثبات بملاحظہ لا فاعل الا اللہ ولا موجود الا اللہ مشغول گردد ورعایت مد وشد والحان خوش نگاہ دارد

راہ سلوک کے موانع کا بیان اور انکے دفع کا طریق

جاننا چاہیے کہ حدیث نفس اور خطرات بمعنی اور فضول تفکرات وتشویشات طالب کو راہ سلوک سے مانع ہوتے ہیں اور یہ سخت بیماری ہے بزرگوں نے اسکا علاج فرمایا ہے پس اگر طالب کو اشغال اور نسبت قلبیہ میں فاسد وسوسے ملنے سے کوئی فتور پیدا ہو جائے تو غسل کرے اور نیا کپڑا پہنے اور خوشبو لگائے اور تنہائی کے مکان مین جہان کچھ غل غپاڑا نہو بیٹھے اور معوذتین اور سورہ اخلاص اور سورہ فاتحہ تین تین دفعہ اور استغفر اللہ من جمیع ما کرہ اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تین دفعہ پڑہے اور تین دفعہ اعوذ پڑھکر بائیں شانے کی طرف پھونک کر اٹھے اور دوگانہ پڑھکر جسقدر ہوسکے اللہم طہر قلبی عن غیرک ونور قلبی بنور معرفتک ابدا یا اللہ یا اللہ یا اللہ کی تکرار کرکے اس کے بعد بائین طرف یا نور اور داہنی طرف یا نور اور قلب میں یا نور کی ضرب لگائے اگر پھر دل مین کچھ خلجان ہو تو فی الحال وضو کرکے پھر اسی ذکر مین مشغول ہو اور اگر پھر مشوش ہو پھر یہی کرے انشاء اللہ تعالی دو تین مرتبہ مین تسکین قلبی حاصل ہوگی پھر بلاحظہ لا فاعل الا اللہ ولا موجود الا اللہ نفی واثبات کے ذکر مین مشغول ہو اور مد وشد وخوش الحانی کی رعایت رکھے

طریق دیگر آنکہ بطریق معہودہ اسمی ازین اسماء یعنی
یا اللہ یا فعال یا فتاح یا باسط گرفتہ بذکر سہ ضربی
ویا چہار ضربی مشغول شود و اگر خطرات دفع نشوند
وخاطر پریشان ماند چند بار نفی و اثبات بملاحظہ
مذکور مع شرائط ورزش نماید و تصور کند و یقین داند
کہ این وساوس خیر باشد یا شر کہ از موجودات و
ہستی ہستند قائم بحق اند بلکہ عین حق وانند
زیرا کہ باطل نیز از بعضے ظہورات حق ہست و گوید
ہُوَ الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن
وہو بکل شیٔ علیم پس بلاشک باین تصور
شوق و اشتیاق غلبہ کند و ہمہ خطرات محو سازد

بیان دریافت کیفیت تفرقہ ہا و علاج آنہا

بدانکہ باعث تفرقہ و تشویش خاطر بچند وجہ فرمودہ اند
گاہے از فساد غلبہ شوق و عشق ہم می باشد صورتش
آنکہ عاشقان طالب وصال حق اند و آن حاصل
نمے شود مگر بفناء طالب در ذات مطلوب و فنا
موقوف ہست بہستی و انشراح خاطر بذات او
تعالی چون بعضے طالبین بغلبہ شوق و درد
اشتیاق ریاضت شاقہ بر خود می نہند و نفس
را یک لخت از تلذذات و مالوفات باز میدارند
و جوع و عطش مفرط و ترک راحت اختیار میکنند
این امور باعث انقباض خاطر میگردد و آن انشراح
و انبساط و شوق کہ میداشتند بسبب فتور حواس
مبدل بغم و پریشانی می گردد

اور دوسرا طریق یہ ہے کہ بطریق معہودہ یا اللہ
یا فعال یا فتاح یا باسط میں سے ایک اسم لیکر
سہ ضربی یا چہار ضربی میں مشغول ہو اگر خطرے دفع
نہ ہوں اور دل پریشان رہے ذکر مذکور بملاحظہ
مذکور مع شرائط مسطور چند مرتبہ کرے اور تصور
کرے بلکہ یقیناً جانے کہ یہ وسوسہ جو کہ موجودات
اور ہستی سے ہیں اچھے ہوں یا برے حق کیساتھ
قائم ہیں کیونکہ باطل بھی بعضے ظہورات حق سے ہے
ہُوَ الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن
وہو بکل شیٔ علیم کے بلاشک اس تصور سے
شوق و اشتیاق غالب ہوگا اور خطرے دفع ہونگے

تفرقوں کی کیفیت اور اُن کا علاج

جاننا چاہیے کہ تفرقہ اور تشویش کے باعث چند وجہ
ہیں کبھی غلبہ شوق و عشق کے فساد سے بھی ہوتا ہے
اُس کی صورت یہ ہے کہ عشاق وصال حق کے طالب
ہیں اور وہ طالب کی ذات مطلوب میں فنا ہوئے
بغیر حاصل نہیں ہوتا اور فنا اُس کی ذات میں ہستی
اور انشراح خاطر ہونے پر موقوف ہے۔ جب بعض طالبین
غلبہ شوق و درد اشتیاق میں اپنے اوپر سخت ریاضت
کا بوجھ رکھ لیتے ہیں۔ اور یکلخت اپنی نفس کو لذات اور
اور مالوف اشیاء سے روکدیتے ہیں اور بھوک پیاس اور
ترک راحت کی عادت ڈالتے ہیں دل منقبض ہو جاتا ہے اور
وہ انشراح اور انبساط اور شوق جو حاصل تھا فتور حواس
کی وجہ سے غم اور پریشانی سے بدل جاتا ہے

علاجش مطلق العنان کردن ست نفس را در خواہشات
مباحہ و ترک ریاضت تا آنکہ آن شوق و انشراح
و مستی عود کند. و یا باعث تفرقہ جبن و نامردی است
کہ نفس در ترک مالوفات جسارت نمی کند. و
تفرقہ و تشویش روی می دہد. علاجش پند است
کہ ہمت مومن و طالب حق ریاضت و طاعت
ہست. و ہمت منافق و دشمن حق طعام و شراب
و مالوفات و متلذذات ہست و طالبان
حق جان و دل فدائے دین حق می کنند و
منافقان دین و ایمان را فدائے مال می
سازند نعوذ باللہ منہا و یا باعث تفرقہ
فکریست کہ شیطان بدلش انداختہ میگرداند
او را بسوئے نا امیدی از وصول یا قدح در
امور مرشد علاجش جمع کردن ہمت و خواندن
لا تقنطوا من رحمۃ اللہ و یاد کردن
قصہ حضرت موسےٰ با حضرت خضر علیہما السلام یا
باعث تفرقہ بقیہ رگ نفسانی ہست کہ ظلمت
آن در طالب حق ہست از جہت غلبۂ آن پریشانی
خاطر و غم و یاس مے خیزد علاجش کسر
نفس ہست باختیار مذلت کہ بر نفس
شاق باشد یا بدوام ذکر و خلوت تصفیہ
نماید یا باعث تفرقہ قلق و اضطراب عزیمت
کہ ہر چند خواہد کہ بہ تصفیہ
قلب و تجلیہ روح مشغول شود
نفس او فرمان بردار نمے شود

اس کا علاج یہ ہے کہ جب تک پھر انشراح اور مستی عود نہ
کرے اپنے نفس کو خواہشات مباحہ اور ترک ریاضت
کی طرف مطلق العنان کر دے اور کبھی نامردی سے
بھی ہوتا ہے کہ ترک مالوفات مین نفس کو دلیری
نہیں ہوتی اور تفرقہ اور تشویش پیدا ہوتی ہے اس
کا علاج پند ہے کہ مومن اور طالب حق کی ہمت
ریاضت اور طاعت ہے اور منافق اور دشمن
حق کی ہمت کھانا پینا اور مالوفات و ملذذات ہے
اور طالبان حق دین حق پر جان و دل قربان کرتے
ہین اور منافق دین و ایمان کو مال پر سے صدقہ
کر دیتے ہین نعوذ باللہ منہا اور کبھی اس فکر کی وجہ
سے بھی تفرقہ ہوتا ہے جو شیطان نے اُس کے دل
مین ڈالا ہے وہ فکر اُسکو نا امیدی یا مرشد کے کامون
مین اعتراض کرنے کی طرف پھیرتا ہے اُسکا علاج جمعیت
خاطر اور لا تقنطوا من رحمۃ اللہ پڑھنا یا جو قصہ حضرت موسیٰ
علیہ السلام کا خضر علیہ السلام کیساتھ ہوا ہے اُس کا
تصور کرنا ہے اور کبھی رگ نفسانی کے بقیہ سے
ہوتا ہے کہ اسکی ظلمت طالب حق میں ہے اور اُس
کے غلبہ سے دل پریشان اور غمگین ہوجاتا ہے اسکا
علاج ذلت جو نفس پر شاق ہوتی ہے اختیار کر کے
اپنے نفس کو توڑنا ہے یا ہمیشہ ذکر اور خلوت اختیار
کر کے تصفیہ کرے اور کبھی عزیمت کی بیقراری اور اُسکے
قلق سے ہوتا ہے کہ ہر چند تصفیہ قلب اور تجلیہ روح
مین مشغول ہونا چاہتا ہے مگر نفس فرمان
بردار نہیں ہوتا۔

پس موجب آن اختلال مزاج است کہ اخلاط سوداویہ بر دل ہجوم کردہ است علاجش تنقیہ و تعدیل مزاج است بفصد و استفراغ یا باعث تفرقہ نجاست است کہ بکثرت احداث وجنابات باشد علاجش مبالغہ در تطہیر بدن وجامہ است یا باعث تفرقہ ارتکاب معاصی از ظلم وغیرہ بر مساکین و تلف حق اہل حق علاجش تدارک آن خلل است یا باعث تفرقہ غذاء حرام و مشتبہ باشد علاجش ترک آن و توبہ و استغفار است یا باعث تفرقہ سحر و دیوانگی گرد و شیاطین باشد علاجش خواندن معوذتین و مشغول بذکر یا اللہ یا اللہ ہر قدر کہ تواند یا باعث تفرقہ سوء ادب نسبت مشائخ طریقہ باشد علاجش رفع آن سبب است و نیز برائے دفع ہر تفرقہ و تشویش نفی و اثبات است با تطہیر بدن وجامہ بملاحظہ نفی آن جہالت

طریق اربعین یعنی چلہ

بدان کہ اہل طریقت برائے حصول مقصود اربعین مقرر کردہ اند و سند و فوائد کثیرہ این عمل در کتب سلوک موجود اند و این مختصر متحمل آن نیست طریقش آنکہ اول نیت خالص نماید یعنی محض رضائے حق تعالے بہ متابعت سنت

پس اس کا سبب اختلال مزاج ہے کہ اخلاط سوداویہ دل پر ہجوم کر آئے ہین اُس کا علاج یہ ہے کہ فصد استفراغ سے تعدیل و تنقیہ مزاج کرے اور کبھی اُس نجاست کی وجہ سے ہوتا ہے جو اکثر بے وضو اور جنبی رہنے سے ہوتی ہے۔ اُس کا علاج یہ ہے کہ بدن کے پاک رکھنے مین زیادہ کوشش کرے اور کبھی مسکینوں پر ظلم وغیرہ اور اہل حق کے حق تلف کرنیسے ہوتا ہے اُس کا علاج اس خلل کا تدارک کرنا ہے اور کبھی حرام اور مشتبہ غذا کھانے سے ہوتا ہے۔ پس چاہیے کہ اُسکو ترک کرے اور توبہ کرے اور کبھی جادو اور سحر اور دیوانگی شیطانی کے سبب سے ہوتا ہے اُس کا علاج یہ ہے کہ معوذتین پڑہے اور جسقدر ہو سکے یا اللہ یا اللہ کا ذکر کرے اور کبھی مشائخ کی نسبت سوء ادبی کا خیال کرنیسے بہی ہوتا ہے اُس کا علاج اُس سبب کا اُٹھا دینا ہے اور علاوہ ازین ہر تفرقہ اور تشویش کے دفع کیواسطے بشرط تطہیر بدن ولباس نفی و اثبات کرے اور اس جہالت کی نفی کا خیال بہی

چلہ کا طریق

جاننا چاہیے کہ صاحبان طریقت نے حصول مقصود کیواسطے چلے مقرر کیے ہین اور اس عمل کے جو کچھہ سند اور فائدے سلوک کی کتابوں مین موجود ہین یہ مختصر اُن کی متحمل نہین اُس کا طریقہ یہ ہے کہ محض رضائے الٰہی اور متابعت سنت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتجرد از ماسوا اللہ
وفراغ خاطر بنا بر عبادت وذکر اللہ تعالی قصد
کند ومحل خلوت در جامع مسجد اولی است کہ از
فضل جمعہ وجماعت محروم نماند پس غسل کند
وجامہ نو پوشد وخوشبو استعمال نماید پس
بستم تاریخ ماہ شعبان قبل از نماز عصر کہ وقت
اوراد نفل است اعوذ وبسم اللہ ومعوذتین وکلمہ
تمجید خواندہ واستعانت واستمداد از ارواح
مشائخ طریقت بواسطہ مرشد خود کردہ داخل
خلوت شود ودر حین دخول بسم اللہ
والحمد للہ والصلوۃ علی رسول اللہ بخواند و
قدم راست بنہد بعدہ اللہم افتح لی ابواب رحمتک
گفتہ داخل گردد ودوگانہ نفل بہ نیت انقطاع
از ماسوا اللہ ورجوع الی اللہ بگزارد واگر
بعد نماز عصر داخل شود نفل نخواند ومتوجہ
بسوئے قبلہ بنشیند وفاتحہ بارواح
ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم ومشائخ
طریقت خود بخواند واز روحانیت ایشان در
باب حصول استقامت استمداد نماید بعدہ بذکر وشغل و
مراقبہ ہرچہ ویرا از مرشد خود رسیدہ باشد مشغول
شود وشرائط خلوت کہ دوام صیام وقلت منام و
قلت صحبت مع الانام ومواظبت بر طہارت وعبادات
وتلاوت قرآن ودرود شریف وذکر دائم از ارکان وشرائط
طریق خلوت است نگاہدارد وہیچ امر از ین امور تغافل
نورزد تا فائدہ خلوت حاصل آید ودر آخر عشرہ رمضان

رسول علیہ السلام اور عبادت اور ذکر الہی کیواسطے
ماسوا سے تجرد اور فراغ حاصل کرے اور تنہائی
کی جگہ جامع مسجد میں عمدہ ہے تاکہ جمعہ اور جماعت
کی فضیلت سے بھی محروم نہ رہے پس غسل کرکے
نئے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے پھر بیسویں تاریخ
شعبان کو نماز عصر سے پہلے کہ نفل پڑہنے کا وقت
ہے اعوذ وبسم اللہ ومعوذتین وکلمہ تمجید پڑھکر اور
ارواح مشائخ طریقت سے اپنے مرشد کے ذریعہ
سے مدد اور استعانت چاہ کر خلوت مین بیٹھے اور
خلوت کے مکان میں داخل ہوتے وقت
بسم اللہ والحمد للہ والصلوۃ علی رسول اللہ پڑھے
اور داہنا پانون رکھے اللہم افتح لی ابواب رحمتک
کہکر داخل ہو اور دو رکعت نفل انقطاع ماسوا اللہ
اور رجوع الی اللہ کی نیت سے پڑھے اور اگر
عصر کی نماز کے بعد داخل ہو تو نفل نہ پڑہے اور قبلہ
کی طرف متوجہ ہوکر بیٹھے اور حضرت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اور مشائخ طریقت کی ارواح پر فاتحہ
پڑہے اور اُن کی روحانیت سے حصول استقامت
کے بارہ میں مدد چاہے اس کے بعد ذکر یا شغل یا
مراقبہ جوکچھ جس کو اپنے مرشد سے پہنچا ہو اُس مین مشغول
ہو اور خلوت کے شرائط یعنی ہمیشہ روزہ دار اور
باطہارت رہنا اور کم سونا اور لوگون سے کم ملنا
اور عبادت اور تلاوت قرآن اور درود شریف اور
ہمیشہ ذکر کرنا ملحوظ خاطر رکھے اور ان مین سے کسی میں غفلت
نکرے تاکہ خلوت کا فائدہ حاصل ہو اور رمضان کے

شبہاے طاق یعنی بست ویکم وبست وسوم وبست وپنجم وبست وہفتم وبست ونہم را زندہ دارد تا از برکات لیلۃ القدر بہرہ یابد و در شب ہاے دیگر تا ثلث شب بیدار باشد و ذکر گویان در خواب رود چون ثلث آخر رسد برخاستہ جلد استنجا و وضو نمودہ تہجد ادا نماید و بذکر و شغل و مراقبہ مشغول شود تا صبح چون ہلال شوال نمودار شود بعد نماز مغرب دوگانہ شکرانہ ادا گزاردہ از خلوت بیرون آید۔

شرائط خلوت

بدانکہ مجتہد طریقت حضرت جنید بغدادی قدس سرہٗ چند شرائط بیان فرمودہ اند یکے دوام وضو ہرگاہ کہ بشکند باز ہمان وقت وضو نماید کہ این معنی موجب انشراح و نورانیت قلب ہست دوم دوام صیام وافطار قبل از مغرب و اکل طعام بعد عشا اگر خاطر مشوش نشود والا مابین مغرب وعشا بخورد سوم تقلیل طعام لازم داند ثلث معدہ خالی دارد و اگر تواند ازین ہم کم کند نچندان کہ از غایت ضعف انشراح ونشاط از دست برود و لذت در عبادت نماند غرض تقلیل غذا موجب رقت قلب وصفائی دل ہست و مقوی قوت ملکیہ و مستجلب انوار آلہیہ ہست کما ورد الجوع طعام اللہ چہارم دوام سکوت مگر ذکر اللہ تعالٰی پس سالک را باید کہ در خلوت با کسے سخن

اخیر عشرہ مین طاق راتوں یعنی اکیس اور تیئیس اور پچیس اور ستائیس اور انتیس کو شب بیداری کرے تا کہ لیلۃ القدر کے برکات سے بہرہ مند ہو۔ اور دوسری راتوں مین تہائی رات تک بیدار رہے اور ذکر کہتا کہتا سو جائے اور جب پچھلی تہائی رات باقی رہے اُٹھکر جلد استنجا اور وضو کر کے تہجد پڑہے اور صبح تک ذکر و شغل و مراقبہ مین مشغول رہے جب شوال کا چاند نظر آئے مغرب کی نماز کے بعد دوگانہ پڑھکر خلوت سے باہر آئے۔

خلوت کی شرطین

جاننا چاہیے کہ مجتہد طریقت حضرت جنید بغدادی قدس سرہ نے چند شرطین بیان فرمائی ہین ایک ہمیشہ وضو سے رہنا اور جسوقت ٹوٹے اسیوقت پھر کر لینا کہ یہ انشراح اور نورانیت قلب کا سبب ہے دوسرے ہمیشہ روزہ رکھنا اور مغرب سے پہلے افطار کرنا اور اگر طبیعت مشوش نہ ہو عشا کے بعد ورنہ مغرب و عشا کے درمیان کہانا کھانا تیسرے کھانیکو لازمی سمجھنا اسقدر کہ تہائی معدہ خالی رہے اور اگر ہو سکے اس سے بھی کم کرے مگر نہ اتنا کہ ضعف کی وجہ سے انشراح و نشاط سب گاؤ خورد ہو جائے اور عبادت مین لذت نہ آئی غرض کم کہانا رقت قلب اور صفائی دل کا باعث اور قوت ملکیکا قوت دینے والا اور انوار آلہی کے نازل ہونیکا سبب ہے کما ورد الجوع طعام اللہ چوتھے ذکر اللہ کے سوا ہمیشہ چپ رہنا پس سالک کو چاہیے کہ خلوت مین کسی سے باتین

بگوید الا بضرورت شرعیہ کہ پیش آید یا حاجتے پس با خادم بقدر ضرورت کلام کند بلکہ بجز خادم خود کسے را در خلوت راہ ندہد زیرا کہ خاموشی پنجم حکمت ہست و تکلم بکلمات غیر ضروریہ نورانیتے کہ بسبب ذکر حاصل می شود برباد میدہد پنجم دوام ذکر و مراقبہ ہست و ملاحظہ انا جلیس من ذکرنی بوجہیکہ ہر گز غفلت راہ نیابد و غرض از خلوت ہمیں ہست ششم نفی خطرات و رفع حدیث نفس ہست پس جہد بلیغ کند کہ خطرہ غیر اللہ نیک باشد یا بد در دل نیاید زیرا کہ دخول حدیث نفس از ذکر باز دارد و قلب را مکدر سازد و فائدہ خلوت برباد دہد ہفتم دوام ربط قلب با شیخ خود باستمداد و اعتقاد آنکہ این ہمان مظہر حق ہست کہ او تعالی برائے افاضہ فیض خود بر من مقررہ فرمودہ و از ہمیں راہ وصول بآن جناب قدس متعین شدہ پس ہمیشہ بوصف محبت و تسلیم بجانب متوجہ باشد تا در واہ فیض برو مفتوح گردد و ہیچ گونہ اعتراض بر شیخ در دل خود نیارد کہ این معنی موجب سد راہ حق گردد نعوذ باللہ من الحور بعد الکور

کلمات پند و وصیت

طالب حق را باید کہ اول تحصیل مسائل ضروریہ تصحیح عقائد فرقہ ناجیہ نماید و اتباع کتاب

نہ کرے ہاں اگر کوئی ضرورت پیش آئے تو خادم سے بقدر ضرورت کلام کرے بلکہ خلوت میں خادم کے سوا کسی کو نہ آنے دے کیونکہ چپ رہنے سے حکمت آتی ہے اور بلا ضرورت کلام کرنے سے جو نورانیت ذکر سے حاصل ہوتی ہے سب برباد ہو جاتی ہے پانچویں ہمیشہ ذکر اور مراقبہ اور انا جلیس من ذکرنی کا ملاحظہ کرنا اس طرح پر کہ ہر گز غافل نہ ہو اور خلوت سے غرض بھی یہی ہے چھٹے خطرات کی نفی اور حدیث نفس کا دفع کرنا اس میں بہت کوشش کرے کہ غیر اللہ کا خطرہ نیک ہو یا برا ہو دل میں نہ آئے اس لئے کہ حدیث نفس کا دل میں داخل ہونا ذکر اللہ سے مانع ہوتا ہے اور قلب کو مکدر کرتا ہے اور خلوت کا فائدہ کھو دیتا ہے ساتویں مدد اور استعانت کی نیت سے اپنے دل کا اپنے شیخ سے ربط رکھنا اور یہ اعتقاد رکھنا کہ میرا شیخ مظہر حق ہے کہ حق نے فیض پہنچانے کو مجھ پر مقرر کر دیا ہے اور اسی راستہ سے جناب الٰہی کا وصول قرار پایا ہے پس ہمیشہ وصف اور تسلیم کیساتھ اُسکی طرف متوجہ رہے تا کہ فیض کا دروازہ کھلے اور کسی طرح کا اعتراض شیخ کی نسبت اپنے دل میں نہ لائے کہ یہ راستہ بند ہونیکا باعث ہے پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کے ساتھ اس تنگی سے جو فراخی کے بعد ہے

نصیحت و وصیت آمیز کلمے

طالب حق کو چاہیے کہ پہلے فرقہ ناجیہ کی تصحیح عقائد کے لئے ضروری ضروری مسئلے سیکھے اور کتاب

وسنت و آثار صالحه باید بعد ازان تزکیه و تخلیه نفس
از رذیل نماید چنانچه بزرگی میفرماید رباعی

خواهی که شود دل تو چون آئینه ✤ ده چیز برون کن از درون سینه
حرص و امل و غضب و دروغ و غیبت ✤ بخل و حسد و ریا و کبر و کینه

و باز تجلیه که اشاره به تحصیل اوصاف حمیده است
که منازل سلوک اند نماید چنانچه رباعی ثانی اشارهٔ
بالنسبت رباعی خواهی که شوی بمنزل قرب مقیم
نه چیز بنفس خویش فرما تعلیم
صبر و شکر و قناعت و علم و یقین
تفویض و توکل و رضا و تسلیم

فائده ونیز سالک را باید که بر اوامر شریعت مستحکم
باشد و از ممنوعات او بپرهیزد و تقوی و پرهیزگاری
را شعار خود سازد و در هر حال اعمال سنت را نگاه دارد
و از منهیات و مشتبهات احتراز نماید و اگر گناهی
بظهور آمده باشد زود توبه کند و باستغفار و اعمال
نیک تدارک آن نماید و بوقت دیگر ندارد و نماز
پنجگانه را با جماعت در مسجد ادا نماید و اوقات
خود را بعد ادا فرائض و واجبات و سنن در شغل
باطن گزارد و بر زیادتی نوافل و اوراد نیز واز
و بلکه مشغولی باطن را فرض دائمی داند و گاهی
غافل نشود و چون ذوق و لذت بدان یابد
شکر الهی بجا آرد و اندک را بسیار شمارد
و هر عمل را برائے رضائے خدا تعالے
کند و از کشف و کرامات لذت نگیرد
و بلکه بیزار باشد و در حالت

وسنت و آثار صحابہ کا اتباع کرے اس کے بعد نفس
کا رذیلات سے تزکیہ و تخلیہ کرے چنانچہ کسی بزرگ
نے فرمایا ہے رباعی خواہی کہ شود دل تو چون آئینہ
دہ چیز برون کن از درون سینہ ✤ حرص و امل و غضب
دروغ و غیبت ✤ بخل و حسد و ریا و کبر و کینہ ✤ اور
تجلیہ کہ اوصاف حمیدہ کی طرف جو کہ منازل سلوک
مین اشارہ ہی کرے چنانچہ دوسری رباعی مین اسی
کی طرف اشارہ ہے رباعی

خواہی کہ شوی بمنزل قرب مقیم ✤ نہ چیز بنفس خویش فرما تعلیم
صبر و شکر و قناعت و علم و یقین ✤ تفویض و توکل و رضا و تسلیم

فائدہ اور سالک کو شریعت کے احکام پر بھی مستحکم
رہنا چاہیے اور چاہیے کہ تقوی اور پرہیزگاری اپنا
شعار کرے اور ہر وقت ہر حال مین اعمال سنت
کو نگاہ رکھے اور منہیات و مشتبہات سے پرہیز
کرے اور اگر کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اسیوقت
توبہ کرے اور استغفار اور نیک عملوں سے اُسکا تدارک
کرے دوسرے وقت پر موقوف نہ رکھے اور نماز
پنجگانہ جماعت کے ساتھ مسجد مین پڑھے اور فرائض
اور واجبات اور سنن ادا کرنیکے بعد اپنے اوقات
کو شغل باطن میں صرف کرے اور نوافل کی زیادتی
پر دل نہ ڈالے بلکہ باطن کی مشغولیت کو فرض دائمی
سمجھے اور کسی وقت غافل نہو جب مزا آنے لگے خدا کا شکر
کرے اور تھوڑے کو بہت جانے اور ہر عمل کو رضائے
الٰہی کے واسطے کرے اور کشف و کرامات سے لذت
نہ اٹھائے بلکہ بیزار رہے - اور حالت

لبسط شاکر باشد وحدود شرعیہ در آن حال
نگاہدارد وچون قبض شود دل تنگ و مایوس نگردد
و درکار باشد و در جمیع عبادات خود را متہم داشتہ
در ادای آن خود را مقصر داند و احوال باطن را با جاہل
ظاہر نکند و سخن تصوف بر ملا نگوید و با غیر محرم ہم
نگوید و با محرم در گوشہ گوید و اوقات خود را ضبط
دارد و از تلون طبع دور باشد و از دنیا و ما فیہا
من کل الوجوہ بدل تارک باشد و الا اذکار و
اشغال ہزار سالہ بکار نیاید دل آئینہ ہست
از تابش غیر اللہ نگاہدارد و از طلب جاہ و مرتبہ
کہ گمراہی ہست پناہ جوید و وقت را غنیمت شمارد و
از غفلت برباد نہد کہ فائت را قضا نہ شود و
در راہ قدم مردانہ نہد و غم و شادی این و آن
را یکسو نہد کہ این حجاب ہست و از صحبت ناجنس
خلاف شرع کہ برونق سنت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نباشد دور
ماند اگرچہ ازو کرامات و خرق عادات
بظہور آید و بآسمان پرد و از مردمان بقدر
ضرورت اختلاط کند و بہر نیک و بد بہ
کشادہ پیشانی پیش آید و بمردمان
بعجز و انکسار معاملہ کند و نیستی و پستی
را شعار خود سازد و اعتراض بر کسے نہ
کند و سخن ملائم و نرم گوید و سکوت
و خلوت را دوست دارد و بخاطر
جمع در کار خود سرگرم باشد و

بسط میں شاکر ہو اور اس حالت میں حدود شرعیہ
کو ملحوظ خاطر رکھے اور جب قبض ہو تو مایوس
اور منقبض نہو اپنا کام کرتا رہے اور تمام عبادتوں
میں اپنے آپ کو متہم ...... اُن کے ادا کرنے میں
اپنے کو مقصر سمجھے اور جاہل سے باطن کا حال نہ کہے
اور تصوف کی بات برملا نہ کہے اور غیر محرم سے بھی نہکہے اور محرم
سے بھی گوشہ میں کہے اور وقتوں کا پابند اور تلون طبع سے
دور رہے اور ویسے من کل الوجوہ تارک الدنیا و ما فیہا ہو جائے
ورنہ ہزار برس کا ذکر و شغل بھی کام نہیں آیگا
دل آئینہ ہے اس میں غیر اللہ کو نہ دیکھے اور مرتبہ اور
حشمت طلب کرنے سے کہ بالکل گمراہی ہے پناہ مانگے
اور وقت کو غنیمت سمجھے غفلت سے برباد نہ کرے
کیونکہ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں
راستہ میں مردانہ قدم رکھے اور غم اور خوشی کو بالائے
طاق رکھے کیونکہ یہ حجاب ہے اور غیر جنس و خلاف شرع
اور منکر فقراء اور بدعتی سے بھاگے اور خلاف شرع
فقیر سے جو سنت نبوی کے خلاف ہو اگرچہ اس سے
کرامات اور خرق عادات ظاہر ہوں اور آسمان
پر اُڑے دور رہے اور آدمیوں سے بقدر ضرورت
اختلاط کرے اور ہر ایک اچھے برے سے خندہ
پیشانی سے بات کرے اور آدمیوں سے عجز و انکساری
سے معاملہ کرے اور نیستی اور پستی اپنا شعار
کرے اور کسی پر اعتراض نہ کرے ہر ایک کے ساتھ
نرمی اور ملائمت سے بولے اور سکوت اور خلوت
کو دوست رکھے اور دل جمعی سے اپنا کام کئے جاوے

تشویش را بدل راہ ندہد و ہمہ امور کہ پیش آیند از
حق داند و مدام پاسبان دل باشد تا خطرہ
غیر نیاید و نفع رسانی را در امور دینی بر خود لازم
داند و در ہر کار را دل نیت خالص کند بعد ازاں
بعمل آرد و در خور و نوش از اعتدال نرود نہ
چندان زیادہ کہ کسل آرد و نہ آن قدر کم کہ
بسبب ضعف از عبادت باز ماند علی ہذا القیاس
در ہر امر از افراط و تفریط بپرہیزد و اگر نفس
را لقمۂ چرب دہی از د کارے ہم گیری و بہتر
است کہ قوت از کسب سازد و اگر توکل کند
ہم زیبا است و لائق باشد بشرطیکہ از کسے
طمع ندارد و دل را از تعلق غیر اللہ پاک دارد و از
ہیچ کس امید و ترس بجز حق تعالیٰ ندارد
و بما سوا انس نگیرد و در طلب حق بے آرام و بے
راحت و مضطر ماند و ہر جا کہ باشد با خدا باشد و بر
بیش و کم نعمت الٰہی شکر نماید و از فقر و فاقہ و
تنگدستی و قلت معیشت دل تنگ نشود بلکہ
فخر و عزت خود داں داند و شکر بجا آرد کہ این
منصب انبیا و اولیا است کہ مرا عنایت فرمود
اند و با متعلقان خود برفق و تلطف و مہربانی
معاملہ کند و از نافرمانی شان درگزرد و عذر
آنہا بپذیرد و از غیبت مردمان اجتناب
نماید و عیب مردم بپوشد و عیب خود را در نظر
دارد و ہمہ مسلمانان را از خود افضل داند و با ہیچ
کس بحث و جدال نکند اگرچہ حق بجانب او باشد

تشویش نکرے اور جو امور پیش آئیں حق کیطرف
سے جانے اور ہمیشہ دل کی محافظت کرے کہ غیر کا
خطرہ نہ آنے پائے اور امور دینی میں لوگوں کو فائدہ
پہنچانا اپنے اوپر لازم جانے اور ہر کام میں اول
خالص نیت کرے اُس کے بعد عمل میں لائے اور
خورونوش کو حد اعتدال سے خارج نہ کرے نہ اتنا
بڑھائے کہ سستی آئے نہ اتنا گھٹائے کہ ضعف کیوجہ
سے عبادت ترک ہو جائے علی ہذا القیاس ہر کام
میں افراط و تفریط سے پرہیز کرے اور اگر نفس کو لقمہ
چرب دے تو لازم ہے کہ اُس سے کام بھی لے
اور بہتر ہے کہ کسب کرکے کہائے اور اگر توکل کرے
یہ بھی زیبا ہے بشرطیکہ کسی سے لالچ نہ رکھے اور
غیر اللہ کے تعلق سے دل کو پاک رکھے اور خدا
کے سوا کسی سے امید اور خوف نکرے اور ماسوا
سے اُنس نہ پکڑے اور طلب حق میں بے آرام و بیقرار
رہے اور جس جگہ رہے باخدا رہے اور نعمائے الٰہی
پر تھوڑی ہوں یا بہت شکر بجا لائے اور فقر و فاقہ
اور تنگدستی اور قلت معیشت سے دل تنگ نہو بلکہ
اپنا فخر اور عزت جانے اور شکر کرے اور سمجھے کہ یہ اولیا و انبیا
کا منصب اللہ نے مجھے اپنی عنایت سے عنایت فرمایا ہے اور
اپنے متعلقین کیساتھ خوش معاملگی سے پیش آئے اور
انکی نافرمانی سے درگزر کرے اور عذر قبول کرے اور
کسیکی غیبت نکرے لوگونکا عیب چھپائے اور اپنے عیب
پر نظر رکھے اور سب مسلمانوں کو اپنے سے افضل اور اعلیٰ جانے
اور کسی شخص سے لڑائی اور بحث نکرے اگرچہ خود حق کہتا ہو

ومہمان نوازی ومسافر پروری راپیشہ خود سازد
وبصحبت غربا ومساکین راغب باشد ودر خدمت
علماء وصلحای عزت وحرمت خود داند وآنچہ میسر آید
بمصرفش صرف نماید تا زیان نرساند وتعلق دل
بہیچ چیز ندارد ووجود وعدم را برابر داند ولباس
فقرا را دوست دارد وہر قدر کہ طعام ولباس میسر
آید قانع بران باشد وایثار پیشہ خود سازد و
گرسنگی وتشنگی را کہ طعام اللہ است محبوب دارد
وکم خندد وبسیار گرید واز عذاب الٰہی وبے
نیازی او ترسان ولرزان باشد وموت را کہ بیخ
کن ماسوا است ہر وقت پیش نظر دارد واز دوزخ
کہ جائے فراق است پناہ جوید وبہشت را کہ مقام
وصال است بطلبد ومحاسبہ را بر خود لازم گیرد
محاسبہ روز بعد مغرب ومحاسبہ شب بعد صبح
کند ومحاسبہ آنرا گویند کہ حساب کند کہ در شب
وروز از من چند نیکی وچند بدی بظہور آمدہ بر نیکی
شکر نماید وبر بدی توبہ واستغفار کند وصدق
مقال واکل حلال را شعار خود سازد و
ودر مجلس ہزل ولہو غیر غیر
مشروع حاضر نشود واز رسوم جہل
بپرہیزد ودوستی ودشمنی و
خشم وخوشنودی برائے خدا
بود وکوتاہ دست وکوتاہ طمع
باشد وشرمگین وکم گو وکم
رنج واصلاح جو......

اور مسافر پروری اور مہمان نوازی کی عادت
ڈالے اور غربا ومساکین کی صحبت سے رغبت
رکھے علماء وصلحا کی صحبت کو اپنی عزت اور حرمت
سمجھے اور جو کچھ میسر ہو اُس کو اُس کے مصرف ہی مین
صرف کرے تاکہ اُس کے نقصان سے بچے اور کسی
چیز سے دل نہ لگائے اور وجود وعدم کو برابر سمجھے
اور فقرا کے لباس کو دوست رکھے اور جو کچھ طعام و
لباس میسر ہو اُسپر قناعت کرے سخاوت اختیار
کرے اور بھوک پیاس کو کہ طعام اللہ ہی محبوب رکھے
اور کم ہنسے اور بہت رووے اور اللہ کی بے نیازی
اور اُس کے عذاب سے ڈرتا اور کانپتا رہے اور موت کو کہ
ماسوا کی بیخ کن ہی ہر وقت اپنے سامنے سمجھے اور دوزخ
سے کہ جدائی کی جگہ ہے پناہ مانگے اور بہشت کو کہ
وصال کا مقام ہے طلب کرے اور دن کا محاسبہ
مغرب کے بعد اور رات کا محاسبہ صبح کی نماز کے
بعد اپنے اوپر لازم کرے (محاسبہ اسکو کہتے ہین
کہ حساب کرے کہ مجھ سے دن اور رات مین کتنی
نیکیاں ہوئی ہین اور کتنے گناہ ہوئے ہیں) پس
نیکیوں پر شکر کرے اور بدی سے توبہ اور استغفار
کرے اور صدق مقال اور اکل حلال کا پابند ہو
اور غیر مشروع اور لہو ولعب کی مجلسوں مین
نہ بیٹھے اور جہالت کی رسموں سے پرہیز کرے
اور دوستی ودشمنی اور خوشی اور غصہ سب خدا کے
واسطے کرے۔ اور کوتاہ دست وکوتاہ طمع اور
شرمگیں اور کم گو۔ اور کم رنج اور اصلاح جو

ف۱ حدیث شریف مین آیا ہے علیکم بمجالسۃ العلماء واستماع کلام الحکماء فان اللہ تعالی یحیی القلب المیت بنور الحکمۃ کما یحیی الارض المیتۃ بماء المطر یعنی علماء کے پاس بیٹھنا اور حکماء کے کلام کا سننا اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ اللہ تعالی نور حکمت سے مردہ دل کو اس طرح زندہ کر دیتا ہے جیسے مینہ کے پانی سے مردہ زمین کو اور حکماء سے مراد ارسطو و افلاطون وغیرہ نہیں ہے بلکہ یہی متکلمین مراد ہیں اور [illegible] ہے جس میں مردہ زمین [illegible] کوئی شئے نہ مخفی ہو ۱۲ مترجم
ف۲ اللہ تعالی اپنے کلام پاک مین فرماتا ہے فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا ۱۲ مترجم
ف۳ کیونکہ اللہ کے عذاب سے بے خوف ہو جانا کفر ہے الامن من اللہ کفر ۱۲ مترجم

وبسیار طاعت ونیکوکار ونیکو رفتار وباوقار بود
باشد وبس این ہست نشان نیکو خوے واوصاف
پسندیدہ ونیز ہر کہ این حاصل نماید باید کہ غرہ
نشود وبر خود گمان نیکو نبرد فقط ونیز از
زیارت مزارات اولیا ومشائخ مشرف بودہ
باشد وبوقت فراغ خاطر بر مزار آنہا نشستہ
بجانب روحانیت اوشان توجہ نماید وحقیقت
آن را بصورت مرشد خود تصور نمودہ فیضیاب
شود وبرکت گیرد وگاہ گاہ بر مزارات عوام اہل
اسلام رفتہ موت خود را یاد کند واز فاتحہ
اوشان را ثواب رساند وادب وحکم مرشد
خود را بجاے ادب وحکم خدا تعالی ورسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داند کہ نائب اوشان
است ونیز ہر کس کہ ازین فقیر محبت وعقیدت
وارادت دارد مولوی رشید احمد صاحب
سلمہ ومولوی محمد قاسم صاحب سلمہ را کہ جامع جمیع
کمالات علوم ظاہری وباطنی اند بجاے من راقم
اوراق بلکہ بمدارج فوق از من شمارند اگرچہ
بظاہر معاملہ برعکس شد کہ اوشان بجاے
من ومن بمقام اوشان شدم وصحبت اوشان
را غنیمت دانند کہ این چنین کسان درین زمان
نایاب اند واز خدمت بابرکت ایشان فیضیاب
بودہ باشند وطریق سلوک کہ درین رسالہ نوشتہ شد در
نظر شان تحصیل نماید انشاء اللہ تعالی بے بہرہ نخواہند ماند
اللہ تعالی در عمر شان برکت دہاد واز تمامی نعماء عرفانی

اور بسیار طاعت اور نیک کار اور نیک رفتار اور باوقار
رہے نیک خصلتی اور خوش وصفی کے یہی نشان ہین
جس کو یہ وصف حاصل ہو جائیں چاہیے کہ غرور
نہ کرے اور اپنے آپ کو نیک نہ سمجھے اور بزرگوں
اور مشائخ کے مزارات سے مشرف ہوتا رہا کرے
اور جسوقت دل کو ہر طرف سے فراغ حاصل ہو
اُن کے مزاروں پر بیٹھکر اُن کی روحانیت کی
طرف توجہ کرے اور اسکی حقیقت کو اپنے مرشد کی
صورت میں تصور کر کے فیضیاب ہو اور برکت
حاصل کرے اور کبھی کبھی عام مسلمانوں کے مزار
پر جاکر اپنی موت کو یاد کیا کرے اور اُن کو فاتحہ کا
ثواب پہنچائے اور اپنے مرشد کے حکم وادب کو اللہ
اور رسول کے حکم وادب کی جگہ سمجھے کیونکہ وہ اُنکا
نائب ہی اور جو شخص اس فقیر سے محبت وعقیدت
وارادت رکھے مولوی رشید احمد صاحب سلمہ گنگوہی
اور مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ نانوتوی کو کہ تمام
کمالات ظاہری وباطنی ان میں موجود ہین مجھ راقم
کی جگہ سمجھے بلکہ مجھسے فائق فی المدارج جانے
اگرچہ ظاہر مین معاملہ برعکس ہو گیا کہ مین اُن کی
جگہ اور وہ میری جگہ ہو گئے) اور اُن کی صحبت
کو غنیمت سمجھے کہ اس زمانے مین ایسے آدمی نایاب
ہیں اور اُنکی خدمت بابرکت سے فیضیاب ہوتا رہی
اور طریق سلوک جو اس رسالہ مین لکھا گیا ہی انکے سامنے
حاصل کرے انشاء اللہ تعالی بے بہرہ نرہے گا اللہ
تعالے اُن کی عمر مین برکت دے اور اپنی عرفانی

وکمالات قربیت خود مشرف گرداناد و بمراتبات عالیات رساناد و از نور ہدایت شان عالم را منور گرداناد و تا قیامت فیض اوشان جاری داراد بحرمة النبی وآلہ الامجاد اللہم اغفرلنا ولوالدینا ولاستاذنا ولمشائخنا ولاحبائنا ولجمیع المؤمنین والمؤمنات الاحیاء منہم والاموات برحمتک یا ارحم الراحمین آمین آمین آمین آمین یارب العلمین وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

ذکر کیفیت سلاسل مشائخ طریقت رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین

بیان سلسلہ حضرات چشتیہ صابریہ قدوسیہ

باید دانست کہ فقیر حقیر ننگ خاندان و بدنام کنندہ بزرگان طریقہ روسیاہ امداد اللہ عفا اللہ عنہ را نسبت بیعت وارتباط صحبت واجازت وخرقہ از حضور ہدایت گنجور قطب دوران پیشوائے عارفان نور الاسلام حضرت مولانا ومرشدنا وہادینا میانجیو شاہ نور محمد صاحب جھنجھانوی چشتی است قدس اللہ سرہ وایشان را از شیخ المشائخ حاجی شاہ عبد الرحیم شہید ولایتی وایشانرا از شاہ عبد الباری امروہی وایشانرا از شاہ عبد الہادی امروہی وایشانرا از شاہ عضد الدین وایشانرا از شاہ محمد مکی وایشانرا از شاہ محمدی وایشانرا از شاہ محب اللہ الہ آبادی وایشانرا از شیخ ابو سعید گنگوہی وایشان را از شیخ

نعمتیں اور قربیت کے کمالات سے مشرف کرے اور بڑے بڑے مرتبوں پر پہنچاوے اور اُن کے نور ہدایت سے عالم کو منور کرے اور تا قیامت اپنے نبی اور آپکی آل کے طفیل سے اُنکا فیض جاری رکھے اللہم اغفرلنا ولوالدینا ولاستاذنا ولمشائخنا ولاحبائنا ولجمیع المؤمنین والمؤمنات الاحیاء منہم والاموات برحمتک یا ارحم الراحمین آمین آمین آمین یارب العلمین وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

مشائخ طریقت رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے سلسلونکی کیفیت

سلسلہ حضرات چشتیہ صابریہ قدوسیہ کا بیان

جاننا چاہیے کہ فقیر حقیر ننگ خاندان و بدنام کنندہ بزرگان طریقت روسیاہ امداد اللہ عفا اللہ عنہ کو نسبت وبیعت اور ارتباط صحبت اور اجازت اور خرقہ حضور فیض گنجور قطب دوران پیشوائے عارفان نور الاسلام حضرت مولٰینا ومرشدنا وہادینا میانجیو شاہ نور محمد صاحب جھنجھانوی چشتی قدس اللہ سرہ سے ہی اور اُنکو شیخ المشائخ حاجی شاہ عبد الرحیم شہید ولایتی سے اور اُنکو حضرت شاہ عبد الباری امروہی سے اور اُن کو شاہ عبد الہادی امروہی سے اور انکو شاہ عضد الدین سے اور اُنکو شاہ محمد مکی سے اور انکو شاہ محمدی سے اور ان کو شاہ محب اللہ الہ آبادی سے اور انکو شیخ ابو سعید گنگوہی سے اور اُن کو شیخ

نظام الدین بلخی والیشاں راز شیخ جلال الدین تھانیسری
والیشاں راز قطب العالم عبدالقدوس گنگوہی والیشاں راز
از شیخ محمد عارف ردولوی والیشاں راز شیخ جلال الدین
کبیر الاولیا پانی پتی والیشاں راز شیخ شرف الدین ترک
پانی پتی والیشاں راز مخدوم علاء الدین علی احمد صابر و
الیشاں راز شیخ فرید الدین گنجشکر مسعود اجودہنی
والیشاں راز خواجہ قطب الدین بختیار کاکی والیشاں راز
خواجہ معین الدین حسن سنجری والیشاں راز خواجہ عثمان
ہارونی والیشاں راز خواجہ حاجی شریف زندنی والیشاں راز
از خواجہ مودود چشتی والیشاں راز خواجہ ابو یوسف چشتی
والیشاں راز خواجہ ابی احمد ابدال چشتی والیشاں راز خواجہ
ابو اسحٰق شامی والیشاں راز خواجہ ممشاد علو دینوری
والیشاں راز خواجہ امین الدین ابو ہبیرہ بصری والیشاں
راز خواجہ حذیفہ مرعشی والیشاں راز خواجہ سلطان ابراہیم
ادہم بلخی والیشاں راز خواجہ جمال الدین فضیل بن
عیاض والیشاں راز خواجہ عبدالواحد بن زید والیشاں راز
از امام العارفین خواجہ حسن بصری والیشاں راز
امیر المومنین
علی کرم اللہ وجہہ والیشاں راز سید المرسلین خاتم النبیین
احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

سلسلہ چشتیہ نظامیہ قدوسیہ

ونیز حضرت عبدالقدوس گنگوہی را اجازت طریقہ
نظامیہ از مرشد خود شیخ درویش بن محمد قاسم اودہی
والیشاں راز سید بڈہن بھڑائچی والیشاں را از سید
اجمل بھڑائچی والیشاں را از سید جلال الدین بخاری

نظام الدین بلخی سے اور انکو شیخ جلال الدین تھانیسری
سے اور انکو قطب العالم شیخ عبدالقدوس گنگوہی سے اور
ان کو شیخ محمد عارف ردولوی سے اور انکو شیخ جلال الدین
کبیر الاولیا پانی پتی سے اور انکو شیخ شرف الدین ترک پانی
پتی سے اور انکو مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر سے اور
انکو شیخ فرید الدین گنجشکر مسعود اجودہنی سے اور ان کو
خواجہ معین الدین حسن سنجری سے اور ان کو خواجہ عثمان
ہارونی سے اور ان کو خواجہ حاجی شریف زندنی سے اور
ان کو خواجہ مودود چشتی سے اور انکو خواجہ ابو یوسف
چشتی سے اور ان کو خواجہ ابو محمد محترم چشتی سے اور انکو
خواجہ ابی احمد ابدال چشتی سے اور انکو خواجہ ابو اسحٰق
شامی سے اور انکو خواجہ ممشاد علو دینوری سے اور انکو
امین الدین ابو ہبیرہ بصری سے اور انکو خواجہ حذیفہ مرعشی
سے اور ان کو خواجہ سلطان ابراہیم ابن ادہم بلخی
سے اور انکو خواجہ جمال الدین فضیل بن عیاض سے
اور انکو خواجہ عبدالواحد بن زید سے اور انکو امام العارفین
خواجہ حسن بصری سے اور ان کو حضرت امیر المومنین
اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے
اور انکو حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے

سلسلہ چشتیہ نظامیہ قدوسیہ

طریقہ نظامیہ میں حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی کو اپنے
مرشد شیخ درویش بن محمد قاسم اودھی سے اجازت
ہے اور ان کو سید بڈہن بہڑائچی سے اور ان کو سید اجمل
بہڑائچی سے اور ان کو سید جلال الدین بخاری سے

از مخدوم جہانیان جہان گشت از خواجہ نصیر الدین روشن چراغ دہلی از سلطان المشائخ شیخ نظام الدین اولیا بن احمد بداؤنی از خواجہ فرید الدین شکر گنج مذکور تا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔

سلسلہ عالیہ قادریہ قدوسیہ

ونیز حضرت قطب العالم عبد القدوس گنگوہی را اجازت وخرقہ طریقہ قادریہ از پیر خود درویش محمد بن قاسم اودہی از سید بڈھن بھڑائچی از سید اجمل بھڑائچی از مخدوم جہانیان جہان گشت از سید جلال الدین بخاری از شیخ عبید بن عیسی از شیخ عبید بن ابو القاسم از شیخ ابو المکارم فاضل از شیخ قطب الدین ابو الغیث از شیخ شمس الدین علی فلح از شیخ شمس الدین حداد از امام الاولیا شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی از شیخ ابو سعید مخزومی از شیخ ابو الحسن قرشی علی الہنکاری از شیخ ابو الفرح طرطوسی از عبد الواحد بن عبد العزیز تمیمی از شیخ ابو بکر شبلی از شیخ جنید بغدادی از شیخ سری سقطی از شیخ معروف کرخی از داؤد طائی از شیخ حبیب عجمی از امام حسن بصری از امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ از سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔

ایضاً

ونیز فقیر را درین طریقہ قادریہ اجازت از مرشد حضرت مولانا میاں جیو نور محمد صاحب جھنجھانوی از حاجی عبد الرحیم شہید ولائتی

اُن کو مخدوم جہانیان جہان گشت سے انکو خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی سے انکو سلطان المشائخ شیخ نظام الدین اولیا ابن احمد بدایونی سے اُن کو خواجہ فرید الدین گنجشکر مذکور سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک

سلسلہ عالیہ قادریہ قدوسیہ

حضرت قطب العالم شیخ عبد القدوس گنگوہی کو طریقہ قادریہ مین اجازت وخرقہ اپنے مرشد درویش محمد بن قاسم اودھی سے ہے اُن کو سید بڈھن بھڑائچی سے انکو سید اجمل بھڑائچی سے اُنکو مخدوم جہانیان جہان گشت سے انکو سید جلال الدین بخاری سے انکو شیخ ابو المکارم فاضل سے انکو شیخ قطب الدین ابو الغیث سے اُن کو شیخ شمس الدین علی فلح سے اُن کو شیخ شمس الدین حداد سے انکو امام الاولیا شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی سے ان کو شیخ ابو سعید مخزومی سے اُن کو شیخ ابو الحسن قرشی علی الہنکاری سے انکو شیخ ابو الفرح طرطوسی سے انکو عبد الواحد بن عبد العزیز تمیمی سے انکو شیخ ابو بکر شبلی سے انکو شیخ جنید بغدادی سے انکو شیخ سری سقطی سے انکو شیخ معروف کرخی سے انکو داؤد طائی سے انکو شیخ حبیب عجمی سے انکو امام حسن بصری سے انکو حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے انکو سید المرسلین حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے

ایضاً

اور نیز فقیر کو اس سلسلہ قادریہ مین اپنے مرشد حضرت مولانا میان جیو نور محمد جھنجھانوی سے اجازت ہے اور ان کو حاجی عبد الرحیم شہید ولائتی سے

از سید رحم علی شاہ از سید عبد الرزاق از سید عبد الحی
از سید محمد غوث از سید ابو محمد از سید شاہ محمد از سید
تمیص الاعظم از سید الیاس مغربی از سید عبد الحق مغربی
از سید مولانا مغربی از سید احمد قدسی از سید عبد القادر
راسی از سید عبد الوہاب از سید موسیٰ از سید
یحییٰ زاہد از سید زین الدین از سید عبد الرزاق
از غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی
تا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ قدوسیہ

ونیز حضرت میران اجمل بہڑائچی را از مرشد خود شاہ
عبد الحق والیشان را از خواجہ عبید اللہ احرار از
خواجہ مولانا یعقوب چرخی از خواجہ علاء الدین
عطار از خواجہ بہاء الدین نقشبند از خواجہ سید
امیر کلال از خواجہ محمد باباسماسی از خواجہ عزیزان
علی رامیتنی از خواجہ محمود ابوالخیر فغنوی از خواجہ محمد
عارف ریوگری از خواجہ عبد الخالق غجدوانی از خواجہ
یوسف ہمدانی از خواجہ ابو علی فارمدی از خواجہ
امام ابو القاسم قشیری از خواجہ ابو علی دقاق از
خواجہ ابو القاسم نصیر آبادی از خواجہ ابوبکر شبلی از سید
الطائفہ جنید بغدادی از شیخ سری سقطی از شیخ معروف
کرخی از شیخ داؤد طائی از خواجہ حبیب عجمی از امام الاولیا
حسن بصری از امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ از سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم ایضاً ونیز درین سلسلہ فقیر را اجازت
وخرقہ از مرشد خود مولانا میاں جیو نور محمد شاہ والیشان
را از حضرت سید احمد شہید از شاہ عبد العزیز

انکو سید رحم علی شاہ سے اُن کو سید عبد الرزاق سے
اُن کو سید عبد الحی سے اُن کو سید محمد غوث سے اُنکو سید
ابو محمد سے اُنکو سید شاہ محمد سے اُنکو سید تمیص الاعظم سے
ان کو سید الیاس مغربی سے اُنکو سید عبد الحق مغربی سے
اُنکو سید مولانا مغربی سے اُنکو سید احمد قدسی سے اُنکو سید عبد القادر
راسی سے اُنکو سید عبد الوہاب سے اُنکو سید موسیٰ سے اُنکو سید یحییٰ
زاہد سے اُنکو سید زین الدین سے اُنکو سید عبد الرزاق سے اُنکو
غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ قدوسیہ

اس سلسلہ میں حضرت میران اجمل بہڑائچی کو اُن کے مرشد
شاہ عبد الحق سے اجازت ہے اور ان کو خواجہ عبید اللہ احرار
سے اُنکو خواجہ مولانا یعقوب چرخی سے اُنکو خواجہ علاء الدین
عطار اُنکو خواجہ بہاء الدین نقشبند سے اُنکو خواجہ سید امیر کلال سے
اُنکو خواجہ محمد باباسماسی سے اُنکو خواجہ عزیزان علی رامیتنی سے
اُنکو خواجہ محمود ابوالخیر فغنوی سے اُنکو خواجہ محمد عارف ریوگری سے
اُنکو خواجہ عبد الخالق غجدوانی سے اُنکو خواجہ یوسف ہمدانی سے
اُنکو خواجہ ابو علی فارمدی سے اُنکو خواجہ امام ابو القاسم قشیری
سے اُنکو خواجہ ابو علی دقاق سے اُنکو خواجہ ابو القاسم نصیر آبادی
سے اُنکو خواجہ ابوبکر شبلی سے اُنکو سید الطائفہ جنید بغدادی سے
اُنکو شیخ سری سقطی سے اُنکو شیخ معروف کرخی سے
اُن کو شیخ داؤد طائی سے اُن کو خواجہ حبیب عجمی سے اُن کو
امام الاولیا حسن بصری سے اُنکو امیر المومنین علی کرم اللہ
وجہہ سے اُنکو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نیز فقیر کو اس سلسلہ
میں اجازت اور خرقہ اپنے پیر حضرت مولانا میاں جیو نور محمد جھنجھانوی
سے ہے اور اُنکو حضرت سید احمد شہید سے اور اُنکو شاہ عبد العزیز

ف نیز ابو علی فارمدی کو بیعت شیخ ابو الحسن خرقانی سے ہے ان کو بایزید بسطامی سے ان کو امام جعفر صادق سے ان کو قاسم بن محمد بن ابی بکر سے ان کو سلمان فارسی سے ان کو امیر المومنین ابوبکر صدیق سے ان کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ۱۲ نیز [illegible] حضرت معروف کرخی کو اجازت امام علی رضا سے ان کو امام موسیٰ کاظم سے ان کو امام جعفر صادق سے ان کو امام محمد باقر سے ان کو امام زین العابدین سے ان کو امام حسین علیہ السلام سے ان کو امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے ان کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ۱۲

از شاہ ولی اللہ از شاہ عبدالرحیم از شاہ
سید عبداللہ از سید آدم بنوری از امام ربانی شیخ
احمد مجدد الف ثانی از خواجہ باقی باللہ از خواجہ
امکنگی از مولانا درویش از مولانا زاہد از خواجہ
عبید اللہ احرار تا سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایضاً
ونیز فقیر را بیعت و اجازت این طریقہ از مرشد سابق
خود حضرت مولانا وہادینا سر حلقہ مجاہدین مولانا نصیر الدین
دہلوی و ایشان را از شاہ محمد آفاق دہلوی از
خواجہ ضیاء اللہ از خواجہ محمد زبیر از خواجہ حجۃ اللہ
محمد نقشبند ثانی از خواجہ محمد معصوم از حضرت مجدد
تا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

سے ان کو شاہ ولی اللہ سے ان کو شاہ عبد الرحیم
سے اُن کو شاہ سید عبد اللہ سے اُن کو سید آدم
بنوری سے ان کو امام ربانی شیخ احمد مجدد الف
ثانی سے اُن کو خواجہ باقی باللہ سے اُن کو خواجہ امکنگی
سے اُن کو مولینا درویش سے ان کو مولینا
زاہد سے اُن کو خواجہ عبید اللہ احرار سے سرور عالم صلی
اللہ علیہ وسلم تک اور نیز فقیر کو اس طریقہ میں بیعت اور اجازت
اپنے پہلے مرشد حضرت مولانا وہادینا سر حلقہ مجاہدین مولانا
مولوی نصیر الدین دہلوی سے ہے اور اُن کو شاہ محمد آفاق
دہلوی سے ان کو خواجہ ضیاء اللہ سے اُن کو خواجہ محمد زبیر
سے انکو خواجہ حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی سے اُن کو
خواجہ محمد معصوم سے انکو حضرت مجدد سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک

سلسلہ سہروردیہ قدوسیہ

ونیز قطب العالم عبد القدوس گنگوہی را از مرشد مرشد
مرشد مرشد خود سید اجمل بہرائچی و ایشان را از سید جلال الدین
بخاری از شیخ رکن الدین ابو الفتح از والد خود
صدر الدین از والد خود شیخ بہاؤ الدین زکریا
ملتانی از امام الطریقہ شیخ شہاب الدین سہروردی
از شیخ ضیاء الدین ابو النجیب سہروردی از
شیخ وجیہ الدین عبد القاہر سہروردی از شیخ
ابو محمد بن عبد اللہ از شیخ احمد دینوری از شیخ
ممشاد علو دینوری از حضرت جنید بغدادی از
معروف کرخی تا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

سلسلہ سہروردیہ قدوسیہ

حضرت قطب العالم عبد القدوس گنگوہی کو اس طریقہ میں
اُنکے مرشد مرشد مرشد مرشد سید اجمل بہرائچی سے اجازت ہے
اور انکو سید جلال الدین بخاری سے انکو شیخ رکن الدین
ابو الفتح سے انکو اپنے والد صدر الدین سے اُن کو اپنے والد
شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی سے انکو امام الطریقہ شیخ
شہاب الدین سہروردی سے انکو شیخ ضیاء الدین ابو النجیب
سہروردی سے انکو شیخ وجیہ الدین عبد القاہر سہروردی سے
اُن کو شیخ ابو محمد بن عبد اللہ سے اُن کو شیخ احمد دینوری
سے اُن کو شیخ ممشاد علو دینوری سے انکو حضرت جنید بغدادی
سے انکو حضرت معروف کرخی سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک

سلسلہ کبرویہ قدوسیہ

ونیز شیخ جلال الدین بخاری را اجازت طریقہ

سلسلہ کبرویہ قدوسیہ

حضرت شیخ جلال الدین بخاری کو اس طریقہ میں خرقہ

کبرویہ از شیخ حمید الدین سمرقندی از شمس الدین
بن ابو محمد بن محمود بن ابراہیم بن ادھم از شیخ
عطایا از شیخ عطایار خالدی از شیخ احمد بابا
کمال خجندی از شیخ نجم الدین کبری از عمار یاسر
از ابوالنجیب سہروردی از شیخ احمد غزالی
از ابوبکر نساج از ابوالقاسم گرگانی از خواجہ ابو
عثمان مغربی از ابو علی کاتب از شیخ علی
رودباری از سید الطائفہ جنید بغدادی تا سرور
عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ؁

واجازت اپنے مرشد شیخ حمید الدین سمرقندی سے ہے
اور اُن کو شمس الدین بن ابو محمد بن محمود بن ابراہیم بن
ادھم سے اُن کو شیخ عطایار خالدی سے اُنکو شیخ
احمد بابا کمال خجندی سے اُن کو شیخ نجم الدین کبریٰ
سے اُن کو عمار یاسر سے اُن کو ابو النجیب سہروردی سے
اُنکو شیخ احمد غزالی سے اُنکو ابوبکر نساج سے اُنکو ابوالقاسم
گرگانی سے اُن کو خواجہ ابو عثمان مغربی سے اُن کو ابو علی
کاتب سے اُنکو شیخ علی رودباری سے اُنکو سید الطائفہ
جنید بغدادی سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک

مناجات

خداوندا باین پیران عظام
بوقت مرگ کن بالخیر انجام
بحق آل و ازواج و باصحاب
بجملہ اولیا ابدال و اقطاب
بغوث و فرد و ابرار و باوتاد
بعشاق و بعباد و بہ زھاد
ز دست نفس کافر کیش خونخوار
الٰہ العالمین مارا نگہدار
بجود مشغول دار اندر حیاتم
اگر میرم بدہ یارب نجاتم

مناجات

الٰہی صدقہ پیران عظام
دم آخر ہو میرا نیک انجام
طفیل آل واصحاب سرافراز
ہو تیرا فضل ہر دم میرا دمساز
وہ قوت بخش اے رب العالم
رہوں اس نفس سرکش پر میں حاکم
بوقت نزع ہو کلمہ زبان پر
اٹھوں نیکوں میں شامل روز محشر
غرض دونوں جہاں میں کر تو امداد
بحق ہر ہمہ عباد و زھاد

تمت

حسن خاتمہ

حامداً و مصلیاً حمد و صلوٰۃ کے بعد احقر الانام محمد بیگ عفی عنہ صاحبان باصفا کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ اول اول اس کتاب کا ترجمہ (حسب ارشاد فیض بنیاد صاحب العز والمناقب جناب مولوی حافظ محمد عبد الاحد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ) میں نے شروع کیا تھا اور ایک جزو کے قریب لکھہ چکا تھا مگر جب مین نے مشفقی مولوی محمد نظام الدین صاحب عشق کیرانوی کو فارغ دیکھا تو ان کو دیدیا انہون نے حسب مراد اچھے طور سے ترجمہ کیا اور نیز ان حواشی کا بھی ترجمہ کیا جن کو حضرت حاجی صاحب نے حاشیہ پر لکھا تھا غرض کہ اس کتاب کے دو کالم کئے گئے ہین ایک کالم مین اصل اور دوسرے مین اُس کا اُردو ترجمہ با محاورہ لکھا گیا اور اس کتاب کو تصفیۃ القلوب سے نامزد کیا گیا۔ حق تعالیٰ کریم سے امید ہے کہ متوجہات حضرت حاجی صاحب مدظلہ اس کو مقبول خاص و عام کرے اور نفع تام بخشے آمین آمین یارب العالمین۔

اعلان

چونکہ اس کتاب کا اُردو ترجمہ با محاورہ کرایا گیا ہے اور نیز حواشی مفیدہ سے بھی مزین کیا ہے اور حضرت رئیس المتقین سند الکاملین حاجی امداد اللہ صاحب فاروقی تھانوی ثم المکی رح سے بھی اجازت خاص حاصل کی گئی ہے لہٰذا کاپی رائٹ اس کتاب کا بذریعہ رجسٹری باضابطہ محفوظ کیا گیا ہے آئندہ کوئی صاحب بلا اجازت اس کے طبع کے لئے مبادرت نفرمائیں بامید۔ نفع نقصان نہ اٹھائیں۔

خادم العلماء

محمد عبد الاحد مالک و مہتمم مطبع مجتبائی دہلی

ماہِ جون ۱۹۱۰ء

فہرست مضامین تصفیۃ القلوب ترجمہ ضیاء القلوب

صفحہ	مضمون
۵	وصول الی اللہ کے طریقوں میں سے تین طریقے بہت قریب کے ہیں۔
	پہلا طریق اخیار کا ہے۔
	دوسرا طریق اصحاب مجاہدات اور ریاضات کا
	تیسرا طریق شطاریہ کا۔
۶	فصل بیعت کے طریقہ کے بیان میں
۸	پہلا باب حضرات چشتیہ رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کے ذکر و شغل اور مراقبہ کے بیان میں
"	پہلی فصل ذکر کے تلقین کے بیان میں
"	توجہ کا طریق
۹	توجہ کا دوسرا طریق
۱۱	ذکر کا بیان
۱۲	ذکر کے مراتب کا بیان
۱۳	فصل ذکر جہر نفی و اثبات اور ان بارہ تسبیحوں کے بیان میں جو حضرات چشتیہ رحمہم اللہ کا معمول ہے
۱۵	نفی و اثبات کا دوسرا طریق
۱۶	ذکر اثبات مجرد کا طریق
۱۶	ذکر اسم ذات کا طریق
۱۷	اس کے علاوہ ذکر نفی و اثبات کا دوسرا طریق
۱۹	ذکر پاس انفاس کا طریق
۲۰	دوسرا طریق
"	مرید غبی کا علاج
۲۱	اسم ذات کے زبانی ذکر کرنے کا بیان
۲۲	اسم ذات مع الضرب کے ذکر کا طریق
"	دوسرا طریق
۲۳	دوسرا طریق چہار ضربی کا
"	اسم ذات قلندری کا طریق
"	ذکر جاروب کا طریق
"	ذکر حدادی کا طریق
۲۴	ذکر ارہ کا طریق
"	ذکر ارہ کا دوسرا طریق
۲۵	دوسری فصل اشغال فکر کے بیان میں
۲۶	خطرات فاسدہ جو دل میں بیٹھ جاتے ہیں اور دور نہیں ہوتے اُن کے دفع کرنے والے ذکر کا طریق
۲۷	حبس نفی و اثبات کا طریق
۲۸	حبس نفی و اثبات کا دوسرا طریق

صفحہ	مضمون
٢٩	شغل سہ پایہ دورہ چشتیہ کا طریق
٣٠	شغل سلطانا نصیرا کا طریق
٣١	شغل سلطانا محمودا کا طریق
"	شغل سلطان الاذکار کا طریق
٣٢	ذکر سلطان الاذکار کا طریق
"	طریق شغل سرمدی کا جس کو نجد
"	اور سلطان الاذکار بھی کہتے ہیں۔
٣٤	شغل بساط کا طریق
٣٥	تیسری فصل اُن مراقبات والنوار کے بیان مین جو مراقبہ اور ذکر کی حالتمین ظاہر ہوتے ہین
"	مراقبہ کا طریق
٣٦	دوسرا مراقبہ
"	مراقبہ رویت
"	مراقبہ معیت
"	مراقبہ اقربیت
٣٧	مراقبہ فنا
"	اور بہت سے مراقبے ہیں
٤١	مراتب فنا کا بیان
٤٥	کیفیت انوار آثار محمودہ اور غیر محمودہ کا بیان

صفحہ	مضمون
٥٠	دوسرا باب اذکار واشغال حضرات قادریہ جیلانیہ رحمۃ اللہ تعالے علیہم اجمعین کے بیان مین
"	پہلی فصل اذکار کے بیان مین
٥١	حبس نفی واثبات کا طریق
"	پاس انفاس کا طریق
"	طریق اسم ذات باضربات
٥٢	دوسری فصل اشغال قادریہ کے بیان مین
"	شغل اسم ذات خفیہ کا طریق
"	برزخ اکبر کا شغل
٥٣	اسم ذات کا شغل
"	شغل دورہ قادریہ کا طریق
٥٤	تیسری فصل مراقبات قادریہ کے بیان مین
٥٥	دوسرا مراقبہ
"	آیت کا مراقبہ
"	دوسرا مراقبہ توحید صفاتی کا
٥٧	تیسرا مراقبہ
"	ارواح ملائکہ اور ہر روح کے کشف کا طریق
"	ذکر کشف آیندہ کے لئے
٥٨	ذکر بیمار کی شفا کے واسطے

صفحہ	مضمون
۵۸	ذکر امور مشکلہ کے حاصل ہونے اور وقائع آیندہ کے کشف کے واسطے
"	ذکر کشف قبور کے واسطے
"	دوسرا طریق
"	ذکر کشف روح مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
۵۹	ذکر حاجات براری کا
"	**تیسرا باب اذکار و اشغال و مراقبات حضرات طریقہ عالیہ نقشبندیہ رحمہم اللہ تعالی کے بیان مین**
"	استخارہ کا طریق
۶۰	لطائف ستہ کا بیان اور اُن کے ذکر کا طریق
۶۳	لطائف ستہ کے شغل کا طریق
"	ذکر جاروب کا طریق
۶۴	سلطان الاذکار کا طریق
"	طریق نفی و اثبات کا بیان
"	شغل نفی و اثبات کا طریق
۶۵	توحید افعالی کا مراقبہ
۶۷	مراقبہ نایافت
۷۲	مشائخ کے تصرفات اور توجہ کا طریق
۷۳	طریق سلب مرض

صفحہ	مضمون
۷۳	اہل اللہ کی نسبت دریافت کرنیکا طریق زندہ ہون یا مردہ
۷۴	خطرہ دریافت کرنے کا طریق
"	حالات آیندہ کے کشف کا طریق
"	بلا کے دفع کرنے کا طریق
۷۵	**چوتھا باب کیفیت تلاوت قرآن اور اداء نماز و اعمال متفرقہ کے بیان مین**
۷۶	اول طریق تلاوت قرآن شریف کا بیان
۷۸	طریق اداء نماز کا بیان
۸۰	اداء نماز کا دوسرا طریق
۸۲	نماز کا دوسرا طریق
۸۳	حضرت کی زیارت کا طریق
۸۴	نماز کن فیکون کا طریق
"	نماز استخارہ کا طریق
۸۵	استخارہ کا دوسرا طریق
۸۶	دوسرا طریق
"	بیان اعمال متفرقہ صبح و شام
۸۹	ختم خواجگان چشت
"	ختم خواجگان قادریہ کا طریق

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۹۰	راہ سلوک کے موانع کا بیان اور اُن کے دفع کا طریق	۱۰۲	سلسلۂ حضرات چشتیہ صابریہ قدوسیہ کا بیان
۹۱	تفرقون کی کیفیت اور اُن کا علاج	۱۰۳	سلسلہ چشتیہ نظامیہ قدوسیہ
۹۳	چلہ کا طریق	۱۰۴	سلسلہ عالیہ قادریہ قدوسیہ
۹۵	خلوت کی شرطین	۱۰۵	سلسلہ عالیہ نقشبندیہ قدوسیہ
۹۶	نصیحت و وصیت آمیز کلمے	۱۰۶	سلسلۂ سہروردیہ قدوسیہ
۱۰۲	مشائخ طریقت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سلسلون کی کیفیت	"	سلسلہ کبرویہ قدوسیہ
		۱۰۷	مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

وفات سند الاولیا حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ۱۳۱۷ھ ہجری میں ہوئی

آپکی تصانیف سے حسب ذیل کتابین ہین جو مطبع مجتبائی دہلی سے ملتی ہین

ارشاد مرشد مجتبائی	۸ر	غذائے روح اردو منظوم مجتبائی ۲ر
تحفۃ العشاق اردو منظوم مجتبائی	۱۲ر	کلیات امدادیہ جسمین کل رسائل آپکے یکجا جمع کئے گئے ہیں مجتبائی ۱۲ر
جہاد اکبر اُردو منظوم مجتبائی	ار	
رسالۂ درد نامۂ غمناک اردو منظوم مجتبائی	۱ر	گلزار معرفت اردو منظوم مجتبائی ۱ر
رسالہ وحدۃ الوجود فارسی مجتبائی	۱ر	فیصلہ ہفت مسئلہ مع ضمیمہ از مولانا مولوی اشرف علی صاحب مجتبائی ۱ر
ضیاء القلوب فارسی مجتبائی	۱۲ر	نالۂ امداد غریب منظوم ۱ر

محمد عبدالاحد عفی عنہ مدیر مطبع مجتبائی دہلی سنہ ۱۹۱۰ء